

رویداد

نخستین سالانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

کلکتہ

از براے درپیشی رویداد یکسالہ واجراے

ضوابط مجلس مذکورہ

معدودہ ۲۳ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰ھ مطابق ۳۰ ماہ می سنہ ۱۸۶۴ع

مع

ضوابط مذکورہ

کلکتہ

در مطبع پرنٹسٹ مشن پریس و طبع گردید

رویداد

نخستین

سالانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

از برای درپیشی رویداد یکسالہ و اجراء

ضوابط مجلس مذکورہ



۲۳ بیست و سوم شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰ ہجری کہ ۳۰ مئی ام ماہ می
سنہ ۱۸۶۴ ع بودہ ؛ ساعت ہشت مسائی نخستین سالانہ جلسہ مجلس مذاکرہ
علمیہ ؛ بخانہ افادت کاشانہ جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر بانی مجلس ہذا
واقع مکاتہ تاللا - شہر کلکتہ - از برای درپیشی ملخص رویداد ہائے یک سالہ سائر
جلسات آن ؛ کہ در عرصہ یک سالہ ماضیہ زیب ترتیب یافتہ ؛ و نیز از برای درپیشی
ضوابط مجلس مذکور و اجراء آن بعد از غور و ملاحظہ حاضرین بصورت قرآن ؛ و تقریر
ارکین مجلس ؛ و انتخاب صدر و نائبان صدر و سکریٹری و کمیٹی انتظامی ؛ منعقد شد ،
جمع کثیر از علما و فضلا و جم غفیر از عظاما و کبرا شرف قدوم میمنت لزوم ارزانی
داشتند ،

نخستین بہ تحریک جناب بانی مجلس ؛ عالی جناب مولوی محمد وجیہ
صاحب بر کرسی صدارت جلوس فرمود ،

بعد ازاں جناب بانی مجلس قیام کرد ، و حسب اجازت جناب صدر حاسہ
ملخص رونداد ہاے جلسات یلک سالہ را با چند ورق عبارت تمہیدی بمضامین
شایستہ و بایستہ بزبان اردو قرأت نمود ،

و آن این است :

حضرات حاضرین برتر تمکین

یہہ جلسہ گرامی جو اسوقت آپ حضرات کے انوار قدوم سعادت و مہذنت
لزم سے منور ہی ؛ گیارہواں جلسہ ماہانہ ہی ؛ اوس محاسن مذاکرہ عامیہ کا ؛ جسکی
بنا خاکسار نے ۱۲ شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری کو دالی ہی ؛ اب چونکہ بعدایت
والطاف خداوند لطیف اس مجلس عالی کی تاریخ بنا سے عرصہ ایک سال کا
گذر چکا ؛ اور اس اثنا میں برابر بفضل خداوند کریم سارے ماہانہ جلسے زینب ترتیب
اور حسن انجام پاتے گئے ؛ اسلئے اسوقت خاکسار موافق ضابطہ مستمرہ اس قسم کی
مجالسون اور سوسائٹیوں کے ؛ کیفیت نامہ سالانہ اس مجالس برکت معمور کا ؛ حضور میں
حاضر عالیوقار کے ؛ پڑھکر سنایا چاہتا ہی ، مگر قبل اوسکے چند جملے بطور تمہید
گزارش کئے جاتے ہیں •

خاکسار کو ابتداء سے سن شعور سے اپنے ہمعوم اور ہمکیش کی تحصیل و تکمیل علم و
دانش میں دن بدن تامل اور پس پائی ؛ اور دوسرے اقوام مجاور و اجانب کی پیشخرامی
اور ترقی روز افزون کے دیکھنے سے حیرت و استعجاب رہا کرتا تھا ، اور ہمیشہ اسکی فکر
رہتی تھی ؛ کہ اس تباہی اور تخالف کی وجہ اصلی اور سبب قوی کیا ہی ،
آخر بعد غور و فکر بسیار ؛ اور تجارب متعددہ بی شمار کے یہہ امر پایہ تحقیق میں پہنچا ؛
کہ منجملہ بہت سی وجوہ اس تنزل کے ایک وجہ قوی بالکلید متروک ہو جانامذاکرہ علمیہ

کا ہی ، کیونکہ تحصیل تو بقدر ضرورت اور عالی حسب المدارس جمیع طبقات شرفاء میں
 اب تک جاری ہے ، پھر اسمیں کوئی تو اکثر علوم و فنون متداولہ کی تحصیل کو تکمیل
 میں پہنچاتا ہے ؛ اور کوئی صرف قدر ضروری اور لایہی پر اکتفا کرتا ؛ اور کوئی فقط
 تحصیل السنہ اور زبان آموزی ہی کو سرمایہ کمال سمجھتا ہے ، غرض ہر شخص
 کچھ نہ کچھ بڑھتا اور سیکھتا ہی ہے ، مگر غالباً یہ تحصیل و تکمیل صرف زمانِ تعلیم
 ہی تک منحصر ہوا کرتی ہے ، یعنی جب تک بڑھنے کے دن ہوتے ہیں تب ہی تک
 چرچا تعلیم و تعلم کا اور مشعلہ کتاب و کاغذ کا انمیں رہتا ہے ، اور بمجرّد چھوٹنے
 شغل تحصیل کے کاغذ و کتاب سے ایک نفرت عادی پیدا ہو جاتی ہے ، اور اونکی
 ورت کا دیکھنا بھی ناگوار ہونے لگتا ہے ، صرف اپنے اپنے اشغال معاشیہ کے انجام
 میں (کہ غالباً ہمارے اس ملک میں یہی خدمات سرکاری یا تجارت و زمینداری
 ہی ہوا کرتی ہیں ؛ اور دوسری کسی حرفت و صنعت کا تو کوئی نام بھی نہیں لیتا ؛
 بلکہ تجارت بھی بہت ہی قلیل ہے) مشغول اور منہمک رہا کرتے ہیں ، اور اوسکے سوا
 دنیا و مافیہا میں سے کسی چیز کی کچھ خبر نہیں رکھتے ، پھر بھلا کیونکر اُن میں علم و
 دانش کی ترقی ہو ، یہ تو انہیں علوم و فنون کو جو ایام تحصیل میں بحکمت و مشقت تمام
 حاصل کرتے ہیں ؛ اس ترک مذاکرہ اور نفرت کتاب بینی سے تھوڑے ہی دنوں میں
 ایسا فراموش کر جاتے ہیں ؛ کہ شاید بجز ایک اثر کے اور کچھ انمیں باقی نہیں رہتا ،
 پھر ترقی کا کون حساب ہے ، بخلاف دوسرے اقوام کے کہ اُن لوگوں میں ؛ یہ طریقہ
 مذاکرہ کا اسقدر شایع اور جاری ہے ، کہ اونکے زمانِ تعلیم اور غیر زمانِ تعلیم دونوں کا
 اثر انمیں برا بر ہوتا ہے ، بلکہ بدمرکت اس مذاکرے کے بعد زمانِ تعلیم کے دن بدن
 اونکے معلومات جدیدہ کی افزایش ہوتی جاتی ہے ، اور چونکہ یہ مذاکرہ بلا قید
 تاریخ اور تنہائی میں بخوبی مفید مطلب تھا ؛ اسلئے اُن لوگوں نے اسکے لئے بقیوں
 تواریخ ؛ مجلسین مقرر کیں ؛ پھر ان مجلسوں سے ایسے ایسے فوائد غرر اونکو حاصل ہوئے ،

اور روز بروز ہوتے چلے جاتے ہیں ؛ کہ اگر کل اون فوائد کی شرح و تفصیل کا قصہ کیا جائے ؛ تو شاید ایک دفتر طویل درکار ہو ، مگر کچھ تھوڑا سا اوزمین سے بطور مشقی از خرواری ؛ بروز افتتاح اس مجلس سراسر خیر کے ؛ خاکسار نے ؛ اور دوسرے دو بزرگوار نے ؛ اپنی اپنی تحریر افتتاحی میں گزارش اور بیہن کیا تھا ، منجملہ اون کے ایک یہہ ہی کہ بہ سبب قید تاریخ اور انعقاد مجلس کے لوگوں کو باوجود کثرت اشغال معاشیہ اور تمدنیہ اور عدم فرصت کے بھی خواہ نخواستہ برعایت و احترام مجالس ؛ حضور و شرکت اوس مجالس کی ضرور ہوتی ہی ؛ اور بہ سبب تعین تاریخ کے کچھ اونپر چنداں شاق اور ناگوار بھی نہیں ہوتا ، کیونکہ میری دانست میں انسان کو امور مقید الاوقات و معین الساعات کا بجالانا بہ نسبت تعمیل امر غیر مقید اور غیر معین کے شاید زیادہ آسان ہی ، پھر اوس ایک وقت معہود میں کہ بیشتر دو تین گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوتا ہی ؛ بیٹھ بٹھائے بے زحمت و تکلیف ایسے ایسے معلومات اونکو حاصل ہو جایا کرتے ہیں ؛ کہ بوجہ اونکی عدم فرصت اور اشغال کثیرہ کے مدتوں کی کتاب بینی سے بھی اونکا حاصل ہونا ممکن ہی نہ تھا ، پھر ان معلومات میں اکثر علوم قدیمہ کی تحقیقات جدیدہ ہوا کرتی ہیں ، اور بیشتر علوم جدیدہ اور اختراعات متجددہ کے معلومات ہوتے ہیں ۔ جو بالفعل اقوام مختلفہ ممالک بیضان اور اوسکے قرب جوار میں بہ سبب روز افزائی اور ترقی علم و علما کے ہمیشہ ایجاد ہوا کرتے اور وقوع میں آتے ہیں ، اور اکثر ہمارے ہمقوم و ہمکیش بسبب اسی ترک مذاکرہ کے ایسے ناواقف ہیں ؛ کہ اگر کبھی برسبیل حکایت ایسے کسی علم و اختراع جدید کا ذکر اونکے سامنے آجاتا ہی ؛ تو اوسکو خواب و خیال ساتھ تصور کرتے ہیں ، اور اونکو ایک ایسا اچنبھا ہوتا ہی ، کہ اوسکے باور کرنے میں بھی تامل کرتے ، اور یہہ تو ہمارے حضرات ہمقوم کی غفلت اور گران خوابی کے سامنے کچھ بڑی بات نہیں ہی ، ان حضرات کے کمالات اس سے کہیں

ارفع و اعلیٰ ہیں ، کیونکہ اکثر ان حضرات کے اپنے امور معاشیہ اور اشغال تمدنیہ کے معلومات بھی (جسکو لوگ باسباب ظاہر و سبیلہ رزق اور ذریعہ حصول دولت و مال سمجھتے ہیں) اوس ایک صیغہ خاص کے معلومات سے ۔ جس سے اونکو تعلق ہوتا ہی ؛ متجاوز نہیں ہوتے ، بلکہ بعضونکو اوس صیغہ خاص کی واقفیت بھی پوری پوری اور اعلیٰ وجہ الکمال نہیں ہوتی ہی ، اور یہہ بھی اوسی ترک مذاکرہ اور نفرت تعلم و کتاب بینی کا نتیجہ ہی ، غرض جب سے بایں وجوہات خاکسار پر یہہ امر اعلیٰ وجہ التحقیق ثابت ہو گیا ؛ کہ ہمارے ہمقوم اور ہمکیش کی تحصیل و تکمیل علوم میں اتنی پس پائی اور تذل کی وجہوں میں سے ایک وجہ قوی یہی ترک مذاکرہ علمیہ ہی ، اور دوسرے اقوام کی پیشخرا می اور ترقی روز افزوں کا سبب اسی مذاکرہ علمیہ کا فرط شیوع اور حسن التزام ہی ، تب سے خاکسار کو بجان و دل اسکی فکر ہوئی ؛ کہ کسی تہیب سے ہماری اپنی قوم میں بھی یہہ طریقہ جاری ہو جاوے ، اور چونکہ بہترین طریقہ حسن انعقاد مجالس بضرع مذاکرہ علمیہ ہی ؛ اسلئے اوسیکے بنا ڈالنے کی فکر کو مقدم سمجھا ، مگر ایک مدت دراز تک بہ سبب کثرت و هجوم اشغال کے ؛ اس ارادہ تصوری کو رتبہ تصدیق بخشنے کی اصلا فرصت حاصل نہوئی ، آخر اواسط سذہ ۱۲۷۹ ہجری قدھی میں دلمین یہہ خیال آیا ؛ کہ یہہ کثرت و هجوم اشغال معاشیہ تمدنیہ تو بظاہر ہم اہل دنیا اور ارباب تمدن کے لئے ایک امر لازم ہی ، اور اس سلسلہ نا متذہبی کی تذاہی تابقائے عالم تمدن بظاہر ممنوع معلوم ہوتی ہی ، پھر اگر انسے فرصت حاصل ہونے پر اوس امر خیر کی آغاز بنا موقوف رکھی جائے ؛ تو شاید تمام عمر کبھی اوسکے شروع کرنیکی توفیق ہی نملے ، اسلئے مقتضائے مصلحت یہی ہی ؛ کہ اون سارے اشغال سے قطع نظر کر کے اسکی بنا ڈال ہی دینی چاہئے ، اور منجملہ سارے اون امور عظام کے ۔ جنکا انجام اپنے ذمے واجب ہی ۔ اس امر سرا سر خیر کو بھی ؛ ایک خدمت واجبہ اپنی سمجھا چاہئے ، چنانچہ

اواخر رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۹ ہجری قدسی میں ؛ اس ارادے کو اپنے ذہن میں
 مستقر اور مصمم کر لیا ، اور اوائل شوال میں بمضمون ہدایت مشکون و شاورہم
 فی الامر - مَا تَشَارَرَ قَوْمٌ إِلَّا هَدَاهُمُ اللَّهُ إِلَىٰ رُشْدٍ أُمُورِهِمْ کے عالیجناب
 مستغنی عن المحامد والالقب صدر المدرسین رئیس المسلمین حضرت مولانا
 مولوی محمد وجیہ صاحب دام ظلہ الذاقب سے اس امر میں استشارة کیا ،
 حضرت مددوح نے ساتھ مسرت تمام اور بسطت مالا کلام کے اس امر سرا سر خیر
 و برکت کی تائید کی ، اور استکسان فرمایا ، اور باقرب اوان اس عزم میں منت جنم
 کے ممکن بطون سے جاوہ گاہ ظہور میں لانے کی تاکید کی ، اس تائید اور تاکید سے
 خاکسار کو اپنے اوس عزم کے امضا پر کمال تقویت حاصل ہوئی ، اور یہہ ٹھہرایا ، کہ
 اب آئندہ ہر مہینے میں اس طرح کا ایک جلسہ مذاکرہ علمیہ طبعیہ علیہ اسلامیہ میں
 منعقد ہوا کرے ، اور اگرچہ اس قسم کے جلسوں کے حسب ضابطہ انعقاد پانے کے لئے
 ضوابط اجرے کار کا ٹھہرانا ؛ اور ایک کمیٹی کا مقرر ہونا ؛ اور اوس میں صدر و نائب
 صدر و راکین و سکرٹری وغیرہ کا منتخب اور منصوب کرنا ؛ اور اس کے لئے ایک علیحدہ
 مکان کا ٹھہرانا ؛ ضرور تھا ، مگر چونکہ ہنوز اس رسم اور طریقے سے ہمارے ہمقوم کچھ
 واقف نہ تھے ، اور اس کے فوائد کا حال بخوبی اندر ظاہر اور منکشف نہ تھا ، اس لئے پہلے یہہ
 ٹھہرایا ؛ کہ ابھی چند دنوں یہہ مجلسیں بدون تعدین کسی ضوابط و قواعد کے باہتمام
 خاص خاکسار ؛ خاکسار ہی کے مکان میں منعقد ہوا کرے ، پھر جب ہمارے
 حضرات ہمقوم کو اس کے فوائد جلیلہ اور منافع جزیلہ کے حال سے کس قدر اطلاع
 ہو جاوے ، اور انکو اسکا مذاق حاصل ہو لیدے ، اوسوقت حسب ضابطہ اسکی تاسیس
 بنا کی جاوے ، چنانچہ ۱۲ شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری قدسی میں
 اوس طرح اس مجلس مقصود کی بنا ڈالی ، اور اوسوقت سے آج تک بفضل
 خداوند ارض و سما ؛ اور بتائید و اعانت جماعہ بزرگان و اصداقا ؛ دس جلسے اس

مجلس سراسر خیر کے ؛ بحسن و خوبی و رونق و خوش اسلوبی تمام حسن انصرام پائے ، اب حقیر ملخص رویداد اور سارے جلسوں کا حضور میں حضرات والا صفات کے پڑھکر سنا تا ہی *

جلسہ اول

اس مجلس گرامی کا ۱۲ شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۷۹ ھ مطابق ۲ ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۳ ع کو بعد شام آٹھ بجے رات کے وقت نیاز کا شانہ حقیر میں منعقد ہوا ، اور علما و فضلا و عظام و کبرا اور دوسرے حضرات اہل اسلام شہر اور حوالی شہر کلکتہ نے اس جلسہ فرخندہ بذامین تشریف قدوم میمنت لزوم ارزانی فرمائی ، پہلے خاکسار نے افتتاح جلسہ بگزارش چند جملہ مختصر کے کیا ، بعد اسکے جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب نے ایک تحریر مطول بزبان فارسی بہ تمہیدات شایستہ بیان میں فوائد و منافع حسن انعقاد اس طرح کے جلسوں کے پڑھکر سنائی ، اور بعد ختم ہونے اوس تحریر کے جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب نے ایک مختصر تحریر فارسی تائید میں اسی تحریر اول کے پڑھی ، بعد اسکے خاکسار نے خود ایک مختصر تحریر فارسی بیان میں فوائد و منافع و اغراض و مقاصد اس مجلس کے پڑھکر سنائی ، اور اسکے بعد عالیجناب مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب نے ایک تحریر فارسی تائید و استحسان میں اور تیدون تحریرات ماتقدم کے قرأت فرمائی ، اور بعد اختتام ان سب تحریرات کے جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب نے کچھ مضامین تمہیدی و ابتدائی فارسی رسالہ اثبات جواز و استحباب عمل مراد شریف مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب کے جسکی قرأت غرض اصلی اوس جلسے کے انعقاد کی تھی پڑھکر سنائی ، اور جلسہ حسن اختتام کو پہنچا *

جلسہ دومین

یہ جلسہ ۲۳ شہر ذی القعدۃ الحرام سنہ ۱۲۷۹ ھ مطابق ۱۳ مئی سنہ ۱۸۹۳ ع آٹھ بجے شب کو عاجز خانہ خاکسار میں منعقد ہوا ، جم غفیر اور جماعت کثیر علما و فضلا و عظام و کبرا اور دوسرے حضرات سکنہ شہر و حوالی شہر کلکتہ رونق افروز ہوئے ، اولاً - جناب حکیم احمد میرزا صاحب نے ایک تحریر اردو بیان میں فوائد و منافع علم تاریخ کے ؛ قرأت فرمائی ، ثانیاً - جناب مولوی محمد خان بہادر نے ایک تحریر فارسی بیان میں آغاز و جود اور فوائد و منافع اخبار صحائف کے پڑھکر سنائی ، ثالثاً - جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں اصول ثلثہ وجوہ مکاسب بقی نوع انسانی یعنی تجارت و صناعت و زراعت کے - ساتھ ذکر بعض احوال مختصر اوس نمایش عام حاصلات زراعت و فلاحیت بنگالہ کے ؛ جو ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۹۴ ع کو اور اوسکے بعد کئی روز تک وقوع میں آئے والی تھی - قرأت فرمائی ، رابعاً - جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب نے ایک تحریر اردو بہ تلخیص نصف مضامین رسالہ اثبات جواز و استحباب عمل مولد شریف مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب کے ؛ پڑھکر سنائی ، خامساً - جناب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں مکاسب فن جغرافیہ اور فن ملاحت اور استکشاف بزرگ خاکپایہ امریکا کے ؛ پڑھی ، اور جلسہ ختم ہوا ۔

جلسہ سومین

یہ جلسہ ۲۷ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۷۹ ھجری مطابق ۱۵ جون سنہ ۱۸۹۳ ع آٹھ بجے رات کو نیاز کا شانہ خاکسار میں منعقد ہوا ، اور بدستور جماعت علما و عظام رونق افزا ہوئے ، اولاً - جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب نے ایک تحریر اردو بہ تلخیص بقیہ مضامین رسالہ اثبات جواز و استحباب عمل مولد شریف مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب قرأت کی ، ثانیاً - جناب ڈاکٹر تمیز خان

صاحب نے ایک تحریر آردر بیان میں حفظ صحت کے قرأت فرمائی، ثالثاً - خاکسار نے ایک تحریر آردر شرح و تفصیل میں حقیقت و کیفیت و فوائد و منافع و غرض و غایت اوس نمائش عام حاصلات زراعت و فلاحیت ہنگامہ کے؛ چر ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۹۴ع کو وقوع میں آنے والی تھی، پڑھکر سنائی؛ اور جلسہ کا حسن انجام ہوا،

جلسہ چارمیں

یہ جلسہ ۳۰ شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ۱۷ ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۳ع آٹھ بجے شب کو فقیر خانے میں منعقد ہوا، اور بدستور علما و عظام تشریف لائے، اولاً - جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحمید صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں حقیقت و ماہیت کھرما و کھر بانیٹ؛ اور عموماً اوسکے بہت سے فوائد و منافع کے؛ اور خصوصاً شرح و تفصیل میں حالات و کوائف الکٹریک ٹیلیگراف یعنی سلك الاشارة کھر بانیٹ کے؛ جسکو یہاں تار برقی کہتے ہیں؛ پڑھکر سنائی، ثانیاً - جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں اس امر کے کہ ہر قوم میں اشاعت عام کے واسطے اتفاق قومی درکار ہی؛ اور بیان میں فوائد و منافع عطا سے انعامات بصلہ تکریرات خوب و مرغوب کے طلبہ علوم کو بغرض ترغیب تکریرات انکے اکتساب علوم میں؛ اور بیان میں حالات تفصیلی اوس سوال کے جسکے جواب لکھنے کے لیے میں خاکسار نے ایک انعام دیا تھا؛ اور وہ سوال یہ تھا؛ کہ - بنظر کو ایف حالیہ مملکت ہندوستان اور بلکاظ مراسم ریاست رئیس وقت اور انکے اوضاع تمدن کے تعلیم علوم متداولہ فرنگستانی بزبان انگریزی طلبہ اہل اسلام کے لئے کس قدر مفید حال ہو سکتا ہی، اور اس قدر علوم مفید فرنگستانی کی اشاعت کا کونسا طریقہ بہتر اور خوبتر ہی - ساتھ قرأت جواب نگاشتہ مولوی اشرف علی صاحب المعروف بسید عبد الفتاح یکے از مستعدین بمبئی جو اوس وقت وہاں کے مدرسہ سر جمشید جی جی جی بھائی کے مدرس تھے؛ اور

اونہیں کو بہ تجویز ممبران کمیٹی املاک انعام بھی ملا تھا ، پڑھکر سنائی ، بعد اسکے جلسہ برخواست ہوا ،

جلسہ پنجمین

یہہ جلسہ ۲۱ شہر صفرا الخیر سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ۷ ماہ اگست سنہ ۱۸۹۳ ع سازھے سات بجے رات کو عاجز خانے میں منعقد ہوا ، اور جماعۃ کثیر علما وعظما حسب مرسوم بلکہ زائد از معمول رونق افروز ہوئے ، جذب مستراف * جی * ٹیل صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل سر رشتہ سلک الانارۃ کھر بائی نے ایلٹ تحریر انگریزی بیان میں احوال کھر با اور کھر بائیت اور سلک الانارۃ کھر بائی یعنی تار برقی کے فقرہ فقرہ قرأت کی ؛ اور جذب ڈائریکٹر تمیز خان صاحب نے جملہ جملہ ترجمہ اوسکا بزبان اردو بیان فرمایا ، اور سانہ اس قرأت کے ہر ہر چہز کی نمائش بذریعہ آلات و ادوات و تار و غدیر کے عمل میں آئی ؛ اور کیفیت آمد و رفت خبر اوپر تار سر بخوبی دکھلائی گئی ، بعد اسکے محاسن برخواست ہوئی *

جلسہ ششمین

اگرچہ بلحاظ جلسہ ماہانہ ہونے کے ضرور تھا ؛ کہ یہہ جلسہ شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۸۰ ہ مطابق ماہ سپتامبر سنہ ۱۸۹۳ ع میں منعقد ہوتا ، مگر چونکہ اوس وقت تک ان جلسوں کا اہتمام خاص خاکسارہی کے ذات سے متعلق تھا ، اور خاکسار اوس مہینے میں اس شہر میں تھا ، اسلئے اوس مہینے میں منعقد ہونا اس جلسے کا موقوف رہا ، اور اوسکے دوسرے مہینے میں یعنی ۲۲ شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۰ ہ مطابق ۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ ع سازھے سات بجے شب کو یہہ جلسہ منعقد ہوا ، اور حسب معمول علما وعظما رونق افزا ہوئے ، اولاً - جذب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں حالات ابتدائی مملکت اذ اس زمان امتداح

سلطنت علیہ اسلامیہ ساتھ بیان مختصر احوال جملہ بلاک و امصار واقع مملکت مذکورہ کے پڑھکر سنائی ، ثانیاً - عالیجناب مولانا مولوی سید احمد خان بہادر نے ایک تحریر فارسی بیان میں طرق مفیدہ تعلیم و تعلم اور اشاعت و تعمیم ہرگز نہ علوم و فنون کے مابین اپنے ہمعوموں اور ہمکیشوں کے ؛ اور اثبات میں فضیلت زبان عربی اور ضرورت تعلیم اوس زبان کے ؛ اور نیز بیان میں ضرورت تعلم زبان انگریزی کے اس ملک اور اس زمانے میں ساتھ تعام عربی کے - عالی مخصوص واسطے انجام امور معاشیہ تمدنیہ کے ؛ اور بیان میں ضرورت ترجمہ کتب علوم و فنون جدیدہ زبان انگریزی سے عربی فارسی اور اردو میں ؛ واسطے تعلیم اوں لوگوں کے جنہوں کے بہ سبب عدم فرصت از تحصیل علوم عربی - انگریزی نہ سیکھی ہو ؛ اور ان باتوں کے متعلق دوسرے بہت سے امور کے بیان میں ؛ قرأت فرمائی ، ثالثاً - جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں یکے از وجوہ ثانیہ مکاسب بنی نوع انسانی یعنی عمل زراعت و کشتکاری کے ساتھ مقدمات و متعلقات کے اوسکے پڑھکر سنائی ، رابعاً - جناب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں شیوع ہیئت ویتناغوری کے ممالک فرنگستان میں اور اوسکے مقابلہ کے ہیئت قدیم کے ساتھ پڑھی ، خامساً - جناب حافظ محمد حاتم صاحب نے ایک تحریر فارسی نگاشتہ عالیجناب مولانا مولوی محمد وحیدہ صاحب بیان میں عدم جواز قرأت و تشہد و تکبیر نماز میں باعات و الفاظ غیر عربیہ مدلل بدلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کتب فقہ و اصول وغیرہ ؛ ساتھ ایک اردو عبارت تمہیدی نگاشتہ خود حافظ صاحب موصوف کے پڑھی ، اور جلسہ برخاست ہوا ،

جلسہ ہفتہمیں

یہ جلسہ بھی اگرچہ موافق ضابطہ کے شہر جمادی الاول میں منعقد ہوا چاہتا تھا ، مگر بہ سبب علالت خاکسار اسمیں یہی ایک مہینے کی تاخیر ہو گئی ، اور ۱۵

شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۰ ھ مطابق ۲۸ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۳ ع سڑکے سات بیچے رات کو نیاز کشائے میں منعقد ہوا ، علما و عظام بدستور رونق افروز ہوئے ، اولاً۔ جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب نے ؛ ایک مختصر تحریر فارسی تحقیق میں لفظ کبریا کے نوشتہ عالیجناب مولانا مولوی سید کریم علی صاحب متولی امام بڑے ہوڈلی ساتھ چند سطر تمہیدی مکررہ مولوی صاحب موصوف کے بڑھی ، ثانیاً۔ جناب مغفرت ماب مولوی حافظ وحید الدینی خان مرحوم نے ، ایک تحریر اردو بیان مبنی نظام سلطنت عالیہ انگلیسہ بشرح و تفصیل جملہ امور وابستہ نظم و نظام سلطنت موصوفہ قرأت فرمائی ، ثالثاً۔ جناب نسان السلطان محمود اندوہ منشی صفدر علی خان بہا درنے ایک تحریر فارسی بیان میں حد و تعریف و مروضوع و غایت و فوائد و منافع من انشا ساتھ بیان فصاحت و بلاغت کے قرأت فرمائی ، اور جاسے ہر خواست ہوا ،

حضرات — غالباً آپ حضرات کو اطلاع ہوئی ہوگی ؛ کہ ہمارے مخدوم قدیم و محب مسیم جناب رضوان ماب مولوی حافظ وحید الدینی خان مرحوم نے ۱۶ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰ ھ ہجری قدسی روز رشیدیہ کو اپنے دوستوں اور مخلصوں کے دلہائے اخلاص منزل ہر داغ حسرت و الم رکھ کر اس جہان فانی سے عالم جاودانی میں رحلت فرمائی ، ایسے عالم باعمل و فاضل کامل حافظ کلام ربانی جامع فضائل انسانی کے انتقال فرمائے پر اپنا توبہ اعتقاد ہی کہ کوئی فرد بشر ایسا نہوگا جسے حسرت و افسوس نہ ہو ، اور نہ تنصیب ہم مخلصوں کو جتنا رنج و فاق ہوا اوسکی شرح و تفصیل نو خارج از دائرہ تحریر و تقریر ہی ، مگر چونکہ ایسے امور میں بجز صبر و رضا کے کچھ چارہ نہیں ؛ اسلئے صبر ہی اختیار کرنا ضرور ہوا ، براسمقام میں اتنی گذارش ضرور ہی کہ چونکہ حافظ مرحوم کی بڑی تائید و اعانت بہ نسبت اس مجلس کے مبدل رہی ؛ اسلئے ہرگز مبالغہ نہیں ہی کہ یہاں روئداد نہ اندہ اوکے ذمہ خیر سے خالی رہے ،

جلسہ ہشتہ چہن

یہ جلسہ ۱۹ شہر رجب المرجب سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۳ ع سازھے سات بچے شب کو نیاز کاشانے میں منعقد ہوا ، اور تمامی علما و عظاما مجتمع ہوئے ، اولاً۔ جناب مولوی سید محمد حسین صاحب لکھنوی نے ؛ ایک تحریر آردو بیان میں فوائد و منافع تسدیر و پردہ نشینی مستورات و مخدرات ہند کے بڑھکر سنائی ، ثانیاً۔ جناب مولوی ابوالقاسم عبدالکیم صاحب نے ؛ ایک تحریر آردو بیان میں تدابیر حفظ صحت کے لکھی ہوئی جناب ڈاکٹر تمیز خاں صاحب کی پڑھی ، ثالثاً۔ عالیجناب مولانا مولوی عبدالحق صاحب نے ؛ ایک تحریر فارسی جواب میں رسالہ تکفۃ الموحدین مصنفہ راجہ رام موہن رائے متوفی کے قرأت فرمائی ، اور جلسہ برخاست ہوا ،

جلسہ نہم چہن

یہ جلسہ موافق ضابطہ مستمرہ کے شہر شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۴ ع میں منعقد ہوا چاہتا تھا ، مگر چونکہ اوس مہینے میں نمایش حاصلات زراعت و فلاحیت بنگالہ وقوع میں آئی ، اور خاکسار کو بسبب اوسکی صدر کمیٹی کے ممبر ہونے کے مطلق فرصت نہ رہی ، اسلئے اس مہینے میں اسکا انعقاد موقوف رہا ، اور اسی طرح دوسرے مہینے میں بھی کہ شہر صیام تھا ؛ اور بعد افطار مجالس و محافل میں حاضر ہونا خالی ارتکاب و زحمت نہ تھا ؛ منعقد نہ ہو سکا ، بالاخر ۱۳ شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ۲۲ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۴ ع سات بچے رات کو عاجز خانے میں منعقد ہوا ، اور بدستور جم غفیر اور جماعہ کثیر علما و عظاما نے تشریف قدوم ارازی فرمائی ، اولاً۔ جناب مولوی ابوالقاسم عبدالکیم صاحب نے ایک تحریر آردو بیان میں مختصر حالات زمانہ جاہلیت اہل یونان اور اسلوب سیاست اور طرق تمدن اور دوسرے سپرو و خصائل اونکے ساتھ تمہیدات شاہانہ متضمن بیان ضرورت و احتیاج فوائد و منافع عام

تاریخ اور فرط شہدوع ارسکا ممالک بیضان میں ؛ علی الخصوص ممالک اہلستان میں ؛ درجہ حسن توجہ والیان ملک اور بلاد کے ؛ قرأت کی ؛ ثانیاً - جذاب مولوی عبد اللہ العبدیدی صاحب نے ؛ ایک تحریر فارسی بیان میں مختصر احوال حکماء ثانیہ ؛ یورپ یعنی فرزانہ کو پرنیکس و فرزانہ گالیلیو و خواجہ اسحاق دیوطن کے - متعلق اشاعت ہدیت فیتا غورسی ممالک بیضان میں - قرأت فرمائی ، ثالثاً - جذاب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب نے ایک تحریر فارسی نکاشتہ عالمہ جذاب سہمی القاب شاہزادہ محمد اعظم الدین صاحب المتخلص بہ سلطان ؛ جواب میں اس سوال شگرف کے کہ - کس وقت سے زبان فارسی ہندوستان میں رواج پائی ؛ اور کب سے نظم فارسی میں اہل ہند نے زبان کیولی ؛ ساتھ کس قدر عبارت پر فصاحت تمہیدی موزن بہ نظم و نثر چکیدہ قلم جادو رقم مولوی صاحب موصوف ؛ قرأت فرمائی ، اور جلسہ برخاست ہوا ،

جلسہ ہمہمین

۲۹ شہر ذی القعدة الحرام سنہ ۱۲۸۰ ھ مطابق ۶ ماہ می سنہ ۱۸۶۴ ع روز جمعہ سات بجے شنب کو ایوان فسحت بیدیان میڈیکل کالج کاکتہ میں منعقد ہوا ، اور عاماً وفضلاً و عظام و کبرا و امرا و رؤسا اور دوسرے حضرات اہل اسلام جن کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہوگی رونق افزا ہوئے ، چنانچہ حضرات مجتمعین کی کثرت بفضلاء تعالیٰ اس قدر تھی ؛ کہ اس قسم کے جلسات مذاکرہ علمیہ میں ان کے لوگوں کا اجتماع بہت کم دیکھنے میں آیا ہوگا ، اور علاوہ ان کے عظام و کبراے طبقہ ؛ انجاسیہ اور رؤساء ہدود بھی حسب دعوت و تکالیف افزائی خاکسار رونق افروز جلسہ ہوئے ، علی الخصوص جذاب معالی القاب آنر بل جے ، بی ۔ نارمین صاحب چیف جسٹس عدالت عالیہ ہائی کورٹ نے اپنے حضور شرکت سے بڑی عزت افزائی اور مہذبت بخشی اس جلسے کی فرمائی ، عین آئہہ بجے آغاز کار جلسہ کیا گیا ، اور جذاب ڈاکٹر کذہائی لال دے صاحب نے ؛ ایک انگریزی شعور افادت قنودر بیان میں حقائق

و کیفیت اشتعال یا فروختگی آتش اور مرکب ہونے شعلے کے اجزائے متعددہ سے موافق قواعد علم کیمیا کے فقرہ فقرہ پڑھ کر سنائی ، اور جناب ڈاکٹر تمیز خان صاحب نے جملہ جملہ ترجمہ اردو اور سکا جو پہلے سے خود خان صاحب موصوف نے درست کر رکھا تھا پڑھ کر حضار غیر انگریزی دان کو سمجھا یا ، اور بعد ذکر ہر مسئلے کے نمائش اوسکی بذریعہ آلات و ادوات کے عمل میں آئی ، اور اوسکے ضمن میں اقسام طرح کی روشنیان ادنیٰ سے اعلیٰ تلک دکھلائی گئیں ، خصوصاً دو اعلیٰ ترین روشنیان یعنی روشنی آہکی اور روشنی کہربائی ؛ کہ شاید قبل اسکے انڈر حضار والا وقار نے انہیں ملاحظہ فرمایا ہوگا ، پھر بعد اختتام قرأت تحریر و نمائشات کے پہلے خاکسار نے بزبان انگریزی کچھ تقریر کی ، بعد اوسکے جناب معلمی القاب آنر بل چیف جسٹس صاحب نے ساتھ غایت فصاحت و بلاغت اور سلاست و متانت کے کچھ ارشاد فرمایا ، خلاصہ اس تقریر و ارشاد کا بیان مسرت و انشراح حسن انصرام پر اس جلسے کے اور ادائے شکریہ خدمات عالیہ سین قاری و ترجمان تقریر اور دوسرے معین و مدد گاروں کے تھا ، بعد اسکے مجلس برخاست ہوئی ،

حضرات — اب بعد پڑھنے اس مختصر رویداد سالانہ کے ، اولاً - بجالانا شکر و سپاس بے قیاس خداوند کار ساز کا واجب ہی ؛ جس نے محض اپنے افضال و عنایات سے اس مجلس کی بنا کو سال بھر مہین بخیر و استکام بخشا ، اور سارے جلسہ ہائے ماہانہ کو حسن انصرام عطا فرمایا ، اور ثانیاً - بجا آوری شکریہ عقیدت مندانه بعالم حجاب مستغنی عن الحکامد و الالقاب مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب کے ؛ جنکی تائید اور استکسان سے ہدگم بنا اس مجلس عالی کے میرے عزم کو بڑی تقویت حاصل ہوئی ، اور ہمیشہ مجھے اونکی اعانت و تائید دلی پہنچتی رہی ، اور ثالثاً - ان جملہ حضرات والا صفات کی خدمات عالیہ میں ؛ جنہوں نے اکثر مجالس ماضیہ میں تشریف قدوم میہذمت ازوم ارزانی فرمائی ، اور باین وجہ اسکی بہت بڑی تائید فرمائی ، اور رابعاً -

ساتھ منہ پزیری کے خدمات عالیہ میں ان حضرات کے ؛ جنہوں نے اپنی تحریرات فوائد آیات ان جلسوں میں قرأت فرما کر تاسیس ہذا میں اس مجلس کے بڑی تقویت بخشی ، علی الخصوص خدمات عالی میں مخدومی و مکرمی جناب مولوی محمد عبد الرزاق صاحب اور عزیز شفیق جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب کے ؛ کہ ان دونوں بزرگوار کی تائید و اعانت گران بہا ایک رکن رکین تشریف و استکام اس مجلس کا ہی ، اور ان بزرگواروں نے علاوہ اسکے کہ اکثر جلسوں میں انہیں کی تقریرات فوائد سمات معرض قرأت میں آئیں ؛ اور دوسرے بہت سے امور انتظامی وغیرہ میں ممبری بڑی بڑی تائیدیں اور اعانتیں کی ہیں ؛ کہ میری زبان اوسکے ادائے شکر سے قاصر ہی ، سچ تو یہ ہے کہ اگر ان دونوں بزرگوار کی تائید دلی اور اعانت قلبی نہ ہوتی ؛ اور خاکسار کو انکی مشارکت و معاونت سے تقویت نہ پہنچتی ؛ تو اثر امور متعلق اس مجلس کے خاطر خواہ انجام پاتے ، اور خامساً - خدمات عالیہ میں عالیجناب فضیلت و کرامت مآب مولانا مولوی عبدالحق صاحب اور عالیجناب سیدات و فضیلت مآب مولانا مولوی سید احمد خان بہادر کے کہ ان دونوں حضرات نے باوجود اسکے کہ یہ دونوں حضرات اس شہر کے باشندے نہیں ہیں ؛ اور انہیں صرف سیراً بہان کچھ تھہرنے کا اتفاق ہوا ؛ بذات خاص اس مجلس میں تشریف قدوم مفاخرت لازم ارزانی فرما کر اپنی اپنی تحریرات افادت تذویر کے قرأت فرمانے سے اس مجلس کی بڑی عزت افزائی و منزلت بخشی کی ، اور سادساً - خدمات عالیہ میں عالیجناب معلم القاب حضرت سلطان محمد اعظم الدین صاحب اور عالیجناب فضیلت و سیدات مآب مولانا مولوی سید کرامت علی صاحب متوالی امام بارہ ہوگلی کے ؛ کہ ان دونوں حضرات نے باوجود اسکے کہ انکو کبھی اس مجلس عالی کے جلسات میں تشریف قدوم ارزانی فرمانے کا اتفاق نہوا ؛ اپنی تحریرات فوائد آیات کو بغرض قرأت اس مجلس میں پہنچ کر اسکی بڑی قدر دانی فرمائی ، اور سابعاً - خدمات عالیہ

میں جملہ راقمان اخبار صحائف انگریزی اور راقمان اخبار صحائف دور بین و جام
جہان نما واقع شہر کلکتہ اور راقمان بعض اخبار صحائف اردو واقع اضلاع مختلفہ ممالک
شمال و مغرب و پنجاب کے جن لوگوں نے ہمینہ اس مجلس گرامی کے ماہانہ جلسوں
کے رویدادوں کو اپنے اخبار صحیفوں میں چھاپکر منتشر فرمایا ؛ اور باین وجہ اسکی
شہرت و اعلان میں بڑی تائید اور اعانت کی ۔ اب خاکسار کو امید قوی ہی کہ
جس طرح ان سب حضرات نے سال گذشتہ اسکی تائید و اعانت میں سعی و
کوشش فرمائی ہی اوس طرح سال آئندہ بھی اسے تائیدات روز افزوں پہنچتی رہیں ،
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم
المرسلین وعلی آلہ وصحبہ آجمعین - والسلام حسن الختام ،

بعد ازان تحریکات مصرحہ ذیل بر روی کار آمد ،

تحریک اول

۱۔ جذاب منشی امیرعلی خان بہادر بر خاست ؛ و تحریک امر مرقوم الذیل
بعبادت زیریں نمود ،

حضرات

از استماع خلاصہ رویداد یکسالہ مجلس ہذا کہ ہمیں دم خدمت بانی مجلس
قرأت کردند ؛ بر حضرات حاضرین جلسہ ہذا واضح و آشکار شد ؛ کہ از آغاز بنام مجلس
ہذا تا امروز کار رہاے آن بحسن اہتمام و سعی و کوشش تمام خدمت بانی مجلس

و خدمات معا و نین و مؤیدین ایشان بمصارف جیب خاص خدمت بانجی مجلس بحسن و خوبی و کامیابی و فیروز مندی که شاید و باید انجام وانصرام یافته ، و یقین است که جمله حاضرین برین معنی متفق الراء خواهند بود ، لهذا حقیر تحریر میکند ؛ که راء این جلسه درین خصوص - که مجلس هذا بر امورے که از برای آن بغایش نهاده شده ؛ بعرضه یکساله گذشته کامیاب و فیروز مذ شده است - فلمبندگشته داخل سر رشته مجلس باشد ،

جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بهادر تائید این تحریر نمود ، و باتفاق سائر حاضرین همچنان قرار یافت ؛

تحریر دوم

۴ — جناب مولوی عباس علی خان صاحب بر راء خاست ؛ و تحریر امر مرقوم الذیل بعبارت زیرین فرمود ،

حضورات حاضرین

حضراتیکه در جاسات این مجلس مذکوره علمیه همواره تشریف قدیم ارزانی میدارند ؛ نیکو واقف و آگاه هستند ؛ که بنای این مجلس بر خیر محض بعرض افاده عموم اهل اسلام باجراے طریق مذکوره علمیه فیما بین ایشان که پیش اربن در میان ایشان جاری فبوقه ؛ بمیامن حسن اهتمام و سعی و کوشش فرخنده فرجام خدمت مولوی عبد الطیف خان بهادر افتاده صورت خیر جاری بدبوقه است ، و خدمت مولوی صاحب موصوف علاوه صرف اوقات عزیز خود نامور متعلقه اهتمام انفعول جاسات آن بهمراه ؛ و دیز علاوه خرج کردن زرمصارف ضروریه آن ؛ جد و جهد بسیار

به بجا و برقرار داشتن و رونق بر رونق افزودن مجلس هذا بعرضه یکساله گذشته مبدول داشته ، و ما همه را از فوائد چیزی که پیش ازین در میان ما نبوده بهره مند ساخته ، لهذا خاکسار تحریک می کند ؛ که شکریه این امور از طرف جلسه هذا بخد مت مولوی صاحب موصوف قلمبند شده داخل سر رشته مجلس باشد ،

جناب خواجه میرنجان صاحب تائید این تحریک نمود ، و باتفاق سائر حاضرین همچنان قرار یافت ،

تحریر یک سوم

۳ — جناب بانی مجلس مولوی عبداللطیف خان بهادر برخاست ؛ و تحریک امر مرقوم الذیل بعبارت زیرین نمود ،

حضرات

بنده بغایت ممنون احسان حضرات حاضرین این جلسه شدم ؛ که حضرات ایشان از راه غایت لطف و کرم شکریه اینکه خاکسار طرح بنای این مجلس مذاکره عامیه انداخته تا عرصه یکسال گذشته آنرا بجا و برقرار داشته ؛ و در افزایش رونق آن کوشیده ؛ نسبت باین خاکسار قلمبند گذاشته داخل سر رشته مجلس گذاشتند ، گو خاکسار بدانست خود چنین میداند ؛ که خاکسار را قابلیت این شکریه نمی باشد ، مع هذا چون حضرات حاضرین والا تمکین جلسه هذا از رهگذر محض احسان از خدمات این نیازمند راضی و خوشنود شدند ، بنده بصد دل ممنون و مشکور حضرات ایشان شدم ،

حالا گذارش خاکسار این است ؛ که اگرچه از توجه بزرگان - جلسه های یکساله مجلس هذا بکس و خوبی انجام و انصرام یافته ، لیکن هنوز یک امری اهم متعلق تسنید بنا و تاسیس اساس این مجلس باقی است ، و آن عبارت از ضبط ضوابط مجلس

هذا و اجزای کارهای آن بموجب آن است ، خاکسار که درین امر اہم روادار تا خیر شدہ بود ؛ سببش این بودہ ؛ کہ خاکسار را امکان این امر مطمہ نظر بودہ ؛ کہ سعی و کوشش حقیر درین امر خطیر چہ قدر مفید مطلب و مثمر مراد می شود ؛ و شوق و رغبت بزرگان چہ قدر بظہور گراید ، اکنون کہ عرصہ یکسال سپری شدہ ؛ و از توجہ بزرگان رونق این مجلس روز بروز بر سر ترقی دیدہ می شود ، نظر بران حالا حقیر را تا مایہ در استحکام بنای آن بضبط ضوابط و غیہ نماندہ ، لہذا خاکسار تحریک می کند کہ در جلسہ امشبہ ضوابط مجلس هذا منضبط شدہ صورت اجرا پذیرد ،

جذاب منشی حبیب الحسن صاحب تائید این تحریک نمود و بانفیق سائر حاضرین همچنان قرار یافت ؛

تحریریک چہارم

۴ — جذاب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب برخواست ، و تحریک امر موقوف الذیل بتقرر بر زیرین نمود ،

حضرات

فراوان شکر و سپاس خدای کار ساز بجا آوردنی است ؛ کہ کاری کہ ما در صدق آن بودیم ؛ این دم صورت تشدید بنا و تاسیس اساسش در آئینہ وقوع جلوہ گرشدن است ، حضرات - من از خودم عرض میکنم ؛ کہ انگاہ کہ طرح بنای این مجلس انداختہ شد ؛ بندہ چشم این معنی نداشتم ؛ کہ اینگونه رونق و بہائے کہ حالا در کار این مجلس می بینم شامل حال فرخندہ مالش خواهد شد ، اگر حضرات پدرسند کہ سبب چہ بود ، گویم ہمین افسردگی خاطر من از قلت توجہ حضرات ہم ماتان ما بر امثال این امور فوائد معمور ، آخر بندہ بچشم ندیدہ بودم حل بعض جماعہ مفید عام بنا نہادہ

ما مسلمانان را - که از رهگذر همین قلمت توجه بچه ابتری کشیده بود ، و بگوش نسنجیده بودم احوال دیگر مجامع را - که بهمان با عثه چگونه برهم شده ،

و از پنجاست که نخستین روزیکه جناب بانی این فرخنده مجلس در خصوص انداختن طرح بنای آن با این همچمدان استشاره فرمودند ، اولاً گفتم ؛ که مولانا - ازین خیال باز آئید ، گفتند چرا ؟ گفتم که حضرات طبقه ما هنوز لذت این نعمت نچشیده اند ، و بذایقه آن نرسیده ، گفتند آخر ما را نشاید که بچشاییم ؛ و ایشان را بچاشنی آن برسانیم ، گفتم اختیار است ؛ ولیکن جد و جهد بسیار در کار ، فرمودند - السعی منی والا تمام من الله ،

خلاصه متوکلاً علی الله و مستعیناً بالله آغاز این کار کرده شد ، و از میامین همین توکل علی الله است - که از سعی و کوشش مشکور وجد و جهد موفور جناب بانی جلسه ایدة الله تعالی و ابقاء ؛ کارهای این مجلس خجسته بنا بعرضه یک ساله ماضیه بخوبی و خوش اسلوبی تمام حسن انجام و انصرام یافته ، و این نیست مگر ثمره استحکام عزیمت الوالعزماء جناب بانی جلسه - حتی که امشب حاضرین را استماع خلاصه رویداد سالانه این مجلس از زبان گهر فشان جناب بانی جلسه اتفاق افتاد ، و حرف ضبط ضوابط نیز سامعه نواز آمد ، فالحمد لله علی ذلک ،

حالا قصه مختصر میکنم ، و آنچه غرض اصلی است بان می گرایم ، و لیکن پیش از آنکه گره از سر کبسه مطالبی که برگزار دنی است ؛ و انشایم ؛ گزارش یک حرفی دیگر برخودم واجب و لازم می انگارم ، و آن این است ؛ که جناب بانی جلسه در پایان سالانه رویداد که امشب بر خواندند ؛ یکدو حرفی با ظهار سپاسداری این هیج میوز نسبت به تائید و اعانت جناب وے را در بنای این مجلس فرخنده آثار و انجام کار آن بر زبان تلطف ترجمان رانده حقیر ناتوان را زیر بار احسان بیکران فرموده اند ؛ بنده چندین میدانم ؛ که هر آنیکه در خور آن نیستم ، اولاً بدین باعث که من کیم و تائید و اعانت

چیست ؟ و ثانیاً از برای آنکه اگر بالفرض و التقدير تائیدے بس محقر کرده باشیم ؛ حقیقت این است که خدمتی که بر من واجب بود سعی و کوششی به بجا آوردن آن کرده ام ؛ و دست و پائی بقلزم بر آمدن ازان عهده زده ، زیرا که نظر باتحاد اسلامی یاری گری بامور مفید حال مسلمانان بر هر مسلمانی واجب و لازم شمرده اند ، و اگر از کسی چنین کارے بیاید عین سعادت اوست ؛ نه مذت بردیگرے ،

آدمم بر حرف مقصود ، جناب بانی مجلس را اراده چنین است که حالا ضوابط این مجلس منضبط گردد ، چنانچه همین دم تحریرک این امر فرموده اند ، و ازینجا است که ارشاد عنایت بنیاد برین خادم اخلاص بهاد صادر شده ؛ که ضوابط چند مناسب احوال مجلس بقید قلم آرند ، اگرچه لیاقت این کار دشوار نداشتم ، و لیکن محض به برکت استشارة و استصواب از جناب وے به تعمیل این حکم پرداختم ،

حالا این کم از هیج آن ضوابط را بحضور حاضرین بصیرت قرین می خواند ، و تحریرک این معنی می کند ؛ که - حضرات حاضرین همین ضوابط را بنظر غور و تأمل ملاحظه فرموده بعد از هرگونه اصلاحی که دران باتفاق آرا خواسته باشند ؛ آن همه را رنگ اجرا بخشند ،

جناب مولوی عبیدالله العبدی صاحب تائید این تحریرک کرد و باتفاق سائر حاضرین جناب محررک ؛ یعنی مولوی محمد عبدالرؤف صاحب ، ضوابط مذکور الفرق و مرقوم الذیل را دفعه دفعه از اول تا آخر که همگی ۵۹ پنجاه و نه دفعه و درضمن بعضی دفعات آن ضمن هاے متعدده بوده ؛ بحضور حاضرین قرأت کرده بسمع حضرات ایشان رسانید ، و حضرات ایشان بر هر دفعه اران غور و تأمل دانی و کافی نموده تمامی دفعات مذکوره را بعد از اندک اصلاح و ترمیم در بعضی دفعات قبول و منظور فرمودند ، و ضوابط مذکوره صورت اجرا یافت ،

ضوابط

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

نام و غرض مجلس

۱ — این مجلس بلقب - " اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ " ملقب خواهد بود

۲ — غرض و مقصود از بنا و برقرار داشتن این مجلس افاده اہل اسلام بہ مذاکرہ علمیہ چہ از علوم دینیہ و چہ از علوم دنیویہ و چہ از علوم ندیمہ ستاد لہ ہما لک سمرانیہ و چہ از علوم و فنون جدیدہ مروجہ بلاد یضانیہ بخواندن تحریرات و رسائل و کتب مفیدہ و جز آن در جلسات این مجلس و بہ طبع و تقسیم آن بر اراکین مجلس و بر آنانکہ تقسیمش را ایشان بہ تجویز کمیٹی انتظامی مجلس مناسب و مستحسن باشد و نیز بدیگر ذرائع و وسائل کہ وقتاً فوقتاً قرین صواب نماید خواهد بود

مقام و مکان مجلس

۳ — مقام انعقاد جلسات این مجلس ہوا رہ شہر کلکتہ و مکان

العقار آ، وقتاً فوقتاً محمول بر تجویز سکریتری مجلس با اتفاق رای
صدر خواهد بود.

ت ترکیب مجلس

۴ — مجلس هذا از محض حضرات اهل اسلام مرکب خواهد بود،
و غیر ایشان داخل ممبران یعنی اراکین این مجلس نخواهند شد،
ولیکن اقوام دیگر را بر تقدیر دعوت از طرف سکریتری ممانعت
نخواهد بود که در هیچیک جلسه مجلس بزمه تماشا بیان باشند.

۵ — اراکین یا ممبران مجلس هذا بر دو گونه خواهند بود،
یک اراکین حضوری، یعنی آنانکه بچنان مقامی سکونت پذیر
باشند که از انجا همواره حاضر شدن ایشان در جلسات مجلس صورت
امکان داشته باشد.

دیگر می اراکین غیر حضوری، یعنی آنانکه بسبب بعد مساکن
خود شان از مقام مجلس از همواره حاضر شدن جلسات آن معذور
و بدریعه مکاتبه داخل و شریک مجلس باشند.

شماره اراکین

۶ — شماره اراکین مجلس هذا - چه اراکین حضوری و چه اراکین
غیر حضوری - بلا حد معین یعنی الی غیر النهایه خواهد بود.

طریق تقویر اراکین

۷ — در جلسه که ضوابط هذا بمعرض قرائت در آمده بعد از منظوری

حضار جلسه صورت اجرا خواهد یافت؛ کتابی به شماره ۱- موجود خواهد بود؛
و جماعه حضرات حاضرین که خواهش داخل شدن بزمه اراکین این
مجلس و خواهند نمود؛ دستخط خودشان بران کتاب ثبت خواهند کرد؛
و این دستخط کنندگان از تاریخ یکم محرم الحرام سنه ۱۲۸۱
هجریه قدسبه داخل اراکین مجلس هذا متصور خواهند شد.

۸- و بعد ازان طریق تقرر اراکین - خواه حضوری باشند یا
غیر حضوری - چنین خواهد بود؛ که در جلسه ازمانه معمولی جلسات عام
مجلس هذا یک از اراکین حضوری تحریک تقرر رکبیک خواهند نمود
داخل شدن باراکین مجلس بوده باشد؛ خواهد کرد؛ و یک دیگر
از اراکین حضوری تأیید آن تحریک خواهد نمود؛ و بعد ازان تحریک
مذکور بکمیتی انتظامی مجلس باین ایما محول خواهد شد که کمیته مذکور
بعد از تجویز و تحقیق و اجبی تقرر خواهند نمود. بکمیتی مذکور بعین آورده
اطلاع آن جلسه ما زمانه آینده بدید؛ و نیز بنخوا مشمند مزبور اطلاع
تقرر رشن باراکین مجلس بدریعه مکاتبه نماید؛ و اگر به تجویز کمیته
انتظامی تقرر بنخوا مشمند مذکور باراکین هیچیک وجه قوی مناسب
متصور نشود؛ اطلاع این معنی بجلسه ما زمانه آینده بدید؛

۹- و از برای کسی که بالمکاتبه رکن غیر حضوری مجلس شدن را
خواهند نمود؛ سهولتی بداخل کنانیدن خودش بزمه اراکین چنین
خواهد بود؛ که جائز خواهد بود؛ که وے خط بدستخط یا مهر خودش - متضمن
استدعای در آمدن باراکین غیر حضوری مجلس - بنام سکر یتری

مجلس برگزار؛ و سکریتری مجلس آن خط را به معمولی مانده جلسه عام که بعد از وصول خط مذکور منعقد شود؛ بر خواننده تحریک تقریرش نماید، و کسی دیگر از حضار که از خوانش مذکور واقف و آگاه باشد، تأیید آن تحریک کند؛ و تحریک مذکور بدستور مصرعہ دفعہ سابق محول بہ کمیسی انتظامی گردد؛ تا تقریرش حسب تصریح دفعہ مرقوم الفوق بعمل آید،

۱۰- هر یک از اراکین غیر حضوری را جائز خواهد بود، که بذریعہ مکاتبہ تحریک ادخال احدی بآراکین مجلس نماید، یعنی خط مہری یا دستخطی خود - مشتمل بر نیکہ وے تحریک میکنند کہ فلان کس را بزمرة اراکین مجلس در آورده شود - بنام سکریتری مجلس ارسال دارد، و سکریتری را لازم خواهد بود کہ خط مذکور را بآیندہ مانده معمولی جلسہ عام مجلس پیش نماید، پس اگر احدی از حاضرین تأیید تحریک مذکور خواهد کرد، بدستور تحریک مذکور محول بر تجویز جلسہ انتظامی گردیدہ تقریر شخص مزبور بر حسب تصریح بالا بعمل خواهد آمد،

زرتوجیہ

۱۱- احدی داخل اراکین مجلس ہذا نخواہد شد - الا در صورتیکہ اداے شش روپہ سالانہ بر نہج پیشگی بصورت زرتوجیہ از براے مصارف مجلس بر ذمہ خودش لازم گیرد،

۱۲- بر آنانکہ داخل اراکین این مجلس شوند؛ لازم خواهد بود کہ از تاریخ تقریر خودشان مابین عرصہ یک ماہ زرتوجیہ یک سالہ را

بر پنج پیشگی نزد سکریتری مجلس بفرستند، و رسیدن
بدستخط سکریتری موصوف بگیرند، و بعد از آن سمرسال قمری
مابین عرصه یک ماه از شروع سال زر توجیه بابت سال مذکور
بر پنج پیشگی نزد سکریتری وقت بفرستند،

۱۳- آنانکه بشروع سال قمری داخل اراکین نشوند، بلکه مابین
سال داخل شوند، زر توجیه کامل یک ساله بابت تمام و کمال
سال مذکور بر ذمه ایشان واجب الادا خواهد بود، و در وجه شهر
ماضیه از سنه مذکور چیرے از زر توجیه مزبور وضع کرده نخواهد
شد، و بعد از آن سمرسال دیگر ادای سالانه زر توجیه
جدید بدستور سابق الہذا کو بر ایشان لازم خواهد بود،

۱۴- ہر یک از اراکین کہ زر توجیه واجب الادای خود را
اندرون عرصه یکماہ از روز تقریر (اگر دے رکن جدید التقرر ہوئے باشد)
یا اندرون یکماہ از شروع سال قمری (اگر دے رکن قدیم
التقرر باشد) ادا ننہاید، تا عرصه سہ ماہ قمری آئندہ باوقات
مناسب مطالبہ آن از جانب سکریتری مجلس بدریعہ
ارسال خط یا ارسال رسید کردہ خواهد شد، و اگر باوصف آ
وے آنرا ادا نکنند، یاد ادا کردن آن مماطلت ننہاید، سکریتری
مجلس را لازم خواهد بود کہ نام رکن مذکور را بغرض اخراج از فہرست
اسماء اراکین، محضو رکیتی انتظامی درپیش ننہاید، و ہر چہ راے
کایتی موصوف درانخصوص شود بر طبق آن کار بند گردد،

۱۵- هرگاه رکنی از اراکین حضوری یا غیر حضوری تحریک اداخل
 شخص بزمه اراکین این مجلس نماید، و بر طبق آن شخص مذکور
 داخل اراکین کرده شود؛ ولیکن شخص مذکور با وصف مطالبه زر
 توجیه واجب الادا را ادا نکند؛ یا از رکن مجلس بودن انکار نماید
 پس برین تقدیر مطالبه زر توجیه یکساله یافتنی از شخص مذکور از رکنی
 که تحریک اداخل و بزمه اراکین کرده بود؛ کرده خواهد شد؛ و زر
 مذکور بر رکن مزبور واجب الادا خواهد گشت، مگر صرف بابت
 یک سال، و بعد از یک سال نام شخص ناده شده یا منکر
 مذکور از بزمه اراکین خارج کرده خواهد شد

۱۶- سکریتری مجلس را باید؛ که نام هر رکنی که بیچیک و جراز
 فهرست اراکین مجلس خارج شود؛ اطلاع آن در مانده معمولی
 جلسه علم آینده بدهد؛ و نیز امر مذکور را بقراطیس مجلس مندرج
 سازد

۱۷- هر رکنی که باده زر توجیه واجب الاداے خودش تا
 عرصه بیش از دو ماه بعد از سپری شدن عرصه یکماه از روز تقرر -
 یا بیش از دو ماه از شروع سال قمری - علی اختلاف الحالین -
 مخاطبت خواهد کرد ارسال رسائل و قراطیس مجلس را بخدمت
 آن رکن تا آن زمان که و بزمه مذکور را تمام و کمال ادا نماید - مابقی
 داشته خواهد شد؛ و بعد از اداے آن آنهمه رسائل و قراطیس
 یک باره بخدمت و بزمه ارسال خواهد شد

حقوق اراکین

۱۸ — جمہ اراکین مجلس را بموجب مصرعہ ذیل حاصل خواہد بود :

اولا — حاضر شدن در سائر جلسات عام مجلس = چہ جلسات عام معمولی مانہ و چہ جلسات عام معمولی سالانہ - و نیز در جمہ جلسہ عام کہ بالتخصیص برائے تجویز یا انجام امرے خاص حسب تجویز کمیہ انتظامی منعقد شود :

ثانیاً -- رائے دادن در اموریکہ وقتاً فوقتاً بطلب اراے حضار در جلسات مجلس در پیش شود ،

ثالثاً -- در پیش کردن یا فرستادن پیچیک تحریر رقمزدہ خودش ؛ یا نوشتہ کے از دوستانش ؛ بغرض خواندہ شدن در پیچیک مانہ جلسہ عام معمولی این مجلس پیش سکریتری مجلس و - در صورت حصول اجازت کمیٹی انتظامی بذریعہ سکریتری موصوف در خصوص قرأت تحریر مذکور - قرأت کردن آن در جلسہ مذکورہ ؛ یا قرأت کنائیدن آن بذریعہ راقم تحریر مذکور ؛ یا بذریعہ شخص دیگر بشرطیکہ آن شخص دیگر از اراکین مجلس باشد ؛ یا اسند عالی قرأت آن از خودش سکریتری موصوف نمودن ؛ فاما شرط این است کہ در جلسہ کہ قرأت تحریر مذکور مقصود باشد ؛ لا اقل ۵۱ پانزدہ روز قبل از روز انعقاد آن جلسہ تحریر مذکورہ در دفتر سکریتری مجلس برسد ؛
الابکدامی وجہ خاص ،

وابعا — تحریک نمودن در خصوص ادخال اعدے در اراکین مجلس؛
و نیز تأیید کردن. بچنان تحریکی که دیگرے بکنند؛ و نیز اظهار ارادے در ان
خصوص کردن؛

خامسا — اختیار داشتن در خصوص آمدن بدفتر خانہ مجلس؛ و دیدن
قراطیس و کتب و رسائل موجودہ دفتر بدانجا؛ نہ در خصوص بردن
آن بخانہ خودش یا بجای دیگر - الا باجاست سکریتري؛

سادسا — بلا قیمت یافتن یک نسخہ از جہہ تحریرات و رسائل
و کتب و رویداد ہای مجلس کہ بہ تجویز و خرج مجلس چاپ شود؛
سابعا — اختیار داشتن در خصوص درآمدن بکتاب خانہ مجلس (اگر
بعہ ازین ہیچیک کتب خانہ بعلاقہ مجلس ہذا مترتب شود) و
دیدن و مطالعہ کردن کتب و قراطیس موجودہ ان را بدانجا؛ و نیز
در خصوص بردن ہیچیک کتاب یا کاغذ مال کتب خانہ مذکورہ را بخانہ
خودش - پابندی قواعدے کہ در ان خصوص حسب تجویز کمیستى
انتظامی مقرر شود؛

ثامنا — اختیار داشتن در خصوص خط و کتابت کردن با سکریتري
مجلس بعلاقہ ہیچیک امرے از امور متعلقہ مجلس؛

تاسعا — اختیار داشتن در خصوص خارج کنائیدن نام خود از زمرہ
اراکین مجلس بذربعہ خط دستخطی یا مہرے خودش بنام سکریتري
مجلس - بشرطیکہ ہنگام ارسال خط مذکور پیچ چیزے از زر توجیہ
و اہب الا دایرہ ذمہ وے باقی نبودہ باشد؛ یعنی وے زر توجیہ آن

سال را تمام و کمال ادا کرده باشد، و نیز اگر بیج چیزے از چیزے مجلس بعاریت برده باشد انرا باز پس داده باشد، یا اگر چیزے از ان ازدستش تلف شده باشد عوض آن حسب تجویز سکریتری سکریتری رسانیده باشد.

هائشوا - اختیارداشتن رکنے کہ بارے نام خود را از مرہ اراکین خارج کرده است؛ درخصوص دوبارہ داخل کردن خود باراکین مجلس بذریعہ خط دستخطی یا مہری خودشن متضمن استدعائے امر مذکور بنام سکریتری مجلس - اندرون عرصہ یک سال قمری از تاریخ اخراج نامش؛ کہ درین صورت درخصوص دوبارہ داخل کردن رکن مذکور رعایت قواعد تقرر اراکین مصرعہ دفعہ ۸ یا ۹ یا ۱۰ ضرور خواهد بود، بلکہ سکریتری را در ہر حال لازم خواهد بود؛ کہ نام دے را دوبارہ بقہرست اسمائے اراکین داخل نماید، و امر مذکور را در مانہ معمولی جلسہ عام آیندہ مذکور در پیش سازد، و ہر گاہ نامش بچنین اسلوب دوبارہ داخل قہرست اسمائے اراکین شود چنین متصور خواهد شد کہ گویا نامش گاہے از قہرست مذکورہ خارج شدہ، و اگر رکن مذکور بعد از عرصہ یک سال قمری از تاریخ اخراج نامش خواہشمند دوبارہ داخل شدن باراکین مجلس شود؛ پس رعایت منشاے دفعہ ۸ یا ۹ یا ۱۰ مذکورہ بالا از واجبات خواهد بود.

حادی عشر - اختیارداشتن درخصوص تحریک یا تأیید تحریک این معنی نمودن یا راے دادن در ان؛ کہ بیچیک تحریر خواندہ شدہ، بیچیک

جلسهٔ این مجلس بالتخصیص بسبب عمدگی آن یا بوجه دیگر پیرایه
طبع پوشد

ثانی عشو — اختیار داشتن در خصوص تحریک یا تأیید این معنی
یا رای دادن در آن که فرج طبع پیچیک تحریک یا فرج پیچیک کار دیگر
متعلقهٔ مجلس از تحویل مجلس سرانجام نیافته از روی چندہ جدید
بین الاراکین یا بعض ایشان؛ یا از روی عطای خاص خودش
محرک؛ یا بر نہج مناسب دیگر؛ انجام یابد

اخراج اراکین

۱۹ — نام پیچ رکنی از زمرۂ اراکین مجلس خارج کرده نخواہد
شد - الا بجمہار صورت

اولا — در صورت ادانکہ دن زر توجیہ واجب الادا حسب
مصرعہ دفعہ ۱۴

ثانیاً — در صورتیکہ خودش رکن مذکور حسب منشاء ضمن تاسع
دفعہ ۱۸ استدعی اخراج نامش از زمرۂ اراکین مجلس شود

ثالثاً — در صورتیکہ پیچیک رکنی دیدہ و دانستہ سرپیچی از اتباع
و تعمیل پیچیک ضابطہ از ضوابط ہذا یا ضوابطی کہ بعد ازین وقتاً فوقتاً
بہتجویز مجلس جاری و نافذ شود نماید؛ و با وصف یکبار ممانعت کردن
سکریتری مجلس بذریعۂ خط از سرپیچی مذکور باز نیاید

رابعاً — در صورتیکہ چنان بدو ضعی از پیچیک رکن صادر شود کہ از
عمر آن بہتجویز کمیتهٔ انظامی سرادار داخل مانند بزمرۂ اراکین مجلس نہاشد

۲۰۔ ہر چہار صورت مذکور الفوق کمیٹی انتظامی را اختیار کلی خواهد بود کہ نام پیشیک رکن را حسب اطلاع دہی سکریٹری بعد نمودن ہر گونہ تحقیقاتی کہ خواستہ باشد؛ از زمرہ اراکین خارج نماید، و سکریٹری مجلس را باید کہ اطلاع امر مذکور حسب دفعہ ۱۶- در مانانہ معمولی جلسہ آیندہ بدہد، و نیز امر مذکور را بقراطیس مجلس مندرج سازد،

ارباب خلیت مجلس

۲۱۔ ارباب خدمت بے مشاہرہ دار مجلس ہذا ستمل خواہند بود؛ بریک صدر؛ و دو نائب صدر؛ و یک سکریٹری کہ خزینہ داری ہم از خدمات مفوضہ دے خواهد بود؛ و یک کمیٹی انتظامی،

صلو

۲۲۔ صدر مجلس ہذا از اراکین حضوری باتفاق غالب آراءے حضار جلسہ کہ ضوابط ہذا ازان جاری و نافذ شود، منتخب خواہد شد، و خدمات مفوضہ صدر حسب تفصیل ذیل خواہد بود،

۱۔ بر کرسی صدارت جلوس کردن در سائر جلسات مجلس ہذا خواہ جلسہ عام معمولی مانانہ باشد یا سالانہ یا جلسہ عام غیر معمولی، و تفصیل این ہمہ جلسات در دفعہ ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ می آید،

۲۔ دیدہ بانی تسمای کارائے کہ در جلسات مذکورہ بانجام رسانیدہ شود نمودن،

- ۳ — دستخط کردن بر تمامی رویداد های اجلاسات مجلس
که بصدارت ایشان حسن انجام یابد
۴ — صدر کمیتهی انتظامی بودن

نائبان صلوات

۲۳ — نائبان صدر مجلس هذا نیز از اراکین حضوری با اتفاق غالب آراء حضار جلسه که ضوابط هذا ازان جاری و نافذ شود؛ منتخب خواهند شد، و خدمت مفوضه ایشان قائم مقام صدر بودن است
چنین غیر حاضری صدر و رسائر جناسات مجلس و جلسات کمیتهی انتظامی

سکریتاری

۲۴ — سکریٹری مجلس هذا نیز از اراکین حضوری با اتفاق غالب آراء حضار جلسه که ضوابط هذا ازان جاری و نافذ شود؛ منتخب خواهند شد، و خدمات مفوضه سکریٹری حسب تفصیل ذیل خواهد بود

- ۱ — تمامی نوشتخواند مجلس را انجام و انصرام دادن
- ۲ — سکریٹری کمیتهی انتظامی بودن؛ و رسائر نوشتخواند کمیتهی مذکور را انجام دادن

۳ — کار خزینہ داری بحاس و جمله امور متعلقه آن را مثل وصول و تحویل و گرفتن زر و رسید آن دادن و جز آن را انجام دادن؛ و جوایز جمله امور متعلقه حفاظت تحویل زر بودن

- ۴ — دفتر خانہٴ مجلس را منتظم و اشکن؛ و حافظ تمامی اشیاء دفتر خانہ بودن،
- ۵ — ہرگونہ اہتمام متعلقہٴ انعقاد جلسات مجلس نمودن،
- ۶ — تمامی تحریرات و رسائل و کتب و رویداد و دیگر کاغذ را کہ طبع آن بصوابدید کمیٹی انتظامی مناسب متصور شود؛ با اہتمام خود طبع کنند، و تقسیم آن بین الاراکین و غیر ایشان حسب مصرعہٴ دفعہ ۵۶ نمودن،

کمیٹی انتظامی

- ۲۵ — از جملہٴ اراکین حضوری مجلس یک کمیٹی انتظامی از برائے نظم و نسق تمامی امور مجلس؛ با اتفاق غالب آراء حضار جلسہٴ کہ ضوابط ہذا از ان جاری و نافذ شود؛ منتخب کردہ خواهد شد؛ مشتمل بر ارباب مرقوم الذیل،

۱

صدر

۲

نائبان صدر

۱۱

مہبران

(منجملہٴ مہبران موصوف سکریٹری - ۱)

صدر و نائبان صدر و سکریٹری این کمیٹی همان صدر و نائبان صدر

و سکریتری مجلس خواهند بود، و بقیه 'ممبران' از اراکین حضور می باتفاق
غالب آرا منتخب خواهند شد،

۲۶ - اگر عهده کسی از ارباب کمیتهی انتظامی بسبب
استعفا یا بیچیک و چه دیگر خالی شود؛ بقیه 'ارباب کمیتهی اطلاع'
آن بآئینده معمولی اجلاس عام مانده خواهند کرد؛ و از اجلاس مذکور
شخصی دیگر بجای وے به تحریک و تأیید معمولی و برعایت غلبه
رای اراکین حاضر منتخب خواهد شد،

کارهای لازم خدمت و اختیارات

کمیتهی انتظامی

۲۷ - علاوه اهتمام نویساندن تحریرات خوانده شدنی، مجالسات
عام معمولی مانده مجلس هذا از اشخاص لایق و تجویز و پسند کردن
آنگونه تحریرها که از اراکمان آن دستباز گردد؛ تمامی کارهای وابسته
نظم و نسق درونی مجلس از هر قسمی و هرگونه که باشد؛ متعلق
بکمیتهی انتظامی خواهد بود، و کمیتهی انتظامی سائر این کارها را بر طبق
قواعد ابرای کار کمیتهی مذکور که خودش ترتیب داده جاری و نافذ خواهد کرد؛
بانجام و انصرام خواهد رسانید، مگر شرط این است که قواعد مذکوره
بیچیک و به نقیض و برخلاف بیچیک ضابطه از ضوابط هذا نباشد،

تغییر و تبدیل ضوابط هذا

۲۸ - کمیتهی انتظامی را اختیار خواهد بود؛ که وقتاً فوقتاً حسب

تقاضای وقت تحریک تغییر و تبدیل ضوابط هذا؛ یا اخراج بعض ضابطه از آن؛ یا اضافه بعض بر آن؛ بر طبق آنچه بدانت کمیته مذکور احسن و اولی نماید؛ در جلسه عام معمولی ماهانه مجلس نماید؛ و بشرط منظوری. جلسه مذکور بعلیه آراء تغییر و تبدیل یا اخراج یا اضافه مذکور مثل ضوابط هذا جاری و نافذ متصور خواهد شد.

۲۹- ماسوائے از باب کمیته انتظامی اگر کسی دیگر از اراکین مجلس را تغییر و تبدیل یا اخراج یا اضافه میسجیک ضابطه مقصود شود؛ لازم خواهد بود؛ که اطلاع آن بذریعہ مکاتبه کمیته انتظامی نماید؛ و کمیته انتظامی را اختیار خواهد بود؛ که اگر بدانت کمیته مذکور تحریک مسطور مناسب متصور شود؛ آنرا به آینده ماهانه جلسه عام معمولی مجلس دریش کرده بشرط منظوری حسب مصرحه دفعه ماسبق آنرا جاری و نافذ گرداند؛ و آن تغییر و تبدیل یا اخراج یا اضافه نیز مثل ضوابط هذا جاری و نافذ متصور خواهد شد؛

عمله مشاهره دار

۳۰- کمیته انتظامی را اختیار خواهد بود؛ که وقتاً فوقتاً عماله و ملازمان

مشاهره دار مجلس هر قدر که ضرور و مناسب پندارد؛ مقرر نماید؛ و تعین مشاهره ایشان حسب صوابدید خودش نماید؛ و وقتاً فوقتاً تغییر و تبدیل و عزل و نصب ایشان بعمل آرد؛ و هر قواعدی که خواهد از برای انجام خدمات ایشان ترتیب داده آنرا جاری و نافذ گرداند؛ که تعمیل آن بر ایشان واجب و لازم خواهد بود؛

طبع قراطیس

۳۱- کمیتهی انتظامی را اختیار خواهد بود؛ که ہر تحریرے یا رسالہ یا کتابے یا رویدادے یا قراطیسے دیگر متعلقہ مجلس را کہ بصوابدید خودش یا بصوابدید ہیچیک جلسہ عام معمولی مانہ مجلس قابل طبع متصور شود، ہر قدر نسخہ ازان کہ خواہد مطبوع گرداند،

انتظام آمد و خرچ

۳۲- کمیتهی انتظامی را اختیار خواهد بود؛ کہ ہر انتظام و بندوبستے کہ در خصوص آمد و خرچ مجلس بصوابدید خود مناسب یندارد؛ بعین ارد و حساب جمع و خرچ آن بذریعہ کسری قری ہموارہ مرتب و درست دارد و وقتاً فوقتاً آن ہمہ حساب را ملاحظہ کند،

کیفیت کار کمیتهی رویداد جلسہ

۳۳- کمیتهی انتظامی را لازم خواهد بود؛ کہ در مانہ معمولی جلسہ عام ہر ماہی کیفیت کارے انجامیدہ خودش بہماہ گذشتہ مع رویداد جلسہ ماہ گذشتہ در پیش کند، و نیز در جلسہ عام معمولی سالانہ ہر سال خلاصہ کیفیت کارے انجامیدہ یکسالہ گذشتہ مع خلاصہ رویداد یکسالہ گذشتہ مجلس در پیش کند،

در پیشی حساب آمد و خرچ

۳۴- کمیتهی انتظامی را لازم خواهد بود؛ کہ جملہ حساب آمد و خرچ مجلس کہ ہر دفعہ ۳۲ ہمیشہ مرتب خواهد داشت؛ خلاصہ سالانہ

آن را بشمول کیفیت کارهای انجامیده سالانه خودشن کرد، جلسه عام معمولی سالانه حسب دفعه ۳۳ پیش خواهد کرد؛ از برای اطلاع حضار در پیش کند

جلسات

۳۵ — جلسات مجلس هذا بردو نوع خواهد بود؛ یک جلسه عام معمولی؛ و دیگرے جلسات عام غیر معمولی از برای انجام کار خاص

۳۶ — باز جلسه عام معمولی بردو گونه خواهد بود؛ یک جلسه عام معمولی ماهانه؛ و دیگرے جلسه عام معمولی سالانه؛ پس جلسه عام معمولی ماهانه در هر ماه قمری بعد عشره اول آن، هر تاریخی که کمیته انتظامی مقرر نماید؛ حسن انعتاد خواهد یافت؛ و جلسه عام معمولی سالانه در میان دو ماه از شروع هر سال قمری، هر تاریخی که کمیته مذکور تجویز کند؛ منعقد خواهد شد

۳۷ — در جلسه عام معمولی ماهانه یا سالانه صدر و بر تقدیر غیر حاضری صدر یک از نائبان صدر؛ و بر تقدیر غیر حاضری هر دو نائب صدر یک از اراکین حاضر که ممتاز تر باشد؛ بر کرسی صدارت جلوس خواهد کرد

۳۸ — در هر یک از جلسات عام معمولی ماهانه بشرط حضور ۱۲ تن از اراکین مجلس یا زیاده بران؛ فحسین سکر یثری کیفیت کارهای کمیته انتظامی بابت ماه گذشته؛ مع خلاصه رویداد ماهانه جلسه عام معمولی ماضیه پیش خواهد کرد؛ و صدر جلسه با اتفاق اراکین حاضر آن کیفیت

و خلاصه رویداد را منظور خواهد نمود ، و بعد ازان تحریرات و غیره که برای خواندن در آن جلسه متعین باشد ؛ بمعرض قرائت خواهد در آمد ،
 ۳۹ - در جلسه عام معمولی سالانه بشرط حضور ۲۰ تن از اراکین مجلس یا زیاده بر آن ؛ صرف خلاصه کیفیت کار های انجامیده یکساله ماضیه کمیتهی انتظامی و خلاصه رویداد های یکساله مجلس و خلاصه حساب آمد و خرج مجلس بابت یک سال ماضی از برای اطلاع اراکین مجلس از طرف کمیتهی انتظامی بذریعہ سکریتیری درپیش و بمعرض قرائت خواهد در آمد ، و صدر جلسه باتفاق حاضرین آن همه را منظور خواهد کرد ،

۴۰ - جلسه عام غیر معمولی از برای انجام کار خاص عبارت ازان جلسه است ؛ که حسب تجویز کمیتهی انتظامی حین درپیش شدن هیچیک کار ضروری که انجام آن قبل از تاریخ جلسه عام معمولی مانده بدانت کمیتهی مذکور پر ضرور باشد ؛ بر طبق اطلاعدهی کمیتهی مذکور بمحمد مت اراکین مجلس ؛ منعقد شود ، پس کمیتهی انتظامی را اختیار خواهد بود ؛ که بر تقدیر داعی بودن ضرورت و احتیاج چنین جلسه عام از برای انجام کار خاص باجراے اطلاعنامه بنام اراکین باندراج ذکر کار ضروری مذکور که انجامش غرض و مقصود آن جلسه باشد بهر وقتی و تاریخ که خواهد ؛ منعقد گرداند ،

۴۱ - کار های جلسه عام غیر معمولی از برای انجام کار خاص شروع نشود مگر ؛ الا وقتیکہ ۱۶ تن یا زیاده بر آن از اراکین حاضر باشند ،

۴۲ — اگر در ہیچیک جلسہ عام معمولی ماہانہ نصاب اراکین حاضر بہ ۱۶ و جلسہ عام معمولی سالانہ نصاب مذکور بہ ۲۰ و جلسہ عام غیر معمولی از برائے انجام کار خاص نصاب مذکور بہ ۱۶ نہ رسد ؛ جلسہ مذکور بدان تاریخ ملتوی خواہد ماند ؛ و باز بہر تاریخیکہ حسب تجویز کمیٹی انتظامی مقرر شود ؛ منعقد خواہد گشت ؛

دعوت اشخاص غیر اراکین مجلس ؛ بجلسات

مجلس ، و تقریر کردن در جلسات

۴۳ — سکر یٹری مجلس را اختیار خواہد بود ؛ کہ در ہرگونہ جلسات مجلس ہذا - ماسوائے اراکین - ہرکسے را کہ خواہد ؛ خواہ از طبقہ اہل اسلام باشد یا اقوام دیگر ؛ از برائے تماشائے کاروائے جلسہ دعوت کند ؛ و کسانیکہ بدین عنوان مدعو شوند ؛ ایشان را اختیار آمدن بجلسات مذکورہ و دیدن و تماشا کردن کاروائے جلسہ حاصل خواہد بود ؛ و نیز اگر احدے ازین اشخاص مدعو خواستہ باشد ؛ اختیار خواہد داشت کہ باستجازات از صدر جلسہ تقریرے بحضور حاضرین بکند ؛

۴۴ — و ہمچنین ہرکے از اراکین مجلس را اختیار خواہد بود ؛ کہ بعد از دیدن کاروائے انجامیدہ مجلس ؛ یا در خلال انجام کار ؛ باستجازات از صدر جلسہ تقریرے مناسب حال و مقام بکند ؛

۴۵ — و لیکن شرط این است ؛ کہ ہر جملہ تقریر کنندگان خواہ از اراکین باشند ؛ یا از غیر اراکین ؛ رعایت این معنی از وجبات

خواهد بود؛ که در تقریر خودشان هیچگونه اشاره و کنایه بدین و مذہب یا امور دینی و مذہبی احدی که موجب رنج و آزار صاحب آن دین و مذہب باشد؛ نکند، و استعمال چنان الفاظ نہ نماید؛ کہ عموماً موجب رنج و کدورت احدی از اراکین بودہ باشد، و نیز هیچ اشاره و کنایه نسبت بہ هیچ امری از امور وابستہ سلطنت سلطان وقت نہ نماید، ۴۶- اگر احدی از تقریر کنندگان در تقریر خودش چنان الفاظ ممنوعہ الاستعمال مذکورہ الفوق استعمال کند؛ صدر جلسہ را اختیار خواهد بود؛ کہ خواہ از خودش یا حسب استدعای کسی دیگر از اراکین حاضر جلسہ؛ شخص تقریر کنندہ را از تقریرش باز دارد، و مراد از صدر جلسہ درین دفعہ کسی است کہ بر کرسی صدارت آن جلسہ باشد،

رای دادن و طریق آن

۴۷- ہر گاہ از اراکین حاضر ہیک از جلسات این مجلس در خصوص امری رای مطلوب گردد؛ لازم خواہد بود کہ حضرات ایشان بانظر منظور یا نامنظور اظہار آرای خودشان نمایند، و سکوت احدی از ایشان مشعر منظوری خواہد بود،

۴۸- در اموریکہ حضرات اراکین حاضر اجلاس بطریق مصرعہ فوق رای بدہند؛ اگر ہمگان متفق الرای شدند؛ فیہا، و گرنہ - در صورت اختلاف - مرجع و واجب التعمیل رای آنان خواہد بود کہ شمارہ ایشان بیشتر باشد، خواہ صدر از جملہ ایشان باشد یا نہ، و اگر شمارہ جانبین

ساوی باشد؛ بہر جانب کہ راے صدر جلسہ باشد راے غالب
ہمان متصور خواہد شد، و عمل بران واجب خواہد بود، و مراد از لفظ
صدر جلسہ درین دفعہ نیز ہمان است کہ بر کرسی صدارت جلسہ باشد،
خواہ صدر باشد یا نائب صدر یا رکنے ممتاز تر،

جلسات کمیٹی انتظامی

۴۹- جلسات کمیٹی انتظامی بطریق و اسالیب و تواریخیکہ
موجب قواعد مرتبہ ایشان حسب دفعہ ۲۷ ضوابط ہذا معین شود،
منعقد خواہد شد،

عطیہ تائیدی

۵۰- اراکین مجلس ہذا را جائز خواہد بود کہ ما سوائے زر توجیہ سالانہ
ہر چہ از قسم نقد بہر وقتے کہ خواہند بطور عطیہ تائیدی بہ تحویلیں مجلس بدہند،
۵۱- در جلسہ کہ ضوابط ہذا بمنظوری حضار جاری و نافذ شود، کتاب
بہ نمبر ۴ داشتہ خواہد شد؛ و ہر کس کہ بدان جلسہ آمادہ علمائے عطیہ
تائیدی (ہر قدر کہ خواستہ باشد) خواہد شد؛ دستخط خود بقید مبلغ عطیہ
مذکور در کتاب مزبور ثبت خواہد کرد،

۵۲- اشخاص غیر اراکین مجلس را خواہ از طبقہ اہل اسلام
باشند یا غیر ایشان نیز جائز خواہد بود کہ ہر قدر زر کہ خواستہ باشند؛
بشرطیکہ کم از دہ روپیہ نباشد - بطور عطیہ تائیدی بذریعہ مکاتبہ یا

سکریتری؛ بہ تجویز مجلس بدہند و سکریتری را باید کہ (بشرطیکہ بدانت وے باخذ زر مذکور ہیکہ اعتراض موجبہ ہووہ باشد) اطلاعش بجلسہ عام معمولی مانہ کہ بعد رسیدن زر مذکور حسن انعقاد یابد بدہد، و اراکین حاضر آن جلسہ عطیہ مذکورہ را باداے شکر یہ قبول نمایند، و اگر بدانت سکریتری باخذ زر مذکور ہیکہ اعتراض موجبہ ہووہ باشد بران تقدیر نخستین اطلاعش باراے خودش بکمیٹی انتظامی بدہد و پتر ہرچہ در کمیٹی قرار یابد بر طبق آن کار بند شود، ۵۳ — اراکین یا غیر اراکین مجلس ہذا را جائز خواہد بود کہ اگر خواستہ باشند مبلغے بطور عطیہ تائیدی؛ از براے انجام ہیکہ کاری خاص کہ انجام آن بہ تجویز مجلس یا کمیٹی انتظامی جائز یا لازم گردانیدہ شدہ باشد؛ بدہند

خریدہ

۵۴ — جملہ زر ہاے مال مجلس خواہ از قسم زر توجیہ سالانہ باشد یا زر عطاے تائیدی بدیدہ بانی کمیٹی انتظامی بہ تجویز و حفاظت سکریتری خواہد بود؛ و حسب منشاے ضمن ۳ دفعہ ۴۴ سکریتری جوابدہ جملہ امور متعلقہ حفاظت زر ہاے مذکورہ خواہد بود؛ و بموجب قواعد مرتبہ کمیٹی انتظامی حسب دفعہ ۴۷ ضوابط ہذا تحصیل و حفاظت و خرچ و نگہداشت صاحب زر ہاے مذکورہ بذریعہ سکریتری بعمل خواہد آمد

قراطیس

۵۵ — کمیٹی انتظامی ہرگونہ قراطیس و کتاب ہاے متعلقہ مجلس را

موجب قواعد مرتبه کیهیتی مذکور حسب دفعه ۲۷ ضوابط هذا مرتب
و منضبط و محفوظ خواهد داشت ،

۵۶ — هرگاه کاغذی یار سالک یا کتابی یار ویدادے یا تحریرے
به تجویز کیهیتی انتظامی بغير ض تقسیم بقالب طبع خواهد درآمد ؛ کیهیتی مذکور
یک یک نسخه آن به سائر اراکین و نیز بهر کیهیکه مناسب
و محسن داند ، بلا اخذ قیمت ارسال خواهد کرد ، و ما سوائے
ایشان کے دیگر را نخواهد داد الا باخذ قیمتے که کیهیتی مذکور تجویز کند ،

کتابخانه

۵۷ — هرگاه بدانست کیهیتی انتظامی مناسب متصور خواهد شد ؛
و کیهیتی مذکور اطلاع این امر بجلسه از جلسات عام معمولی مانده مجلس
خواهد کرد ، یا این امر خود از بیچیک جلسه از جلسات این مجلس قرار
خواهد یافت ؛ کتب خانه بعلاقه این مجلس حسن ترتیب خواهد یافت ؛
و نظم و نسق آن بر طبق قواعدی که در آن خصوص منضبط خواهد شد
بعمان خواهد آمد ،

ارسال ضوابط هذا بخند مات اراکین و پابندی

ایشان بمضا مین آن

۵۸ — ضوابط هذا بعد از منظور و جاری و نافذ شدن ، هر زودی
که ممکن باشد ذریعہ کیهیتی بقالب طبع درآمده یک یک نسخه آن

بہر یکے از اراکین مجلس مرسل خواهد شد، و بعد ازین بعد داخل شدن
 اعدے باراکین مجلس یک نسخه از اذان بخند متش مرسل خواهد گردید،
 و تمامی اراکین مجلس از وقت داخل شدن ہر مرہ اراکین پابند ضوابط
 ہذا متصور خواهند بود،

تاریخ نافذ العمل شدن ضوابط ہذا

۵۹ — ضوابط ہذا با ستنائے و فتائی ازان کہ بہ ہمین جلسہ
 اشبہ تعمیل آن بروے کار آمدہ؛ از تاریخ یکم محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجریہ
 قدسیہ نافذ العمل خواهد شد،

کلیتہ ————— ۵ — ثالثہ —————
 ۲۳ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰ ہجریہ قدسیہ

تحریریک پینجم

۵ — جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب بر خاست و تحریریک امر مرقوم الذیل بعبارت زیرین نمود :

حضرات

جائے صد ہزار مسرت و ابتہاج است ؛ کہ امشب مہمی بس اہم و اہمیتہ این مجلس ہمایون کہ عبارت از ضبط ضوابط ان باشد ؛ بانجام رسید ، امید واثق قیام و درام این مجلس در دلہا پدید آمد ، و بذایش را تشئید و استحکام مزید حاصل شد ، شک نیست کہ انہون مجلس ہذا را یوما فیوما رونق و بہای بیشتر از پیشتر خواهد افزود ، و بسا فوائد و منافع ما مسلمانان از آئینہ این رونق و بہاروی خواهد نمود ، فالحمد للہ علی ذلک حمد اکثیرا والشکر علی آلانہ شکرا و فیرا ،

حالا قبل از انکہ بگزارش امریکہ خاکسار را تحریریک آن نمودنی است بہ دِ اِز ام ؛ معروض داشتن یک امر ضروری بر ذمہ خود واجب و لازم می شمرم ، یعنی انچہ عالیجناب بانی جلسہ در خانمہ رویداد سالانہ کہ ہمین این وقت قرأت فرمودند ، جملہ چند در خصوص شکریہ این ہیچکارہ زمانہ ارشاد فرمودہ باعث عزت افزائی و منزلت بخشی بندہ شدہ اند ؛ بہ نسبت آن بندہ نیز همان گزارش دارم کہ ہمین دم بہ بیاسخ ہمچنان شکریہ نسبت بمخدومی و مطاعی جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب جناب ایشان بر زبان رانده اند ، و علاوہ بران گزارش این است کہ چون ازین شکریہ واکشود کہ خدمات مکفر و بے حقیقت این ہیچمیرز کہ بطورادالہ واجب بہ بجا آوری آن کوشیدہ ام بمحل قبول و استحسان - کہ ہرگز بندہ آنرا قابل آن نمی پنداشت - جاگرفتہ ؛ لہذا بجا آوری شکریہ عقیدت کیسانہ آن بر بندہ واجب و لازم می باشد ،

اکنون تحریک بنده این است ؛ که اراکین این مجلس حسب دفعه ۷ هفتم ضوابط مذکور مقرر شوند ، یعنی آنانکه از حضار این جلسه خواهش در آمدن بزمه اراکین این مجلس داشته باشند ؛ اسماء گرامی خود را برین کتاب نمبر - | - که خاکسار در پیش میکند ؛ ثبت فرمایند ، تا ایشان از ابتداء محرم الحرام سنه ۱۲۸۱ هجریه قدسیه علی صاحبها الف الف صلوٰۃ و تحیة - باراکیں این مجلس محسوب شوند ، جناب مولوی دین محمد خان بهادر تائید این تحریک نمود ، و با اتفاق همگان همچنان قرار یافت ،

اینجا جناب محرک یعنی مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب کتاب زمبر - | - مذکور در پیش کرد ؛ و از میان حاضرین والا تمکین حضرات مفصل الذیل دستخط خود شان بران کتاب ثبت فرموده داخل اراکین مجلس شدند ،

- ۱ — عالیجناب مولوی محمد وجیه صاحب ،
- ۲ — عالیجناب قاضی عبد الباری صاحب ،
- ۳ — عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب ،
- ۴ — جناب منشی امیر علی خان بهادر ،
- ۵ — جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بها در ،
- ۶ — جناب مولوی عبد اللطیف خان بهادر ،
- ۷ — جناب حاجی سید حسین شوستری صاحب ،
- ۸ — جناب حاجی آقا کوچک شیرازی صاحب ،
- ۹ — جناب مولوی عباس علی خان صاحب ،
- ۱۰ — جناب خواجه حسن جان صاحب ،
- ۱۱ — جناب خواجه میرن جان صاحب ،
- ۱۲ — جناب نواب سید علی احمد خان بهادر ،

- ۱۳ — جناب منشي حبيب الحسن صاحب ،
- ۱۴ — جناب مير محمد کاظم جواهری صاحب ،
- ۱۵ — } جناب لسان السلطان محمود الدوله حميد الملك وناشعار
منشي صفدر علي خان بهادر محامد جنگ ،
- ۱۶ — جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب ،
- ۱۷ — جناب شيخ عيسى بن قوطاس صاحب ،
- ۱۸ — جناب حاجي محمد صاحب ،
- ۱۹ — جناب نواب ناظر سيدی نذیر علي خان صاحب ،
- ۲۰ — جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب ،
- ۲۱ — جناب مولوي دين محمد خان بهادر ،
- ۲۲ — جناب ميرزا غلام رسول خان صاحب ،
- ۲۳ — جناب حکيم بنده علي خان صاحب ،
- ۲۴ — جناب مولوي سيد ابو الحسن صاحب ،
- ۲۵ — جناب حکيم محمد مسيح صاحب ،
- ۲۶ — جناب شيخ قدرت الله صاحب ،
- ۲۷ — جناب ڈاکٹر تمیز خان صاحب ،
- ۲۸ — جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکيم صاحب ،
- ۲۹ — جناب مولوي عبد الحق صاحب ،
- ۳۰ — جناب مولوي سيد رياضت الله صاحب ،
- ۳۱ — جناب مولوي عبید الله العبيدي صاحب ،
- ۳۲ — جناب شيخ علي بن دغمان صاحب ،
- ۳۳ — جناب مولوي حافظ محمد حاتم صاحب ،

۳۶ — جناب مولوي حافظ جمال احمد صاحب

۳۵ — جناب مولوي نثار احمد صاحب

۳۶ — جناب مولوي سيد آل احمد صاحب

۳۷ — جناب خواجہ وحيد جان صاحب

۳۸ — جناب سيد شرف الدين حسين صاحب

۳۹ — جناب مولوي سيد محمد حسين صاحب

۴۰ — جناب عمر خان صاحب

۴۱ — جناب سيد نظام الدين صاحب

۴۲ — جناب مولوي ذوالفقار علي صاحب

۴۳ — جناب مولوي موسى علي صاحب

۴۴ — جناب مولوي عبد الرزاق صاحب

۴۵ — جناب مولوي يار علي صاحب

۴۶ — جناب مولوي ياور علي صاحب

۴۷ — جناب مولوي رجب علي صاحب

بعد ازان باتفاق و اجازت سائر حاضرين؛ جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر از طرف

۴۸ — جناب مولوي نذير الدين خان بهادر و جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب

از طرف - ۴۹ — جناب مولوي عبد البجبار صاحب و جناب مولوي سيد آل احمد

صاحب از طرف - ۵۰ — جناب مولوي سيد فضل حسين صاحب و جناب حافظ

محمد حاتم صاحب از طرف - ۵۱ — ميرزا محمد صاحب و جناب مولوي عبيد الله العبيدي

صاحب از طرف - ۵۲ — مرثي كلیم الرحمن صاحب و جناب مولوي سيد رياضت الله

صاحب از طرف - ۵۳ — مرثي حسن علي صاحب دستخطها بغرض داخل شدن اين

حضرات بكتاب مذکور ثبت نمودند، و حضرات ايشان نيز داخل زمرة اراکين گشتند

تحریر یک ششم

۴ - جناب امان السلطان محمود الدوله منشی مفدر عالی خان بہادر برخواست ؛
و تحریرت امر مرقوم الذیل بعبارت زیرین نمود ،

حضرات

از ہنگامیکہ بلطف خداوند لطیف و حسن سعی مولانا المنیف عالیجناب محیط
محامد بے حساب مؤید الاسلام و المسلمین قدوة الاعظم فی العالمین جناب مولوی
عبد اللطیف خان بہادر ادام اللہ بقاءہ دوام الشہور و السنین ؛ آسمان این انجمن تجلی
مسکن بکواکب ثواقب یعنی ذوات معینان و مؤیدان والا مناصب مزین و متجلی
گشتہ ؛ بوجہ اینکه بنایش ہمہ تن بر تائید اسلام و حصول موانست بین الاعلام و اشاعت
علوم متنوعہ جلیہ و اضافت نجوم امور عقلیہ و نقایہ و تہذیب اخلاق و ترکیب تحصیل
منافع علی الاطلاق و ترغیب برابا بسوی طلب مزایا و ازالہ امراض روحانی و اکتساب
لوازم شرف انسانی و تعلیم آداب معاشرت و تفہیم نکات مصادقت و ایفاظ نائمین
و تنذیب غافلین و القای مضامین عالیہ دقیقہ دارانہاں غیر واقفین و اظہار نعمات
بیغایات رب العالمین آئندہ است ؛ یوما فیوم شوارق انوار افادات و افاضاتش را
درخسندہ تر دیدم ، و چگونه نباشد کہ بمقدار من کان للہ کان اللہ لہ روز افزونی این
بناے خیر متیقن است ، و ہر گاہ حضرات حاضرین لا سیما المعاونین بقوال
تعاونوا علی البر و التقویٰ یوسف سعادت مشارکت این جاسہ مبارکہ را بدر اہم
معدودہ کہ عبارت از شش روپیہ سالانہ باشد خریدار شدند ؛ بنظر احقر ارباب ہم
و اصحاب کرم را برائے ترغیب رونق پذیری اوزم و ضروریات این محفل منیف و امر
حذیف اسعدی بعتای مقدارے زائد از وجہ مانتقرر سالانہ واجب است ، نظر بران

حقیر تجریلک میکند ؛ کہ حضراتے کہ از حاضرین این جلسہ ارادہ بخشیدن عطایاے تائیدی از قسم نقود باین مجلس فرخندہ اساس حسب دفعہ ۵۱ پنجاہ و یکم داشتہ باشند ؛ دستخط خود شان بر کتاب نمبر ۴ کہ موجود است ؛ بقید هر قدر مبلغی کہ هر یکی از ایشان آمادہ دادنش بودہ باشند ؛ ثبت فرمایند ؛

جناب حاجی سید حسین شوستری صاحب تائید این تجریلک نمود ؛ و باتفاق سائر اراکین حاضر همچنان قرار یافت ؛

اینجا جناب محترک یعنی محمود الدولہ بہادر کتاب نمبر ۴ مذکور در پیش فرمود ؛ و منجملہ اراکین والائمهین حضرات مفصل الذیل دستخط خود ہا بقید مبالغہ مذکورہ معافی اسمائے ایشان بوجہ عطای تائیدی ثبت فرمودند ؛

روپیہ

- | | |
|-----|--|
| ۱۰ | عالی جناب مولوی محمد وجیہ صاحب |
| ۳۰ | جناب منشی امیر علی خان بہادر |
| ۱۵ | جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بہادر |
| ۳۰ | جناب حاجی سید حسین شوستری صاحب |
| ۱۰ | جناب خواجه حسن جان صاحب |
| ۱۰ | جناب خواجہ میرن جان صاحب |
| ۱۰ | جناب نواب سید علی احمد خان بہادر |
| ۱۵۰ | جناب اسان السلطان محمود الدولہ منشی صفدر علی خان بہادر |
| ۱۰۰ | جناب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب |
| ۲۵ | جناب شیخ عیسیٰ بن قرطاس صاحب |
| ۲۵ | جناب حاجی محمد صاحب |
| ۵۰ | جناب نواب ناظر سیدی نذیر علیخان صاحب |

- ۱۰ جناب مولوي سيد ابو الحسن صاحب ،
 ۱۰ جناب مولوي سيد آل احمد صاحب ،
 ايضاً جناب مولوي سيد آل احمد صاحب از طرف جناب
 ۱۰ مولوي سيد فضل حسين صاحب ،
 ۱۰ جناب ڈاکٹر تميز خان صاحب ،
 ۳۰ جناب مولوي سيد محمد حسين صاحب ،
 ۱۰ جناب خواجه وحيد جان صاحب ،

و از چمله غير اراکين

- ۱۰ جناب مولوي بشارت علي صاحب ،

۵۵۵

تکريک هفتم

۷ - جناب نواب سيد علي احمد خان بهادر برخاست ؛ و تکريک امر مرقوم الذيل بکلمات زيرين نمود ،

خاکسار تکريک می کند که بزرگان ممد و حج الذيل بکار مدارت و نيابت مدارت و بکار سکريٹري مجلس هذا حسب دفعات ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ضوابط منتخب شوند ،

عاليجناب مولوي محمد وجيه صاحب ، صدر

{ عاليجناب قاضي عبد الباري صاحب ، نائبان صدر
 عاليجناب مولوي حافظ عقيب احمد صاحب ،

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر ؛ سکريٹري

جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب تائيد اين تکريک نمود ؛ و باتفاق سائر

اراکين حاضر همچنان قرار يافت ،

تحریریک ہشتم

۸۔ عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب برخاست ؛ و تحریریک امر
مرقوم الذیل بکلمات زیرین فرمود ،
حقیر تحریریک می کند کہ علاوہ صدر و نائبان صدر کہ منتخب شدند ؛ حضرات
مرقوم الذیل بممبری کمیٹی انتظ می مجلس ہذا حسب دفعہ ۲۵ ضوابط
منتخب شوند ،

جناب منشی امیر علی خان بہادر ،
جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بہادر ،
جناب مولوی عباس علی خان صاحب ،
جناب لسان السلطان محمود الدولہ منشی صفدر علی خان بہادر ،
جناب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب ،
جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب ،
جناب مولوی ابو القاسم عبد الحکیم صاحب ،
جناب مولوی عبد الحق صاحب ،
جناب ڈاکٹر تمیز خان صاحب ،
جناب خواجہ و حید جان صاحب ،
جناب سکرٹری صاحب ،
جناب حکیم محمد مسیح صاحب تائید این تحریریک نمود ؛ و بانفاق سائر اراکین حاضر
ہیچدان قرار یافت ،

تحریر یک نہم

۹۔ جناب میر محمد کاظم جواہری صاحب برخواست ؛ و تحریر یک امر مرقوم

الذیل بکلمات زیرین نمود ؛

حقیر تحریر یک می کند ؛ کہ ضوابط مجلس ہذا کہ درین جلسہ منضبط و جاری شد ؛ بایمہ نافذ العمل گردانیدن آن حوالہ کمیٹی انتظامی کردہ آید ، و از کمیٹی موصوف استدعا کردہ آید کہ بہرزدیکہ ممکن باشد قواعد اجرای کار خود را بموجب دفعہ ۲۷ ضوابط مرتب و جاری کردہ بانجام کار ہائے مجلس شافل باشد ؛

جناب میرزا غلام رسول خان صاحب تائید این تحریر یک نمود ؛ و بانفاق سائر اراکین حاضر همچنان قرار یافت ؛

بالآخر بہ تحریر یک جناب نواب ناظر سیدی ندیو علی خان صاحب ؛ شکر بہ از طرف جلسہ بعالی جناب صدر جلسہ بجا آورده شد ؛ و مجلس برخواست ،

(دستخط) مکمل وجیہ

صدر جلسہ

کلیتہ ————— - ثالثہ
{ ۲۳ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰ ہجری

نمبر ۱

رویداد

نخستین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

کلکتہ

بابت شہر محرم الحرام

سال دوم

منہ قدہ ۲۸ شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ھ مطابق ۴ ماہ جولائی سنہ ۱۸۶۴ ع

کلکتہ

درء طبع بپنشنٹ مٹن پریس مطبوع گردید

رویداد

نخستین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

بابت شہر محرم الحرام

سال دوم



۲۸ بیست و ہشتم شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ھ - چہارم ماہ جولائی سنہ ۱۸۶۴ ع
روز دو شنبہ ساعت ہشت مسائی ؛ نخستین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ
علمیہ بابت شہر محرم الحرام سال دوم ؛ بخانہ جناب مولوی عبداللطیف خان بہادر
سکریٹری مجلس ؛ حسن انعقاد یافت ، اکثری از حضرات اراکین حضوری مجلس
و جمعی از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری مجلس
مدعو شدہ بودند ؛ تشریف آوردند ،

عالیجناب صدر مجلس مولوی مکمل وجیہ صاحب برکری مدانت

جلوس فرمود ،

۱ — نخستین جناب سکریٹری مجلس برخاست ؛ وروداد نخستین سالانہ

جاسهٔ مجلس هذا منعقدہ ۲۳ بیست و سوم شهر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰
ہجری قرأت کرد ،

رویداد مذکور منظور و داخل سر رشته شد ،

۲ — نیز جناب سکریتری رپورٹ ارباب کمیٹی انتظامی - منضمین اطلاع اینم معنی
کہ ایشان از جملہٴ خود شان یکا کمیٹی خاص مسمی بہ کمیٹی قراطیس
از برائے انجام جملہ امور متعلقہ نوشتخواند ؛ و ملاحظہ و تجویز تدریسات خواندہ شدنی
جلسہٴ عام و شیعہ ؛ مشتمل بر حضرات مفصل الذیل مقرر کردند ؛ قرأت کرد ،

عالی جناب مولوی محمد وجیہ صاحب ،

عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب ،

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب ،

جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب ،

جناب سکریتری صاحب ،

رپورٹ مذکور داخل سر رشته شد ،

۳ — نیز جناب سکریتری اطلاع این امر در داد ؛ کہ عارف آنا نکہ بنسب سالانہ
جاسہٴ گذشتہ دستخط عطیات تائیدی بر کتاب نمبر ۲ نرسدہ بودند ؛ حضرات مفصل
الذیل عطیات مذکورہ محتاجی اسمائے ایشان بخدیمت موصوف الیہ فرستادہ اند ،

روپیہ

- | | | |
|----|---|---|
| ۲۱ | { | جناب مولوی سید کرامت عالی صاحب ،
مولوی امام داریہ مولکی ، |
| ۱۰ | { | جناب مولوی ذیل الدین احمد خان بہادر ،
ذیل وئی مجسٹریٹ بدنگاون ضاح ندیہ ، |

روپیہ

۵۰

جذاب دیانت الدولہ بہادر ساکن کلکتہ ،

۱۵

جذاب حکیم محمد مسیح صاحب ساکن ایضا ،

۹۹

جذاب مولوی محمد عبد الرزاق صاحب برخواست ؛ و فرمود کہ چون حضرات
ایہاں این ہمہ عطیات محض از رہگذار خواہشمند بودن بافزودن رونق و بہارے
این مجلس مرسل داشته اند ، و ازین معنی نیت و خواہش و شوق و رغبت ایشان
بفلاح جوئی این مجلس ظاہر و اشکار است ، لہذا خاکسار تحریک میکند کہ شکر بہ
بخدمت ایشان از طرف جملہ اراکین مجلس قلمبند شدہ داخل سررشتہ مجلس باشد ،
جذاب مولوی سید محمد حسین صاحب تائید این تحریک نمود ، و باتفاق سائر
اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۴ — نیز جذاب سکریٹری اطلاع ایذمعنی در داد ؛ کہ از طرف اہالی مجلس مذاکرہ
علمیہ بابوان جوان سال کلکتہ مسمی بہ - فیسمایی لیٹری کاب - یکتا رسالہ رویداد
ہفتمین سالانہ مجلس مذکورہ برسم ہدیہ درین مجلس رسیدہ است ،
رسالہ مذکورہ داخل سررشتہ شد ،

۵ — تحریکات مرقوم الذیل در خصوص تقرر اراکین جدید بر روی کار آمد ، و بعد
تائید مؤیدان و اتفاق سائر اراکین حاضر حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط مجلس تجویز
آن تحریکات محول بہ کمیٹی انتظامی شد ،

اولا — جذاب سکریٹری تحریک کرد ؛ کہ حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین
مجلس داخل کردہ شوند ،

۱۴ — جذاب مولوی سید کرامت علی صاحب متوای امام بازہ ہوگای
۵۵ — جذاب منشی لطافت حسین صاحب ساکن کلکتہ ،

۵۶ — { جناب بخشى السلاطين متدين الدوله } ساکن کلکته
 { حافظ مبد الغني خان بهادر }

۵۷ — جناب منشي فيض علي صاحب ساکن ايضاً ،

۵۸ — جناب منشي احمد علي صاحب ساکن ايضاً ،

۵۹ — جناب حاجي سيد صادق شوستري صاحب ساکن ايضاً ،

۶۰ — جناب مولوي سيد عبد الله خان صاحب صدر امين دهاکه ،

۶۱ — جناب حڪيم قاسم علي صاحب ساکن حال دار جانگ ،

۶۲ — جناب حڪيم احمد مرزا صاحب ساکن کلکته ،

۶۳ — جناب حڪيم آقا محمد صاحب ساکن ايضاً ،

۶۴ — جناب مولوي احمد صاحب ساکن ايضاً ،

۶۵ — جناب مولوي عبد الغفور خان بهادر ديپوتي مجسٹريٹ راج شاهي ،

۶۶ — جناب منشي محمد مدثر صاحب ساکن بودوان ،

۶۷ — جناب مولوي محمد شاه صاحب ساکن کلکته ،

۶۸ — جناب مولوي سيد قمر الدين صاحب ساکن ايضاً ،

۶۹ — جناب منشي قسيم الدين صاحب ساکن ايضاً ،

جناب مولوي عباس علي خان صاحب تائيد اين تحريک فرمود ،

ثانيًا — جناب مولوي حافظ عجيب احمد صاحب تحريک کرد ؛ کہ

۷۰ — جناب مولوي خادم حسين صاحب ساکن کلکته ،

بزمرة اراکين مجلس داخل شود ،

عاليجناب صدر مجلس تائيد اين تحريک فرمود ،

ثالثًا — جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب تحريک انضام حضرات

مفصل الذيل بزمرة اراکين مجلس نمود ،

- ۷۱ — جناب ناخدا حاجي يوسف بن محمود خنجي صاحب ساکن کلکتہ،
- ۷۲ — جناب ناخدا عبد الرحمن موسی صاحب ساکن ایضا،
- جناب حافظ عجیب احمد صاحب تائید این تحریرک نمود،
- وابعداً — جناب میرزا غلام رسول خان صاحب تحریرک انسلاک حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس نمود،
- ۷۳ — جناب حکیم سید ابو الحسن خان صاحب ساکن مرشد آباد،
- ۷۴ — جناب حکیم سید عاتر حسین خان صاحب ساکن ایضا،
- ۷۵ — جناب منشی سید عظیم الدین حسین خان صاحب ساکن ایضا،
- ۷۶ — جناب شیخ مظفر حسین صاحب ساکن کلکتہ،
- جناب شیخ علی بن دغمان صاحب تائید این تحریرک نمود،
- خامساً — جناب مولوی سید محمد حسین صاحب تحریرک کرد، کہ حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس داخل شوند،
- ۷۷ — جناب دیانت الدولہ بہادر ساکن کلکتہ،
- ۷۸ — جناب منشی عنایت حسین صاحب ساکن لکھنؤ،
- ۷۹ — جناب منشی محمد مردان علی خان صاحب رعنا ساکن آگرہ،
- جناب مولوی عبد الحق صاحب تائید این تحریرک نمود،
- سادساً — جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب تحریرک انسلاک،
- ۸۰ — جناب حاجي نور اللہ صاحب ساکن کلکتہ،
- بزمرة اراکین مجلس نمود،
- جناب منشی حبیب الحسن صاحب تائید این تحریرک فرمود،
- سابعاً — جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تحریرک انسلاک حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس نمود،

- ۸۱ — جناب مولوي محمد خان بهادر ديدوئي مجسريت پنده ،
- ۸۲ — جناب مولوي دليل الدين احمد خان بهادر ديدوئي مجسريت بنگالون ،
- ۸۳ — جناب مولوي انور الدين احمد خان بهادر ديدوئي مجسريت رنگپور ،
- ۸۴ — جناب مولوي سيد رضي الدين احمد صاحب ساکن بردوان ،
- ۸۵ — جناب منشي حسن جان صاحب ساکن کاکته ،
- جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب تائيد اين تحريک نمود ،
- ثانها — جناب مولوي سيد رياضت الله صاحب تحريک انسالک
- ۸۶ — جناب مولوي واحد الله صاحب ساکن بردوان
- بزمه اراکين مجلس نمود ،
- جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکيم صاحب تائيد اين تحريک کرد ،
- ۶ — جناب مولوي عبد الغفور خان بهادر نسخ تحريري بعبارت اردو در بيان تعريف زبان اردو و بدائت و ترقي آن قرات کرد ،
- بعد از اخذ تمام قرات اين تحرير جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب برخاست ؛ و فرمود ، که چون جناب مولوي عبد الغفور خان نسخ اين تحرير تحقيق تنويرا باهتمام تمام رختۀ قلم بلاغت رقم گرداينده ؛ و آن را بحمل عبارات خوب و نظم و نثر مرغوب آراسته ؛ و بقرات آن وقت مارا از استماع معلومات مفيدۀ خدمت وے در خصوص زبان اردو خوش کرده ؛ لهذا خاکسار تحريک اين معنی ميکند ؛ که از طرف مجلس شکريہ بخدمت وے برگذارده شود ،
- جناب ميرزا غلام رسول خان صاحب تائيد اين تحريک نمود ، و باتفاق سائر اراکين حاضر جلسه همچنان بعمل آمد ،
- ۷ — جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکيم صاحب تحريري بعبارت فارسي - در بيان مختصر احوال حضرات عرب قبل بعثت حضرت خاتم المرسلين صلي الله

عالیه و سلام الی یوم الدین ؛ من حیث المذاهب و العادات و الرسوم ؛ و تقسیم ایشان بطبقات ثلثه یعنی - باندۀ و عاریه و مستعربه ؛ و بیان کیفیت انقراض عرب باندۀ و شرح و تقسیم جمله قبایل عرب عاریه ؛ با مختصر احوال هریکی ازین قبائل ؛ بمعرض قرأت در آورد ،

بعد از اختتام قرأت جناب سکریتری برخاست ؛ و تحریک کرد که شکرینہ نکاشتن و خواندن این تحریر خوب و مرغوب از طرف مجلس بخدمت راقم و قاری تحریر یعنی جناب مولوی ابو القاسم عبد الحکیم صاحب برگزار دہ شود ، جناب مولوی سید ریاضت اللہ صاحب تائیدش کرد ، و بانفق سائر اراکین حاضر همچنان بعمل آمد ،

پس تر بادای شکرینہ بجناب صدر جلسہ برخاست ،

محکم و جیدہ
م—در

{ کلکتہ - ثالثہ
۲۸ شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ هـ
مطابق ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۶۴ ع

نمبر ۲

رویداد

دومین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

کلکتہ

بابت شهر صفر الخیر

سال دوم

منعقد ۲۸ شهر صفر الخیر سنہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۶۴ع

کلکتہ

در مطبع بیٹسمت مشن پریس مطبوع گردید

رویداد

دومین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

بابت شہر صفرا الخیر

سال دوم



۲۸ بیست و هشتم شہر صفرا الخیر سنہ ۱۲۸۱ ھ - مطابق ۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۹۴ ع
روز ۵ شنبہ ساعت ۸ ہشت مسائی ؛ دو میں ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ
علمیہ بابت شہر صفرا الخیر سال دوم ؛ بخانہ جناب مولوی عبد المطفی خان بہادر
سکریٹری مجلس ؛ حسن انعقاد یافت ، اکثری از حضرات اراکین حضوری و جمعی
از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری مدعو شدہ بودند
تشریف آوردند ،

عالیجناب قاضی عبدالباری صاحب نائب صدر برکوسی مدارت جلوس فرمود ،

۱ - نخستین جناب سکریٹری برخاست ، و رویداد نخستین ماہانہ جلسہ سال

دوم منعقدہ ۲۸ شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ھ قرات کرد ،

رویداد مذکور منظور و داخل سر رشته شد ،

۴ — نیز جناب سکریٹری اطلاع ایند معنی در داد ؛ کہ حضراتیکہ تحریرات اسلامک ایشان بزمرة اراکین مجلس بماهانه جلسہ گزشته بروی کار آمده تجویز تقرر آنها حسب دفعہ ہشتم ضوابط مکتول بارباب کمیٹی انتظامی گردیدہ بود ؛ اسمای سائر ایشان بجلسہ کمیٹی انتظامی منعقدہ ۲۲ شہر صفرالخیر درپیش شد ، و بہ تجویز کمیٹی ہمہ شان بزمرة اراکین مجلس داخل شدند ،

۵ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد ؛ کہ حضرات مفصل الذیل وجہ عطیہ تائیدی مندرجہ محافی اسمائ ایشان بخدمت وی فرستادہ اند ،

روپیہ

جناب حکیم میرزا عالی خان بہادر ساکن کلکتہ ۲۰

جناب مواوی انور الدین احمد خان بہادر دہلوی محسنت رینگپور ۲۵

جناب چودھری محمد ناظر خان صاحب ساکن ضلع ۲۴ پرگنہ ۱۰
۵۵

جناب مولوی عبید اللہ العبدی صاحب برخاست ؛ و تحریرات کرد ؛ کہ تدریجہ

ایشان بوجہ فرستادن این عطیات از طرف اراکین مجلس مودی گردد ،

جناب میر محمد کاظم جواہری صاحب تائید این تحریر کرد ، و باتفاق سائر

اراکین حاضر جلسہ همچنان بعمل آمد *

۶ — تحریرات مرقوم الذیل در خصوص تقرر اراکین جدید بروی کار آمد ، و بعد

تائید مؤیدان و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط تجویز آن

تحریرات مکتول بہ کمیٹی انتظامی شد ، یعنی -

اولا — جناب سکریٹری تحریر کرد کہ - حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین

مجلس داخل کردہ شوند ،

- ۸۷ — جناب شاهزادہ محمد والا گہر شاہ صاحب
 ۸۸ — جناب شاهزادہ محمد ہرمز شاہ صاحب
 ۸۹ — جناب شاهزادہ محمد سکندر شاہ صاحب
- از خاندان میسوریہ

۹۰ — جناب مولوی سید احمد خان بہادر صدر الصدور علیگڑہ

۹۱ — جناب نواب مہدی قلی خان صاحب ساکن کلکتہ

۹۲ — جناب دیوان مولی بخش خان بہادر ساکن عظیم آباد

۹۳ — جناب حکیم میرزا علی خان بہادر ساکن کلکتہ

جناب مولوی عباس علی خان صاحب تائید این تحریر کرد

ثانیاً — جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تحریر انسلاک

حضرات مفصل الذیل بزمۃ اراکین مجلس نمود

۹۴ — جناب مولوی انوار علی خان بہادر صدر الصدور ٹبرہ

۹۵ — جناب مولوی محمد علی صاحب ساکن میدنی پور

۹۶ — جناب مولوی مبارک علی صاحب ساکن ایضا

۹۷ — جناب مولوی غلام نبی خان صاحب ساکن کلکتہ

جناب حکیم احمد میرزا صاحب تائید این تحریر کرد

ثالثاً — جناب مولوی سید محمد حسین صاحب تحریر انسلاک

۹۸ — جناب مولوی غلام حسنین صاحب ساکن لکھنؤ

بزمۃ اراکین مجلس نمود

جناب مولوی سید ریاضت اللہ صاحب تائید این تحریر کرد

وابعاً — جناب مولوی حافظ محمد حاتم صاحب تحریر انسلاک

۹۹ — جناب مولوی عبد الرزاق صاحب ساکن عظیم آباد

بزمۃ اراکین مجلس نمود

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب تائید این تحریر کرد ،

۵ — جناب مولوی حافظ محمد حاتم صاحب تحریری بعبارت فارسی در بیان اینکہ ؛ استخراج احکام شرعیہ در زمان ہدایت نشان جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم بچہ طور بعمل می آمد ، و بعد ازان بتدریج تا زمان تعیین مذاہب اربعہ چہ تبد یلہا در طرق استنباط آن راہ یافتہ ، و تعیین مذاہب اربعہ بر چہ اصول مبتنی گشتہ ، نکاشتہ یراع افادت مطاع عالیجناب مولوی محمد وجیہ صاحب صدر مجلس ؛ قرأت کرد ،

بعد اختتام قرأت این تحریر عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب تحریک کرد ، کہ از طرف مجلس شکریتہ برنگشتن این تحریر افادت تنویز بغرض خواندہ شدنش درین جلسہ ؛ بسامی حضرت عالی جناب صدر مجلس ممدوح بر گذاردہ شود ، جناب صدر جلسہ امشبہ تائیدش فرمود ، و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان بعمل آمد ،

۶ — جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب متخلص بہ و حید تحریری بعبارت فارسی در بیان بعض احوال شہر نرہت بہر اندن ، مشتمل بر نثر شستہ جان نواز و نظم پاکیزہ روان زندہ ساز ، نکاشتہ خودش جناب مولوی صاحب موصوف قرأت کرد ، بعد اختتام قرأت آن جناب حکیم آقا محمد صاحب تحریک کرد ؛ کہ شکریتہ این تحریر فصاحت و افادت تنویز از طرف مجلس بخدمت جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب بر گذاردہ شود ،

جناب مولوی انورالدین احمد خان بہادر تائیدش کرد ، و باتفاق سائر اراکین حاضر همچنان بعمل آمد ،

۷ — جناب مولوی سید محمد حسین صاحب تحریری بعبارت اردو ؛ در بیان فوائد و فاق و مضار نفاق ؛ مدیل بذکر فوائد و منافع موافقت بین الرعیاء و الساطان

مضار انعدام آن فیما بین ایشان ؛ نگاشتنه خودش جذاب مولوی صاحب موصوف
قرأت کرد ،

بعد اختتام قرأت آن جذاب میرزا غلام رسول خان صاحب تحریر کرد ؛ که از
طرف مجلس شکریه نگاشتن و خواندن این تحریر فصاحت و ملاحظت تذویر بجانب
قاری بر گذارده شود ،

جناب منشی حبیب الحسن صاحب تائیدش کرد ؛ و باتفاق سائر اراکین حاضر
همچنان بعمل آمد ،

✓ ۸ — بعد ازان جذاب سکریتری بر خاست ؛ و تعارف و تعریف جذاب میرزا
رجب علی بیگ صاحب متخلص بسرور ؛ مجدد اسلوب نثر اردو ؛ مصنف سرور سلطانی
و فسانه عجائب و غیره ؛ بحضور مدر و حضرات دیگر نموده برگذار ؛ که خیلی خوش
نصیبی مجلس ما است ؛ که چنین صاحب کمالی ؛ در فن نظم و نثر بیمثالی ؛
امشب رونق بخش جلسه ما گردید ، و میخواهد که وری چند در تعریف بهار ؛ و بیان
آمد فصل گل در ساحت گلزار ؛ که مملو از صنائع و بدائع زبان اردو است ؛ بسمع
والی حضرات حاضرین رساند ،

عالیجناب مدر جلسه فرمود ؛ که هر ایذه تشریف آوری ایشان موجب امتنان این
مجلس میباشد ؛ و خواندن تحریر منتهی دیگر خواهد افزود ،

بستر جناب سرور باجارت جذاب مدر جلسه اردو تحریری فصاحت و بلاغت
تذویر در تعریف موسم بهار - که گلزار همیشه بهارش توان گفت - قرأت کرد ،

جناب حکیم احمد میرزا صاحب بر خاست و گفت ، که چون جذاب سرور
به تشریف قدوم مسرت لزوم خودش مارا مشرف و مسرور فرمود ، و بقرأت رنگین
تحریر اعجاز تذویر خود سرور بر سرور افزود ، لهذا خاکسار تحریر می کند ؛ که از طرف
مجلس شکریه بجانب و بر گذارده شود ،

جناب مولوي سيد رضي الدين احمد صاحب تائيدش كرد، و بانفاق سائر اراکين
 حاضر جلسه همچنان بعمل آمد ،
 بالاخر بتحريرک جناب مولوي محمد شاه صاحب شکريه بعالیجناب صدر جلسه
 برگذارده شد و جلسه برخاست ،

عبد الباري

صدر جلسه

کلمه ————— تاليف
 ۲۸ شهر صفر الخير سنه ۱۲۸۱ هـ
 مطابق ۲ ماه آگست سنه ۱۸۶۴ ع

نمبر ۳

رویداد

سومین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

کلکتہ

بابت شهر ربیع الاول

سال دوم

منعقدہ ۲۸ شهر ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ مطابق اول مائے سپتمبر سنہ ۱۸۶۴ع

کلکتہ

در مطبع پرنسٹن مشن پریس مطبوع گردید

رویداد

سومین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

بابت شهر ربیع الاول

سال دوم

۲۸ بست و هشتم شهر ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ مطابق اول ماہ سپتمبر سنہ ۱۸۶۴ع روز پنجشنبہ ساعت ہشت مسائی سومین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کلمتہ بابت شهر ربیع الاول سال دوم بخانہ جناب مولوی عبداللطیف خان بہادر سکرٹری مجلس حسن انعقاد یافت اکثرے از حضرات اراکین حضوری و جمعی از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکرٹری مدعو شدہ ہونک تشریف آوردند ،

عالمجناب مولوی محمد وجیہ صاحب مدر مجلس برکرسی صدارت جلوس فرمود ،

۱ — نخستین جناب سکرٹری برخاست و رویداد دومین ماہانہ جلسہ سال دوم

منعقدہ ۲۸ شهر صفر اخیر سنہ ۱۲۸۱ھ قرات کرد ؛

رویداد مذکور منظور و داخل سر رشته شد ؛

۴ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضراتیکہ تحریرک انصاف ایشان بزمرد اراکین مجلس بمانہ جلسہ گذشتہ بر روی کار آمدہ تجویز تقرر ایشان حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط محول باریاب کمیٹی انتظامی گردیدہ بود اسمائے سائر ایشان بجلسہ کمیٹی انتظامی منعقدہ ۲۴ شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ در پیش شد و بہ تجویز کمیٹی ہمہ شان بزمرد اراکین مجلس داخل شدند ؛

۵ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضرات مفصل الذیل وجہ عطیات نائیدی مدرجہ مکافی اسمائے ایشان بخدمت وے فرستادہ اند ؛

روپیہ

۵۰	جناب حکیم قاسم علی صاحب	ساکن حال دار جلدگ
۲۵	جناب شاہ محسن علی صاحب	ساکن مونگیر
۲۰	جناب منشی محمد مدثر صاحب	ساکن بردوان

۹۵

جناب حکیم آقا محمد صاحب بر خاست و تحریرک کرد کہ شکریدہ حضرات ایشان بوجہ فرستادن این عطیات از طرف اراکین مجلس مودعی کردند ؛

جناب حاجی نوراللہ صاحب نائید این تحریرک کرد و بانفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان بعمل آمد ؛

۴ — نیز جناب سکریٹری قطعہ چٹھی انگریزی نوشتہ جناب ڈبلیو - ال ہیلی صاحب - بی - اے - سی - اس - سوپرٹنڈنٹ اسٹامپ بدار الا مارت کالکتہ و سکریٹری ایشیائٹک سوسائٹی (یعنی عجائب خانہ) کالکتہ مورخہ ۱۸ ماہ اگست سنہ ۱۸۹۴ ع کہ بذام سکریٹری مودوںف مع یلت نسخہ انگریزی رسالہ موافقہ خودش

صاحب ممدوح مسمی به فلسفه عربیه و ظهور آن در مملکت اندلسیه
برسم هدیه این مجلس شرف ورود فرموده مع رساله مذکور در پیش کرد ،
این است ترجمه چندی مذکور
جناب مولوی صاحب

خاکسار یک نسخه از تحریر خودم مطبوعه گذشته رساله کلکته ریو یو بدین امید
که جذاب آنرا در یکی از اجلاس اسلامی مجلس مذاکره علمیه (که جذاب سامی
توجه بلیغ نسبت بدان مبذول میدارند) پهنش سازند ارسال خدمت می نمایم
خاکسار نمی تواند که این تحریر را شایسته پیروفته شدن بدان مجلس والا انگارد از
برای آنکه این یک مختصره بیش نمی باشد و نیز رقمزده کسی است که او نتواند
که از عبور بر اصل کتب مسند الیه (یعنی کتب عربیه) حرف دعوی یا لفظ نازشی
بر لب آرد ولیکن خاکسار بیقین می داند که حضرات اهالی ازم خو که مجلس
شما از ایشان است بدریافتن این معنی خوشنود خواهند شد که توجه اهل فرنگ
بجانب رونق عامی ایام کمال جاه و احتشام اهل مذهب شما معطوف شده است ،

مخلص صادق شما
دبلیو - ال - هیللی ،

انتصاب آفیس
۱۸ ماه اگست سنه ۱۸۹۴ ع

عالیجناب قاضی عبدالباری صاحب نائب صدر برخاست و فرمود که چون
چنین صاحب جلیل الشان و ذی علم از طبقه علیه انگلشیه چنین توجه خاص
نسبت بمجلس ما مبذول داشته و بارسال چنین هدیه رضیه و تحفه مرضیه که عبارت
از رساله فلسفه عربیه و ظهور آن در مملکت اندلسیه باشد مذت برین مجلس نهاده
است لهذا خاکسار تحریک میکند که شکرین صاحب ممدوح از طرف مجلس قلمبند

شده داخل سر رشته مجلس باشد و نیز بذریعۀ مراسلہ از طرف سکریٹری مجلس بخد مت ممدوح الیہ برگزارده شود ،

جناب حکیم احمد میرزا صاحب تائید این تحریر کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ؛

۵ — نیز جناب سکریٹری پنج تا رسالۀ مصنفۀ جناب مولوی سید کرامت علی صاحب متولوی امام بازہ ہوگلی در بیان ماخذ علوم کہ از طرف جناب مصنف ممدوح برسم ہدیہ درین مجلس رسیدہ بود در پیش کرد ،

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب برخاست و تحریر کرد کہ شکریہ جناب مولوی سید کرامت علی صاحب در خصوص فرستادن این نسخہ خمسہ رسالہ خردش برسم ہدیہ درین مجلس از طرف مجلس قلمبند شدہ داخل سر رشته مجلس باشد و نیز مراسلہ از طرف سکریٹری مجلس بخد مت ممدوح الیہ برگزارده شود ،
جناب مولوی عبید اللہ العبدی صاحب تائید این تحریر کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۶ — بعد ازان تحریرات مرقوم الذیل در خصوص نقر اراکین جدید بر روی کار آمد و بعد تائید مریدان و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ حسب دفعہ ۸ ہستم ضوابط تجویز آن تحریرات محمول بکمیتی انتظامی شد ، یعنی ،

اولا — جناب سکریٹری تحریر کرد کہ حضرات مفصل الذیل بزمرد اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

- | | |
|--|--------------------|
| ۱۰۰ — جناب مولوی شاہ عبد الحق صاحب | ساکن کلکتہ |
| ۱۰۱ — جناب مولوی سید یار علی صاحب | ساکن ضاع مونگیر |
| ۱۰۲ — جناب مولوی سید امدان علی خان بہادر | اعلیٰ مدراسین ترشت |
| ۱۰۳ — جناب شیعہ ابراہیم صاحب | ساکن کاتھ |

۱۰۴ — جناب شاه محمد اسحاق خان بهادر } تم پھونٹی مسجد تربیت
ضلع موئگیر

۱۰۵ — جناب سید محمد حسن صاحب ساکن میدنی پور

۱۰۶ — جناب خواجہ ابراہیم علی صاحب ساکن کلکتہ

۱۰۷ — جناب مولوی لطافت حسین صاحب ساکن موئگیر

۱۰۸ — جناب مولوی آفتاب الدین محمد صاحب ساکن کلکتہ

۱۰۹ — جناب موسیٰ خان صاحب ساکن ایضا

جناب نواب سید علی احمد خان بہادر تائید این تحریک کرد ،

ثانیاً — جناب حکیم آغا محمد صاحب تحریک کرد کہ حضرات مفصل الذیل

بزمرد اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

۱۱۰ — جناب شاہزادہ محمد شاہ عالم صاحب از خاندان مہسوریہ ،

۱۱۱ — جناب شاہ محسن علی صاحب ساکن موئگیر ،

۱۱۲ — جناب مولوی سید مرحمت حسین صاحب ساکن کلکتہ ،

۱۱۳ — جناب مولوی غلام یحییٰ صاحب ساکن ایضا

۱۱۴ — جناب منشی سید محمد اظہر صاحب ساکن ایضا

۱۱۵ — جناب شیخ رحیم اللہ صاحب ساکن ایضا

۱۱۶ — جناب منشی ولی اعظم صاحب ساکن ایضا

۱۱۷ — جناب میر راحت علی صاحب ساکن ایضا

۱۱۸ — جناب منشی غلام علی صاحب ساکن ایضا

جناب منشی لطافت حسین صاحب تائید این تحریک کرد ،

ثالثاً — جناب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب تحریک انسلاک حضرات

مفصل الذیل بزمرد اراکین مجلس نمود ،

۱۱۹ — جناب ناخدا حاجي زکريا محمد صاحب ساکن کلکتہ

۱۲۰ — جناب ناخدا حاجي حامد صاحب ساکن ایضا

۱۲۱ — جناب ناخدا حاجي عبد الواحد صاحب ساکن ایضا

۱۲۲ — جناب ناخدا حاجي صديق دوسل صاحب ساکن ایضا

۱۲۳ — جناب سيد محمد مکي صاحب ساکن ایضا

جناب شيخ قدرت الله صاحب تائيد این تحریک کرد

وابعا — جناب مولوي ابرالقاسم عبد الحکیم صاحب تحریک انسلال حضرات

مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس نمود ،

۱۲۴ — جناب شاه راحت حسین صاحب ساکن ضلع بهار

۱۲۵ — جناب منشي آفتاب الدین احمد صاحب ساکن کلکتہ

۱۲۶ — جناب مولوي عبد الفتاح صاحب ساکن ایضا

۱۲۷ — جناب مولوي لطف الرحمن صاحب ساکن ایضا

۱۲۸ — جناب منشي غضنفر حسین صاحب ساکن ضلع بهار

جناب حکیم احمد میرزا صاحب تائيد این تحریک کرد ،

خالصا — جناب مولوي انور الدین احمد خان بهادر تحریک انسلال

۱۲۹ — جناب مولوي سيد محمد رفیع الدین خان صاحب صدر امین ضلع سارن ،

بزمرة اراکین مجلس نمود ،

جناب شيخ علي بن دغمان صاحب تائيد این تحریک کرد ،

سادسا — جناب حکیم محمد مسیح صاحب تحریک انسلال حضرات مفصل

الذیل بزمرة اراکین مجلس نمود ،

۱۳۰ — جناب مهتم الدوله بهادر ساکن کلکتہ

۱۳۱ — جناب منشي سيد عاي حسین صاحب ساکن ایضا

جناب منشی حبیب الحسن صاحب تائید این تحریر کرد ،
 سابقاً — جناب سکرتری قطعاً خط جناب مولوی محمد شاه صاحب متضمن
 تحریر انسالک حضرات مفصل الذیل بزمرو اراکین مجلس قرائت کرد ؛

۱۳۲ — جناب مولوی سید نور الدین احمد صاحب ساکن لکھنؤ

۱۳۳ — جناب سید عبد العلی صاحب ساکن ایضا

۱۳۴ — جناب محمد یسین خان صاحب رسالہ دار بہادر ساکن کلکتہ

جناب میرزا غلام رسول خان صاحب تائید این تحریر کرد ،
 ۷ — جناب مولوی یاور علی صاحب باجارت جناب صدر فارسی تحریر
 در بیان احوال برائے نگاشتن جناب مولوی سید ریاضت اللہ صاحب یکی از اراکین
 مجلس قرائت کرد ،

بعد اختتام قرائت جناب مولوی عبید اللہ العبدی صاحب برخاست و تحریر
 کرد کہ شکر و راقم این تحریر یعنی جناب مولوی سید ریاضت اللہ صاحب از
 طرف مجلس مودعی گردید ؛

جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تائیدش کرد و همچنان
 بعمل آمد ،

۸ — جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب باجارت جناب صدر اردو رسالہ مصنفہ
 جناب مولوی سید کرامت علی صاحب متولی امام بارہ ہوگلی یکی از اراکین مجلس
 در بیان مآخذ علوم بر حسب خواہش مصنف از ابتدای رسالہ تا صفحہ ۲۴ کہ آغاز
 مقدمہ تا سعمہ آن رسالہ باشد قرات کرد ،

بعد اختتام قرات جناب حکیم آغا محمد صاحب برخاست و تحریر کرد کہ
 شکر و جناب مصنف رسالہ در خصوص فرستادنش برای قرات آن درین جلسہ
 از طرف مجلس برگزادہ شود ،

جناب سکریٹری تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین جلسہ همچنان
بمعمل آمد ،

بالآخر بتجریک جناب نواب مہدی قلی خان صاحب شکریہ از طرف مجلس
بعالیجناب صدر برگزاردہ شد و جلسہ بر خاست ،

مجلس وجبہ

مدر

{ کلکتہ - تالٹلا
۲۸ شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ }

نمبر ۴

رویداد

چارمین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

کلکتہ

بابت شہر ربیع الثانی

سال دوم

منعقدہ ۱۰ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۲ دہر دہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ع

کلکتہ

درہ طبع پبلیشٹ مشن پریس مطبوعہ کونہ

رویداد

چارمین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

بابت شهر ربیع الثانی

سال دوم



۱۰ دھم شهر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ھ ۱۲ دوازدهم ماه اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ع
روز چهارشنبه ساعت ہشت مسائی چارمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ
علمیہ کلکتہ بابت شهر ربیع الثانی سال دوم بخانہ جناب مولوی عبداللطیف خان بہادر
سکریٹری مجلس حسن انعقاد یافت ، اکثرے از حضرات اراکین حضوری و جمعی از
حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری مجلس مدعو شدہ بودند
تشریف آوردند ؛

عالیجناب مولوی محمد وجیہ صاحب صدر مجلس برکرسی صدارت جلوس فرمود ،

۱ — نخستین جناب سکریٹری برخاست و بحضور صدر و جماعہ حضار برگزارن ؛

کہ ہرچند حسب منشاء دفعہ ۳۶ ضوابط مجلس زمان انعقاد این جلسہ در انداز

شهر ربیع الثانی بعد عشرهٔ اولش بوده اما بسبب اینکه در آن روزها خاکسار درین شهر نبود و در اجلاس کمیتهٔ انتظامی منعقد بستم و سوم ۲۳ شهر مذکور بعد دریش شدن این امر که - چون درین روزها سکریٹری مجلس درین شهر نبوده است و شاید تا اختتام شهر ربیع الثانی مراجعت نکند پس در انعقاد چارمین ماهانه جلسه بابت این شهر ربیع الثانی چه کرده شود - قرار یافته بود ، که تا مراجعت سکریٹری انعقاد جلسه مذکور بحینز اتقوا مآذ ، و بروز سوم از مراجعت و حسن انعقادش بخشیده آید خواه سکریٹری قبل اختتام شهر مزبور مراجعت کند یا بعد ازان ، و خاکسار شب سه شنبه ۲ دوم شهر جمادی الاول روان درین شهر مراجعت کرد لهذا انعقادش در اثنای شهر ربیع الثانی صورت نه پذیرفت ، بعد ازان هرچه بوقع آمده است باستماع این عریضهٔ خاکسار اسمی عالیجناب صدر مجلس که همین دم خاکسار بحضور جماعهٔ برومی خواند واضح خدمات عالیہ حضرات شدنی است ، - بستر سکریٹری عریضهٔ مرقوم الذیل قرأت کرد ،

بعلیجناب مستغنی عن العیال واللقاب حضرت
 صدر گوامی قدار اسلامی مجلس مذاکرهٔ علمیہ
 ادام الله ظلاله القل سیہ

معروض اینکه - خاکسار شب سه شنبه ۲ شهر دوم جمادی الاول سنه ۱۲۸۱ هـ مطابق ۴ ماه اکتوبر سنه ۱۸۶۴ ع از سفر مصری که بحکم تفرج و تفریح بستم دهانکه نمود، بوم معادرت کردم و بر حسب قرار داد دوم اجلاس کمیتهٔ انتظامی منعقد ۲۳ شهر ربیع الثانی مطابق ۲۵ ماه سپتبر سنه ۱۸۶۴ ع متضمن این معنی که ، چارمین ماهانه جلسه بابت شهر ربیع الثانی سنه ۱۲۸۱ هـ بروز سوم مراجعت خاکسار درین شهر حسن

انعقاد یابد ، چهارم شهر جمادی الاول مطابق ششم ماه اکتوبر روان روز پنجشنبه را که روز سوم مراجعت بنده بود برای انعقاد جلسه مذکوره قرار داده رقععات دعوت و غیره نویسانیده بهمه وجوه مرتب و مکمل ساخته می خواستم که روز چهارشنبه سوم شهر مذکور رقععات مذکوره بمعرض تقسیم درآید چنانچه علی الصباح روز مذکور رقععات حواله چپراسیان مجلس نموده شد که یکا یک طوفانی شدید که اگر آنرا ثانی طوفان نوح خوانم یا مقدمه قیام قیامت گویم هراینه قدم از تعریف واقعی بیرون ندهان باشم آغاز شد و هم از بدو آغاز کار شهر و شهریان را تمام ساخت عمارتی نبود که صدمه صعب ازین طوفان نبردشته باشد گودراستحکام بنا لاف همسری باسد سکندری می زد و درختی نبود که از پا برکنده یا از کمر بشکسته و سر و گردنش بر هوا پریده نباشد و خرابی و بریادی اموال واجناس منقوله را خود حساب نیست ،

خلاصه از صدمات این طوفان تا شام بلکه تا صبح روز فردایش عقول و حواس هم معطل و بیکار ماندند چه جای آنکه بکار دیگر پرداخته می شد و روز دیگر اگرچه بفضل خداوند عالم و عالمیان هرگونه امن و امان شامل حال بود اما بیکروز تقسیم سائر رقععات بامان مختلفه شرق و غرب و جنوب و شمال بهیچ وجه ممکن نبود و علاوه آن امید تشریف آوری حضرات نیز بوجه تود و پریشانیها که از برداشتن هرگونه زیان و نقصانهای مالی و جسمانی لاحق حال اکثر ایشان بوده خیلی ضعیف بود بلکه عدم تشریف آوری اکثر حضرات متیقن بوده لهذا به مجبوری تمام آن روز انعقاد جلسه را موقوف داشتن ناگزیر افتاد پس اکنون اگرچه حسب منشاء دفعه ۳۴ ضوابط ضرور بود که باز اجلاس کمیته منعقد شود و روز دیگر برای انعقاد جلسه از آن اجلاس قرار یابد مگر چون این معنی خالی اردقتها نمی باشد و برای یک امر بس خفیف سا ئر ارباب که بیقی را تکلیف دادن تکلفی بیش نیست لهذا اجازت ملازمان حضرت را درین خصوص کافی و واقعی شمرده بذریعه عریضه هذا گزارش گرم که اگر اجازت حضرت شرف صدور

یابد چهارشنبه آینده ۱۰ شهر جمادی الاول مطابق ۱۲ ماه اکتوبر روان را برای انعقاد جلسه مذکوره قرار داده مطابق آن رقعات دعوت تقسیم کرده شود - زیاده حد ادب و التسلیم مع غایة التواضع والتکریم ؛

الاقول النکيف
مبدل اللطيف
سکريٲري

کلیکته — تاليل
۶ جمادی الاول سنه ۱۲۸۱ هـ يوم السبت

و حضرت صدر بجوابش شرف ارقام فرمود
بیار خوب پسند و منظور کردم

(دستخط) محمول وجیهه

چنانچه برطبق آن امشب این جلسه حسن انعقاد یافته ،
۴ — بعد ازان جناب سکريٲري رويدان سومين ماهانه جلسه سال دوم بابت شهر ربيع الاول منعقد ۲۸ شهر مذکور مطابق اول ماه سپتامبر سنه ۱۸۹۴ ع قرائت کرد ،
رويدان مذکور منظور و داخل سر رشته شد ،

۵ — نیز جناب سکريٲري اطلاع ايده معني در دانه که حضراتيکه تڪريلك انسانك ايشان بزمرف ارا نيين مجلس بماهانه جلسه گذشته بر روي کار آمده تجويز تقرر ايشان حسب دفعه ۸ ضوابط محول بار باب کمیٲتي انتظامي گردیده بود اسماء سائر ايشان ب جلسه کمیٲتي انتظامي منعقد ۲۳ شهر ربيع الثاني سنه ۱۲۸۱ هـ در پيش شد و بتجويز کمیٲتي همه شان بزمرف اراکين مجلس داخل شدند ،

۶ — نیز جناب سکريٲري اطلاع ايده معني در دانه که حضرات مفضل الذيل وجه عطيات تائيد دي مندرجه کمیٲتي اسماء ايشان بشده است وي فرستاده اند

روپیہ

۲۵	ساکن قہاگہ	جناب میرزا غلام پیر صاحب
۲۰	ڈیپوٹی مجسٹریٹ قہاگہ	جناب مولوی سید عبد المجید خان بہادر
۲۰	{ منصف چوکی نراین گڈیج غلع قہاگہ }	جناب مولوی سید معظم حسین صاحب
۲۵	ساکن قہاگہ	جناب مولوی محمد اسرائیل صاحب
۲۰	ساکن ایضا	جناب مولوی امیرالدین محمد صاحب
۱۰	ساکن ایضا	جناب آغا غلام علی صاحب
۲۵	{ ازخاندان میسوریہ روپیوٹی مجسٹریٹ محکمہ قرائی علاقہ دارجلنگ }	جناب صاحبزادہ احمد علی خان بہادر
۲۵	ساکن کلکتہ	جناب حکیم احمد مرزا صاحب
۱۷۰		

جناب منشی حبیب الحسن صاحب برخاست و تحریر کرد کہ شریہ حضرات
ایشان بوجہ فرستادن این عطیات از طرف مجلس موئی گردد ،
جناب اسان السلطان محمود الدولہ منشی صفدر علی خان بہادر تائیدش کرد
و بانفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۵ — نیز جناب سکریٹری اطلاع ایذمعنی در داد کہ درین قرب زمان قطعہ خطبہ نامی
کہ دران بجایہ دستخط راقم الغاظ (یکی از اراکین و خیرخواهان مجلس) مرقوم است
باستدعایہ درپیش کردن آن در جلسہ مجلس پیش خاکسار رسیدہ مگر خاکسار
آن را بوجہ نبودن دستخط مرسل قابل درپیش کردن بمقصود حضار جلسہ نمی پذیرد
چہ اگر امروز اینچنین خطبہ بیذمعی درپیش کردہ شود ہر اسے آئندہ دستور درپیشی

خطوط بے نام و نشان راقمان جاری شدنی است و این معنی موجب انواع قبائح گردیدنی لهذا خاکسار تحریک میکند کہ این امر قرار یابد کہ هیچ نامی بی نام و نشان و دستخط راقم در جلسہ عام مجلس یا جلسہ کمیٹی انتظامی درپیش کردہ نشود و درخصوص این نامہ مقصود بالذکر چندین قرار یابد کہ اگر راقم آن بعد الاطلاع برین امور خواستہ باشد کہ نامہ او درپیش شود بدو بعد مراسلہ دیگر نام و نشان خرد ظاہر فرماید ، جناب محمود الدولہ بہادر تأییدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همپندان قرار یافت ،

۴۔ بعد ازان تحریکات مرقوم الذیل درخصوص تقریر اراکین جدید بروی کار آمد ، و بعد تأیید مویدان و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط تجویز آن تحریکات مکمل بہ کمیٹی انتظامی شد ،
اولا۔ جناب سکریٹری تحریک کرد کہ حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

- | | | |
|------|-------------------------------------|---------------------------------|
| ۱۳۵۔ | جناب خواجہ عبد الغنی صاحب | ساکن تہاکہ |
| ۱۳۶۔ | جناب خواجہ احسن اللہ صاحب | ساکن ایضا |
| ۱۳۷۔ | جناب مرزا غلام پیر صاحب | ساکن ایضا |
| ۱۳۸۔ | جناب مرزا محمد مرزا صاحب | ساکن ایضا |
| ۱۳۹۔ | جناب منشی محمد کمل خانصاحب | ساکن ایضا |
| ۱۴۰۔ | جناب مولوی سید عبد المجید خان بہادر | تدیوتی مجسٹریٹ تہاکہ |
| ۱۴۱۔ | جناب مولوی سید معظم حسین صاحب | منصف چوہی نواب گنج
ضاح تہاکہ |
| ۱۴۲۔ | جناب مولوی محمد اسرائیل صاحب | ساکن تہاکہ |
| ۱۴۳۔ | جناب قاضی غلام مخدوم صاحب | ساکن ایضا |

- ۱۴۴ — جناب منشي عنايت علي صاحب ساکن دهاکہ
- ۱۴۵ — جناب مولوي امير الدين محمد صاحب ساکن ايضاً
- ۱۴۶ — جناب آقا غلام علي صاحب ساکن ايضاً
- ۱۴۷ — جناب مولوي لطيف الدين صاحب ساکن ايضاً
- ۱۴۸ — جناب مولوي عبدالنعيم صاحب ساکن ايضاً
- ۱۴۹ — جناب منشي لطف علي صاحب ساکن ايضاً
- ۱۵۰ — جناب مولوي غلام بتول تمکين خانصاحب صدر امير، بيمروم،
- ۱۵۱ — جناب صاحبزادہ احمد علي خان بهادر } از خاندان ميسوريہ
و ديپوئي مجسريت
محکمہ تراشي علائقہ
دار جنگ،
- ۱۵۲ — جناب مولوي جواد علي صاحب ساکن ضلع سلہٹ
- ۲۵۳ — جناب مولوي فدا علي خان بهادر } ديپوئي مجسريت
ضلع پٹنہ،
- ۱۵۴ — جناب مولوي محمد صادق خان بهادر } ديپوئي مجسريت
محکمہ بہدرک
ضلع پوري،
- ۱۵۵ — جناب مير محمد علي صاحب ساکن ضلع پبنا،
- ۱۵۶ — جناب آقا محمد حسين چلبي صاحب ساکن کلکتہ،
- ۱۵۷ — جناب مولوي محمد مظهر صاحب ساکن ٹٹک،
- ۱۵۸ — جناب مولوي بشارت علي صاحب ساکن کلکتہ
- جناب مولوي عباس علي خان صاحب تائيدش کرد،
- ثانيہ — عاليجناب صدر مجلس تحريک انسالک

تذیقوتی مجسٹریٹ
ضاح بیرونیوم }

۱۵۹ — جناب مولوی وجہ اللہ خان بہادر

بزمہ اراکین مجلس نمود ؟

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب تائیدش کرد ،

ثالثاً — جناب محمود الدولہ بہادر تحریک انسلالک حضرات مفصل الذیل

بزمہ اراکین مجلس نمود ،

۱۶۰ — جناب میرزا محمد بیگ صاحب ساکن کلمتہ ،

۱۶۱ — جناب میرزا احمد بیگ صاحب ساکن ایضا

۱۶۲ — جناب داروغہ قاسم خان صاحب ساکن ایضا

۱۶۳ — جناب منشی محمد احمد علی صاحب ساکن ایضا

جناب حکیم آقا محمد صاحب تائیدش کرد ،

رابعاً — جناب خواجہ میرن جان صاحب تحریک انسلالک ،

۱۶۴ — جناب مولوی اظہر علی صاحب
منصف
ہزاری باغ }

بزمہ اراکین مجلس نمود ،

جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تائیدش کرد ،

خامساً — جناب حکیم آقا محمد صاحب تحریک انسلالک حضرات مفصل

الذیل بزمہ اراکین مجلس نمود ،

۱۶۵ — جناب شاہزادہ قصیر الدین حیدر صاحب ازخاندان میسوریہ ،

۱۶۶ — جناب منشی اسعد حسین صاحب ساکن کلمتہ

۱۶۷ — جناب منشی دبیر الدین احمد صاحب ساکن ایضا

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب تائیدش کرد ،

سادسا — جناب مولوي انور الدين احمد خان بهادر تحريک انسلاک حضرات
مفصل الذیل بزمۂ اراکین مجلس نمود ،

۱۶۸ — جناب مولوي سيد عبد الرّب خان صاحب } صدر امين
ضلع پورنيہ ، }

۱۶۹ — جناب مولوي عدیل الدين محمد صاحب } منصف چوکی
مان بازار ضلع مان بهوم }

جناب مولوي دليل الدين احمد خان بهادر تائيدش کرد ،

سابعا — جناب مولوي عبد الغفور خان بهادر تحريک انسلاک ،

۱۷۰ — جناب خوندکار عذيت علي صاحب ساکن راجشاهي

بزمۂ اراکین مجلس نمود ،

جناب مولوي ابو القاسم عبد الحکيم صاحب تائيدش کرد ،

ثامنا — جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب تحريک انسلاک حضرات

مفصل الذیل بزمۂ اراکین مجلس نمود ،

۱۷۱ — جناب منشي مجيب الدين صاحب ساکن ضلع هبوا

۱۷۲ — جناب میان سيد عباس علي صاحب ساکن کلکنه

جناب منشي حبيب الحسن صاحب تائيدش کرد ،

ثاسعا — جناب مولوي ابو القاسم عبد الحکيم صاحب تحريک انسلاک ،

۱۷۳ — جناب حاجي حميد نخت صاحب ساکن سلہٹ

بزمۂ اراکین مجلس نمود ،

جناب مولوي عبید الله العبيدي صاحب تائيدش کرد ،

هائشا — جناب مولوي سيد رياضت الله صاحب تحريک انسلاک ،

ساکن ضلع تپڑہ

۱۷۴ — جناب مولوی عیٰی اعظم صاحب

بزمہ اراکین مجلس نمود

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب تائیدش کرد

حادثہ عشر — جناب مولوی حافظ جمال احمد صاحب تحریک انسلک

۱۷۵ — جناب صاحبزادہ عبد العزیز خان صاحب ساکن بریلی

بزمہ اراکین مجلس نمود

جناب عمر خان صاحب تائیدش کرد

ثانی عشر — جناب عمر خان صاحب تحریک انسلک

۱۷۶ — جناب محمد علی حسین خان صاحب ساکن بریلی

بزمہ اراکین مجلس نمود

جناب مولوی حافظ جمال احمد صاحب تائیدش کرد

ثالث عشر — جناب مولوی ذوالفقار علی صاحب تحریک انسلک

۱۷۷ — جناب منشی نیاز حسین صاحب ساکن ضلع بدوہم

بزمہ اراکین مجلس نمود

جناب مبشر الخٹاں مولوی سید ابو الحسن صاحب تائیدش کرد

رابع عشر — جناب مولوی محمد شاہ صاحب تحریک انسلک

۱۷۸ — جناب میر سید علی صاحب ساکن کلنڈہ

بزمہ اراکین مجلس نمود

جناب محمود الدولہ بہادر تائیدش کرد

خامس عشر — جناب سکریٹری قضاۃ خط جناب مولوی ذبیر الدین محمد

خان بہادر اعلیٰ صدر امین ہوگلی یکی از اراکین غیر حضوری مجلس متضمن تحریک

انسلک حضرات مفصل الدیل بزمہ اراکین مجلس قرأت کرد

۱۷۹ — جناب مولوي سيد سخاوت حسين خان بهادر } جميع عدالت مرافعة
مطالبات خفيفة پنده

۱۸۰ — جناب مولوي محمد فيض الله خان بهادر } تيديوتي مجسٹريت
جسر

۱۸۱ — جناب مولوي سيد سخاوت حسين خان صاحب صدر امين هوگلي

۱۸۲ — جناب مولوي كاظم حسين خان صاحب صدر امين نواكھالي

۱۸۳ — جناب منشي محمد تقی صاحب ساکن هوگلي

عالي جناب مولوي حافظ عجيب احمد صاحب تائيدش کرد ،

✓ ۷ — جناب لسان السلطان محمود الدوله بهادر پارسي تحريري در بيان علم

معاني مشتمل بر شرح مفسدات معنويه رنگ تسطير بستنه خودش جناب

لسان السلطان ممدوح بفصاحت و طلاقتي که شاید و بايد قرأت کرد ،

بعد اخذنام قرأت عالي جناب قاضي عبد الباري صاحب برخاست و تحريك کرد

که شکرية نکاشتن و خواندن اين تحرير خوب و مرغوب از طرف مجلس جناب

لسان السلطان برگزارده شود ،

جناب خواجه ميرن جان صاحب تائيدش کرد و باتفاق سائر اراکين حاضر

همچنان بعمل آمد ،

✓ ۸ — جناب مولوي شاه عبد الحق صاحب تحريري بار سي بجواب رساله

تحفة الموحدين مصنفه راجه رام موهن راي متوفی نکاشته خودش مولوي صاحب

ممدوح قرأت کرد ،

بعد اخذنام قرأت عالي جناب مولوي حافظ عجيب احمد صاحب برخاست

و تحريك کرد ، که شکرية زحمت نکاشتن و خواندن اين تحرير معقول از طرف مجلس

جناب مولوي صاحب مودلی گردن ،

(۱۲.)

عالی جناب قاضی عبد الباری صاحب تائیدش کرد و بانفاق سائر اراکین حاضر
همچنان قوار یافت ،

بلاخر بتحریر جناب مولوی سید قمر الدین صاحب شکریه از طرف مجلس
بعالی جناب مدر برگزیده شد و جلسه برخاست ،

مجموع و جیه

مدر

کتابخانه ————— تا التلا
} ۱۰ شهر جمادی الاول سنه ۱۲۸۱ هـ
مطابق ۱۲ ماه اکتوبر سنه ۱۸۶۴ ع

نمبر ۵

رویداد

پنجمین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ
کلکتہ

بابت شہر جمادی الاول

سال دوم

منعقد ۳۰ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ھ - اول ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع

کلکتہ

در مطبع پبلیشٹ مشن پریس مطبوع گردید

رویداد

پنجمین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

بابت شہر جمادی الاول

سال دوم

۳۰ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ ھ - اول ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ ع روز سہ شنبہ
ساعت ہشت مسائی پنجمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ بابت
شہر جمادی الاول سال دوم بخانہ جناب مولوی عبد الطیف خان بہادر سکریٹری مجلس
حسن انعقاد یافت ، اکثرے از حضرات اراکین حضوری و جمعی از حضرات غیر اراکین
کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری مجلس مدعو شدہ ہرند تشریف آوردند ،
عالی جناب مولوی محمد وجیہ صاحب صدر مجلس برکرسی صدارت جالس فرمود ،
| — نخستین جناب سکریٹری برخاست و رویداد چارمین ماہانہ جلسہ بابت
شہر ربیع الثانی سال دوم منعقدہ ۱۰ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ ھ قرائت کرد ؛

رویداد مذکور منظور و داخل سررشتہ شد ؛

۴ — نیز جناب سکریٹری اطلاع اینمعهنی در داد کہ حضراتیکہ تجویز انسلایک ایشان بمانہ جلسہ گذشتہ بروی کار آمدہ تجویز تقرر آنها حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط محکول بارباب کمیٹی انتظامی شدہ بود اسماء سائر ایشان باجلاس کمیٹی انتظامی منعقدہ ۲۱ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ هـ در پیش شد و بتجویز کمیٹی ہمہ شان بزمروہ اراکین مجلس داخل شدند ؛

۵ — نیز جناب سکریٹری اطلاع اینمعهنی در داد کہ بر حسب آنچه بہ نخستین سالانہ جلسہ مجلس ہذا بحضورات ارباب کمیٹی انتظامی ایما شدہ بود ، کہ حضرات ایشان قواعد اجرای کار خود را بموجب دفعہ ۲۷ ضوابط مجلس مرتب و جاری کردہ بانجام کارہای مجلس شاغل باشند ، حضرات ایشان باجلاس خود شان منعقدہ ۲۸ شہر جمادی الاول قواعد مذکورہ را مرتب فرمودہ مفت تنفیذش بخشیدند ،

۶ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضرات مفصل الذیل وجہ عطیات تائیدی مذکورہ مکاتب اسماء ایشان بخدمت وے فرستادہ اند ،

روپیہ

۱۵۰	{	جناب رفعت ماب شاہزادہ محمد انور شاہ صاحب
۵۰		از خاندان میسوریہ
۱۰۰		جناب رفعت ماب شاہزادہ محمد فیروز شاہ صاحب
		جناب رفعت ماب شاہزادہ محمد بہرام شاہ صاحب
۵۰	{	جناب حاجی یسین خان صاحب رسالہ دار بہادر
۱۰		از اراکین مجلس
		جناب مولوی واحد اللہ صاحب

عالیجناب قاضی عبد الباری صاحب نائب صدر مجلس برخواست و تحریر کرد که شکریه سائر حضرات ایشان در خصوص فرستادن این عطیات تائیدی خصوصاً شکریه مذمت پذیرانه حضرات شاهزادگان بلند مکان که حضرات ایشان محض از رهگذر قدر دانی ها بار سال عطیات خودها توجهات خاص خودشان بتائید و اعانت این مجلس مبدول داشته اند از طرف مجلس مودی گردد؛

جناب مولوی دلیل الدین احمد خان بهادر تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت؛

۵ — بعد ازان تحریرات مرقوم الذیل در خصوص تقرر اراکین جدید بر روی کار آمد و بعد تائید موبدان و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسه حسب دفعه ۸ هشتم ضوابط تجویز آن تحریرات محمول بار باب کمیته انتظامی شد؛

اولا — جناب سکرتری تحریر کرد که حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس داخل کرده شوند؛

۱۸۶ — جناب شاهزاده محمد قیصر صاحب
 ۱۸۵ — جناب صاحبزاده محمد روشن اختر صاحب } از خاندان میسوریه

۱۸۶ — جناب حاجی میر محمد تقی جواهری صاحب ساکن ضلع پورنیة

۱۸۷ — جناب مولوی محمد اعلم صاحب } منصف مقام رانچی
 ضلع لوهاردگا

۱۸۸ — جناب مولوی عبد الصمد احمد صاحب } منصف چوکی
 محمد پور ضلع بردوان

۱۸۹ — جناب مولوی مدیق احمد صاحب } منصف چوکی
 راندها دگر ضلع بانڈه

۱۹۰ — جناب مولوی نواب جان صاحب ساکن کاکمته

۱۹۱ — جناب مولوي نجف علي خان صاحب ساکن مرشد آباد

۱۹۲ — جناب مولوي محمد اظہار الدین صاحب ساکن باقر گنج

جناب نواب سید علی احمد خان صاحب تائیدش کرد ،

ثانیاً — جناب مولوي دلیل الدین احمد خان بہادر تحریر کرد کہ حضرات

مفصل الذیل بزمرو اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

۱۹۳ — جناب مولوي عبد الجبار خان بہادر ڈیپوٹی میسٹریٹ پٹنہ

۱۹۴ — جناب مولوي الہ دین خان صاحب } ڈیپوٹی انسپکٹر اسکولہ
ضاح فرید پور

جناب صاحبزادہ احمد علی خان صاحب تائیدش کرد ،

ثالثاً — جناب سکریٹری قطعہ خط جناب مولوي ذبیر الدین محمد خان بہادر

اعلیٰ صدر امین ہونہا یکی از اراکین غیر حضوری مجلس متضمن تحریرک انسلک ،

۱۹۵ — جناب مولوي ارادت عاقي خان بہادر اعلیٰ صدر امین شاہ آباد

بزمرو اراکین مجلس قرأت کرد ؛

عالی جناب صدر مجلس تائید این تحریرک فرمود ؛

وایضا — نیز جناب سکریٹری قطعہ خط جناب مولوي سید امدان عاقي خان بہادر

اعلیٰ صدر امین مظفر پور متضمن تحریرک انسلک ،

۱۹۶ — جناب مولوي سید امیر حسن خان بہادر ڈیپوٹی میسٹریٹ ونگیر

بزمرو اراکین مجلس قرأت کرد ،

جناب مولوي احمد صاحب تائیدش کرد ،

خامساً — جناب مولوي سید آل احمد صاحب تحریرک انسلک حضرات

مفصل الذیل بزمرو اراکین مجلس نہود ؛

۱۹۷ — جناب سید عاقي خان صاحب ساکن سونگپور

- ۱۹۸ — جناب شاه مہدی حسین صاحب ساکن مونگیر
جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب تائیدش کرد ،
سادہ سہ — جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تحریک انسلای حضرات
مفصل الذیل بزمرہٴ اراکین مجلس نمود ،
- ۱۹۹ — جناب مولوی دلور حسین صاحب ساکن کلکتہ
۲۰۰ — جناب مولوی آقا محمد مہدی صاحب ساکن ایضا
جناب مولوی عباس علی خان صاحب تائیدش کرد ،
سادہ سہ — جناب مولوی انور الدین احمد خان بہادر تحریک انسلای ،
۲۰۱ — جناب مولوی امیر الدین حسن صاحب ساکن باقر گنج
بزمرہٴ اراکین مجلس نمود
جناب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب تائیدش کرد ،
سادہ سہ — جناب مولوی ذوالفقار علی صاحب تحریک انسلای ،
۲۰۲ — جناب مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن کلکتہ
بزمرہٴ اراکین مجلس نمود ،
عالیجناب قاضی عبد الباری صاحب تائیدش فرمود ،
سادہ سہ — جناب مولوی سید ریاضت اللہ صاحب تحریک انسلای
۲۰۳ — جناب حاجی عالی رضا حسین صاحب ساکن کلکتہ
بزمرہٴ اراکین مجلس نمود
جناب مولوی امیر الدین محمد صاحب تائیدش کرد
۴ — جناب صاحبزادہ عبد العزیز خان صاحب ساکن برہائی یکی از اراکین
غیر حضوری مجلس کہ درین روزها بتقریدی وارد این شہر می باشد برخاست وارد و
تجربہ بشرح بعض آیات قرآنی مشعر پیشین گوئی مصدر فقرات چند پارسی

کہ از ہر فقرہ بحساب جمل سال تاسیس بذای این مجلس شریف ۵۰ سنہ ۱۲۸۱ھ چری
است بلانقص و زیادت می برآید قرأت فرمود

این است آن فقرات

۱ — حالا بیاوری طالع سعید خو مینامم

۱۲۸۱ھ

۲ — و اینک سر دعوی ہائے مبالغت می افزام

۱۲۸۱ھ

۳ — کہ در بندر کاکتہ و ارسیدم

۱۲۸۱ھ

۴ — و در اینجا شریک بزم اسلامیہ بگردیدم

۱۲۸۱ھ

۵ — خوشا این مجلس سعید

۱۲۸۱ھ

۶ — و فرخا انجمن میمون و محمود

۱۲۸۱ھ

۷ — کہ جائے نزہت الالی ہنر پودہ است

۱۲۸۱ھ

۸ — و باب الانبساط بروائے الالی بزم کشودہ است

۱۲۸۱ھ

۹۔ — مجمع فرزانگان باہنراست ،

۱۲۸۱ھ

۱۰۔ — و از سایر جلسہا و محفلہا نو آیین تر

۱۲۸۱ھ

۱۱۔ — بازار است مملو از نفایس جنس معانی ،

۱۲۸۱ھ

۱۲۔ — و گزاری است شحون بگاہای جادو زبانی ،

۱۲۸۱ھ

۱۳۔ — اہل خرد فراہم می آیند ،

۱۲۸۱ھ

۱۴۔ — و ازواق عامی میربایند ،

۱۲۸۱ھ

۱۵۔ — مطالب عامیہ مفیدہ عام زیب رقم می فرمایند ،

۱۲۸۱ھ

۱۶۔ — و بقراءت آن مطالبہا فادہ مجلس بھی نمایند ،

۱۲۸۱ھ

۱۷۔ — منافع انعماد این مجلس ببلاد نزدیک و دور رسید ،

۱۲۸۲ھ

۱۸۔ — و عالمی ازان مستفید و بہرہ یاب بگردید ،

۱۲۸۱ھ

۱۹ — مولانا محمد وجیہ صدر این بزم شریفہ والا

ھ ۱۲۸۱

۲۰ — واز مولوی عبداللطیف خان بنائے این انجمن زیبا

ھ ۱۲۸۱

۲۱ — نمبران جلسہ ہریکی یکتاے این زمانہ

ھ ۱۲۸۱

۲۲ — و مولوی عبداللطیف صاحب چون عطار و بین الکوالب دران میانہ

ھ ۱۲۸۱

۲۳ — شمول جلسہ شکر ایزد بجا آورده ام

ھ ۱۲۸۱

۲۴ — و فقرہا مبین اعداد سالہا رقم کردہ ام

ھ ۱۲۸۱

۲۵ — آہی ہرکات این مجلس دایم روز فزون باد

ھ ۱۲۸۱

۲۶ — بطنیل النبی الترشی و بآلہ الکرام الامجاد

ھ ۱۲۸۱

۲۷ — کاتبہا عبدالحق بیخ خان

ھ ۱۲۸۱

بعد اختتام قرأت این تحریر عالیجناب صدر مجلس بحریک فرمود که از طرف مجلس شکریه نکاشتن و قرأت این تحریر دلیلی بر این فقرات تاریخیه که از دلائل قاطعه و براین ساطعه کمال جودت و ذکاے فطری و تیز طبعی و بلند فکری راقم میباشد بجناب صاحبزاده عبدالعزیز خانصاحب برگزاده شود ،

عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب تائیدش فرمود و باتفاق سائر اراکین حاضر همچنان بعمل آمد ،

✓ ۷ — جناب مولوی عبید الله العبدی صاحب برخاست وارد و تحریری در بیان نبذی از مقدمات علم طبیعیات حسب تحقیقات حکماے با فرهنگ فرنگ قرأت نمود ،

بعد اختتام قرأت جناب مولوی سید آل احمد صاحب تحریک کرد که از طرف مجلس شکریه نکاشتن و خواندن این تحریر خوب و مرغوب بجناب مولوی عبید الله العبدی صاحب موردی گردد ،

جناب شامزاده نصیرالدین حیدر صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر همچنان بعمل آمد ،

✓ ۸ — جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب برخاست وارد و تحریری در بیان احوال یونانیان در اواسط زمان تمدن ایشان بانبذی از بیان مبارکه مدافعه آنها با ایرانیان و هزیمت ایران سپاه از دست اینان - قرأت کرد ،

بعد اختتام قرأت جناب مولوی وجه الله خان بهادر برخاست و تحریک کرد که شکریه نکاشتن و خواندن این تحریر پاکیزه و دلیلی بر بجناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب برگزاده شود ،

(۱۰)

جناب صاحبزادہ احمد علی خان بہادر تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر
ہمچنان بعمل آمد ،
بالآخر باداے شکریتہ بعالی جناب صدر جلسہ برخاست ؛

مکمل وجبیہ
صدر

کلیتہ - ثالثہ
۳۰ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ھ
اول ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع

رویداد

ششمین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ کلکتہ

بابت شهر جمادی الثانی

سال دوم

۲۸ شهر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ھ - ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع روز سہ شنبہ
ساعت ہشت مسائی ششمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ
بابت شهر جمادی الثانی سال دوم بخانہ جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر
سکریٹری مجلس حسن انعقاد یافت اکثری از حضرات اراکین حضوری و جمعی
از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری مجلس مدعو شدہ
بودند تشریف آوردند

عالیجناب قاضی عبد الباقی صاحب نائب صدر برکری صدارت جاوس فرمود

۱ — نخستین جناب سکریٹری برخاست و رویداد پنجمین ماہانہ جلسہ مجلس

بابت شهر جمادی الاول سال دوم منعقدہ ۳۰ شهر مذکور قرأت کرد

رویداد مذکور منظور و داخل سر رشته شد

۲ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضراتیکہ تحریریک
 ارسال ایشان بماهانہ جلسہ گذشتہ بر روی کار آمدہ تجویز تقرر آنها حسب دفعہ ۸
 ضوابط مجلس محمول بار باب کمیٹی انتظامی شدہ بود اسمائے سائر آنها باجلاس
 کمیٹی انتظامی منعقدہ ۲۲ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ ھ در پیش شد و بہ تجویز
 کمیٹی ہمہ شان بزمرد اراکین مجلس داخل شدند

۳ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضرات اہالی کمیٹی
 انتظامی باجلاس خود شان منعقدہ ۲۲ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ ھ حسب
 منشأ دفعہ ۳۱ ضوابط مجلس ارجملہ تحریرات خواندہ شدہ بجلسات سال
 اول مجلس ہذا (۱۳) تحریرات را براے طبع و تقسیم آن بر سائر حضرات اراکین
 حضوری و غیر حضوری منتخب کردہ حکم طبع آن دادہ اند

۴ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضرات
 مفصل الذیل وجہ عطیات تائبہ مندرجہ معاذی اسمائے ایشان بخدومت و
 فرستادہ اند

روپیہ

۲۰۰ { جناب خواجه عبدالغنی صاحب رئیس دہا کہ
 یکی اراکین غیر حضوری مجلس

۲۵ { جناب میرزا محمد صاحب ساکن نلکنہ
 یکی از اراکین حضوری مجلس

عالیجناب حافظ عجیب احمد صاحب نائب صدر برخواست و تحریر کرد که شکریه حضرات ایشان در خصوص فرستادن این عطیات تائیدی از طرف مجلس مودعی گردد ،

جناب مولوی عباس علی خان صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت

۵ — بیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد که عالیجناب مولوی محمد و جید صاحب صدر مجلس بذبح نسخہ کتاب - دفع الثر و ر فی مسائل الذرور - و پدیج نسخہ کتاب - ارشاد الرشاد فی فضل المیلاد - از تصنیفات خودش حضرت صدر ممدوح برسم ہدیہ درین مجلس فرستادہ است ،

عالیجناب صدر جلسہ امشبہ برخواست و تحریر کرد کہ شکر یہ فرستادن این کتاب ہاے فوائد انتساب با غایت منت پذیر ہا بعالیجناب صدر مجلس برگذار دہ شود ،

جناب لسان السلطان محمود الدولہ منشی صفدر علی خان بہادر تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۶ — بیز جناب سکریٹری بحضور صدر و جماعہ برگذار کہ درین نزدیکی بعض حضرات از رؤسای مصلحات خطوط باستفسار فوائد و منافع ذاتیہ حضرات آنها بداخل شدنہا بزمرد اراکین غیر حضوری این مجلس پیش خاکسار شرف ارسال داشتہ اند و خاکسار جواب آنها نگاشتہ است و غالباً بدان جوابها تنفی حضرات ایشان نیز شدہ باشد مگر چون احتمال است کہ همچنین خدشات و شبہات بدل حضرات دیگر از رؤسای مقامات آخر نیز خطور کند و حضرات آنها نیز همچنین سوالات و استفسارہا نمایند و آنوقت مذکورہا جواب ہر یکی از حضرات ایشان بشرح فوائد و منافع مستفسرہ آنها کہ فی المثل اگر بمحض ایجاز و اختصار ہم نگاشتہ شود کم از رسالہ فراہم

نیاید نکاشتن خیلی دشوار و مشکل گردیدنی است لهذا خاکسار چنان مستحسن میداد که مختصری از جلائل فوائد و اعلا ظم منافع آن بقلم ایجاز رقم کرده درج رویداد یکی از ماهانه جلسات مجلس هذا نموده شود تا بذریعۀ آن هریکی از حضرات مفصلات را علی وجه الکمال بر فوائد و منافع ذاتیۀ حضرات آنها بدخل شدن بزمرة اراکین غیر حضوری این مجلس وقوف کلی و آگاهی تام حاصل آید نظر بران خاکسار تحریک میکند که ندی از فوائد و منافع ذاتیۀ حضرات ساکن و قاطن مفصلات بدخل شدن بزمرة اراکین غیر حضوری این مجلس برویداد همین جلسه امشبۀ دخیل کرده شود ، عالیجناب صدر جلسه ارشاد کرد که البته در هچو صورتی که جناب سکرتری اطلاعش کرد اندراج بعض فوائد جلیله و عواید نبیلۀ انسلاک حضرات ساکن و قاطن مفصلات بزمرة اراکین غیر حضوری این مجلس که بذات خاص حضرات آنها عاید شدنی است یکی از رویداد های ماهانه جلسات مجلس خیاء احسن و ضروریست اما بدانست حقیر چنان مستحسن میدماید که بجای آنکه آن مضامین فوائد انین را درج رویداد همین جلسه امشبۀ نموده شود بحضرات اهالی کمیته انتظامی مجلس محمول داشته آید که حضرات ایشان باجلاس معمولی آیند لاخود شان ندی از اہم فوائد و اعظم عوائد ذاتیۀ حضرات مفصلات بانسلاک ایشان بزمرة اراکین غیر حضوری این مجلس که برای تشفی حضرات مفصلات بدانست حضرات ایشان کافی و رافی متصور شود بر نگاشته آن مسوده را مع رپورت خود ها بمآهانه جلسه آیندۀ در پیش کنند و آنگاه حکم اندراجنش برویداد آن جلسه حسب تجویز حضرات اراکین حاضر جلسه شرف صدور یا بد ، لاجرم این اضعف العباد چنان قرین صواب مسی انکار که خدمت سکرتری ترمیم تحریک خودش برطبق آنچه گفته شد فرماید ، جناب سکرتری بخوشنودی تمام ترمیم تحریک مذکور بر حسب فرمودۀ جناب صدر جلسه نمود ،

جناب لسان السلطان محمود الدوله بهادر تائید این تحریک قریم یافتند جناب سکریٹری کرد و باتفاق سایر اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۷ — بعد ازان تحریکات مرقوم الذیل در خصوص تقرر اراکین جدید بروی کار آمد و بعد تائید مویدان و اتفاق سایر اراکین حاضر جلسہ حسب دفعہ ۸ ہستم ضوابط مجلس تجویز آن تحریکات محمول بار باب کمیٹی انتظامی شد ؛
اولا — جناب سکریٹری تحریک کرد کہ حضرات مفصل الذیل بمزمرہ اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

۲۰۴ — جناب مولوی سید احمد بخش خان بہادر اعلیٰ مدارمین سلامت

۲۰۵ — جناب خواجہ عبدالرحیم صاحب ساکن دہاکہ

۲۰۶ — جناب خواجہ احمد حسین صاحب ساکن ایضا

۲۰۷ — جناب خواجہ عبدالغفار صاحب ساکن ایضا

۲۰۸ — جناب خواجہ مدرالدین صاحب ساکن ایضا

۲۰۹ — جناب مولوی سید علی اجمل حسین صاحب } منصف بہادر گنج
 ضاح پورنبہ

۲۱۰ — جناب مولوی محمد عبداللطیف صاحب } منصف سلما
 ضاح پورنبہ

۲۱۱ — جناب ہمنشین الدولہ بہادر ساکن کاکتہ

۲۱۲ — جناب سید عباس بہادر ساکن ایضا

۲۱۳ — جناب ناخدا خان محمد دھرمسی صاحب ساکن ایضا

جناب منشی لطافت حسین صاحب تائید ش کرد ،

ثانیاً — جناب لسان السلطان محمود الدولہ بہادر تحریک کرد کہ حضرات مفصل الذیل بمزمرہ اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

۲۱۴ — جناب مصلح السلطان انجم الدوله بهادر ساکن کاکتہ

۲۱۵ — جناب مولوي ميرزا محمد صاحب ساکن ایضا

۲۱۶ — جناب سيد علي رضا صاحب ساکن ایضا

۲۱۷ جناب مير واجد حسين صاحب ساکن ایضا

جناب مولوي محمد عبدالرزاق صاحب تائيدش کرد ،

تالش — جناب مولوي ابوالقاسم عبدالکريم صاحب تکريلک انسلاک حضرات

مفصل الذيل بزمرة اراکين مجلس نمود ؛

۲۱۸ — جناب مولوي عبید اللہ خان بهادر } کابڈوئي مجسٹريٹ
ضلع جسر

۲۱۹ — جناب مولوي عبد الرحيم صاحب } منصف گوند واره
ضلع پورنيہ

۲۲۰ — جناب مولوي اکرام رسول صاحب ساکن ميدني پور

۲۲۱ — جناب منشي سيد ربا ست حسين صاحب ساکن ایضا

۲۲۲ — جناب منشي مصلح الدين محمد صاحب ساکن ميدني پور

جناب مبشر الحاقان مولوي سيد ابوالحسن صاحب تائيدش کرد ،

وابعد — جناب مبر سيد علي صاحب تکريلک انسلاک ؛

۲۲۳ — جناب سيد علي اکبر صاحب ساکن ککته

بزمرة اراکين مجلس نمود ،

جناب ميرزا احمد بيگ صاحب تائيدش کرد ،

۸ — جناب مولوي دليل الدين احمد خان بهادر برخاست و اردو تکريري ✓

در بيان بسا رسوم قبيکه پيشين زمان اين مملکت هندوستان که بحسن انتظام سلطنت

انگليسيه اربن مملکت مرتفع گرديدند - نگاشته جناب مولوي نجف علي صاحب يکی از

اراکین غیر حضوری مجلس که ببعض خدمات جلیله سرکار عالی جناب معالی القاب نواب ناظم بدگاله مامور است - قرأت کرد ،

بعد اختتام قرأت جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب برخاست و تحریر کرد که شکریه نکاشتن این تحریر مملو از معلومات غریبه بجناب راقم تحریر قلمبند شده داخل سر رشته مجلس باشد ،

جناب مولوی نواب جان صاحب تائیدش کرد و بالاتفاق همچنان قرار یافت ،
 ۹ — جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب برخاست و پارسی تحریری در بیان امراض و بایه از اسباب و بواعث و اعراض و لوازم آن نکاشته ملک تحقیق سالک جناب شفاء الدوله حکیم سید افضل علی خان بهادر ساکن فیض آباد با مختصر عبارت تمهیدی نکاشته خودش مولوی صاحب موصوف - بمعرض قرأت در آورد ،
 بعد اختتام قرأت جناب مولوی سید محمد حسین صاحب برخاست ، و تحریر کرد که شکریه نکاشتن این تحریر مملو از فوائد جلیله بجناب راقم تحریر قلمبند شده داخل سر رشته مجلس باشد ،

جناب مولوی انورالدین احمد خان بهادر تائیدش کرد و بالاتفاق همچنان قرار یافت ،
 بالا خربادای شکریه معالی جناب صدر جلسه - جاسه برخاست ،

محمد الباری
 صدر جلسه

{ کلمه ————— تالنتلا
 { ۲۸ شهر جمادی الثانی سنه ۱۲۸۱ هـ

نمبر ۷

رویداد

هفتمین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

کلکتہ

بابت شہر رجب المرجب

سال دوم

منعقد ۳۰ سی ام شہر رجب المرجب سنہ ۱۲۸۱ھ = ۳۰ مالا قسیمبر سنہ ۱۸۶۴ع

کلکتہ

در مطبع بہتہ مشن پریس مطبوع گردید

وروداد

هفتمین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

بابت شهر رجب المرجب

سال دوم



۳۰ سی ام شهر رجب المرجب سنہ ۱۲۸۱ھ - ۳۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۳ ع
روز جمعہ ساعت هفت و نیم مسائے هفتمین ماهانه جلسه اسلامی مجلس مذاکره
علمیہ کا مکہ بابت شهر رجب المرجب سال دوم بخانہ جذاب مولوی عبد اللطیف
خان بہادر سکریٹری مجلس حسن انعقاد یافت ، اکثری از حضرات اراکین حضوری
مجلس و جمعی از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری
مجلس مدعو شدہ بودند تشریف آوردند ،

عالیجناب قاضی عبدالباری صاحب نائب مدر بر کر سی مدارت جلوس فرمود ،

۱ — نخستین جذاب سکریٹری برخاست و وروداد ششمین ماهانه جلسه بابت

شهر جمادی الثانی سال دوم منعقدہ ۲۸ شهر مذکور قرأت کرد ؛

وروداد مذکور منظور و داخل سر رشته شد ،

۲ — نیز جناب سکریٹری اطلاع ایندہ معنی در داد کہ حضراتیکہ تحریر یک ارسال آندا بزمرو اراکین مجلس بماندہ جاسہ گذشتہ بر روی کار آمدہ تجویز نقرہ آنہا حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط مجلس محول بارتاب کمیٹی انتظامی شدہ ہوں اسماء سائر آندا باجلاس کمیٹی انتظامی منعقدہ ۲۴ شہر رجب المرجب ۱۴۰۰ ہونہ حضور ارباب کمیٹی در پاش شد و تجویز حضرات ایشان ہمہ شان بزمرو اراکین مجلس داخل شدند ،

۳ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضرات اہالی کمیٹی انتظامی علاوہ تحریرات سیزدہ گانہ از جملہ تحریرات خواندہ شدہ بجاسات سال اول کہ باجلاس خودشان منعقدہ ۲۲ شہر جمادی الثانی برائے طبع و تقسیم حسب دفعہ ۳۱ ضوابط مجلس منتخب فرمودہ بودند یک تحریر دیگر از جملہ همان تحریرات خواندہ شدہ بجاسات سال اول کہ خیلی مفید و در خور طبعش دیند باجلاس خود شان منعقدہ ۲۴ شہر رجب المرجب برائے طبع و تقسیم حسب دفعہ ۳۱ ضوابط منتخب فرمودہ اند و حالا عدد تحریرات منتخب شدہ بغرض طبع و تقسیم بچہارہ ۱۴ رسید ،

۴ — نیز جناب سکریٹری قطعہ رپورٹ مذکورہ ذیل مع مسودہ مضامین قوار یافتہ کمیٹی انتظامی بشرح نبدی از اہم فوائد و اعظم عوائد حضرات ساکنین و قاطنین امکہ و اطلاع مفصلات بداخل شدن آندا بزمرو اراکین این مجلس در پیش و قرأت کرد و مسودہ مذکور بعد الحاق یکد و مضامین ضروری دیگر باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ منظور شد و قرار بانمت کہ آنرا درج روہاد ہذا نمودہ شود ،

(این است آن رپورٹ)

ریپورت سکریٹری اسلامی مجلس مذاکرہ عالمیہ

کلیکتہ حسب الحکم اہالی کمیٹی انتظامی مجلس

مذکورہ

انچہ بر حسب قرار داد ۶ ششم ششمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ عالمیہ منعقدہ ۲۸ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ھ باہالی کمیٹی انتظامی مجلس موصوف محول شدہ ہوں کہ حضرات ایشان مسودہ بدرج نبذی از اہم فوائد و اعظم عوائد حضرات مفصلات بداخل شدن آنها بزمروہ اراکین این مجلس نگاشتنہ شامل ریپورت خود شان بہفتمین ماہانہ جلسہ بابت شہر رجب المرجب درپیش گذند بر طبق آن حضرات ایشان باجلاس کمیٹی منعقدہ ۲۴ شہر رجب المرجب سنہ روان نبذی ازان فوائد کہ بدنسبت حضرات شان کافی و وافی است قرار دادہ بخاکسار حکم فرمودند کہ خاکسار مسودہ بدرج آن مضامین قرار یافتہ درست کردہ شامل ریپورت دستخطی خود در جلسہ امتیہ درپیش گذد بروفق آن خاکسار مسودہ بدرج مضامین مذکورہ درست کردہ شامل ریپورت ہذا درپیش میکند۔

الاقل النکیف

عبد اللطیف

سکریٹری

کلیکتہ ————— تالیلا
۲۸ - شہر رجب المرجب سنہ ۱۲۸۱ھ

(این است آن مسودہ منظور شدہ)

از اعظم فوائد و اہم عوائد حضرات ساکدین و قاطدین امکنہ و اضلاع مفصلات بداخل شدن بزمروہ اراکین این مجلس یکی این است کہ حضرات ایشان در زمروہ تأیید و اعانت گذند گان و ترقی خواہان این مجلس مذاکرہ عالمیہ کہ بنایش

محض بغرض ترقی و افزایش علم و دانش بطبقهٔ علمیه اسلامیہ انداخته شده است محسوب خواهند شد - و ایندفعه باعث نیکونامی ایشان چه نزدیک حکام عظام و چه نزدیک عامهٔ انام علی الخصوص نزد حضرات اهل اسلام شدنیست و این چندان فائدهٔ است که هم بذات خاص ایشان عائد شدنیست و هم مفید حال مجلس گردیدنی اما اول پس مذکور شد و ثانی این است که حضرات اراکین حضوری مجلس را که از سکنهٔ دارالامارت کاکته هستند ارشومت ایننان تقویته تمامتر در امضای سعی و کوشش خود شان بترقی بخشی امور این مجلس حاصل شدنی است و خود این حضرات مفاصل را نیز بعد داخل شدن بزمهٔ اراکین غیر حضوری همواره لحاظ و خیال بقا و ترقی افزائی این مجلس برد نی

دوم|اینکه — این حضرات مفاصل را بدخل شدن بزمهٔ اراکین این مجلس یک رابطهٔ مشارکت و معاونت در امور ترقی بخشی علم و دانش با سائر اراکین حضوری ساکن و قاطن دارالامات کاکته و نیز اراکین غیر حضوری ساکن و قاطن اماکن مختلفه دیگر حاصل شدنیست ؛

سوم|اینکه — یک نسخهٔ جماعهٔ تحریرات خوانده شده بماهانه جلسات این مجلس که بر حسب تجویز اراکین کمیتهٔ انتظامی محض بغرض تقسیم نمودن بر اراکین مجلس بکلیهٔ طبع محالی خواهد گردید بلا قیمت بهریکی از حضرات ایننان خواهد رسید و این همه تحریرات بقضون مختلفه از علوم دینی و دنیویہ اسلامیہ و علوم و فنون جدید و تازه اختراعات حضرات انگلیسیه و جز آن خواهد بود ،

چهارم|اینکه — حضرات ایشان را بتدریج داخل شدن بزمهٔ اراکین این مجلس موقع خوب و معقول برای اظهار علم و دانش و معلومات و تجربیات خود شان بغرض افادہ دیگران بنوشتن تحریرات و فرستادن آنها از برای خوانده شدن بجلسات این مجلس بدست خواهد آمد و آن تحریرات بشروط پسند ارباب کمیتهٔ انتظامی بمعرض

طبع در آمده بر سائر اراکین ساکن و قاطن اماکن مختلفه تقسیم خواهد شد و بدینوسیله جمیع جوهر قابلیت آنرا که ساکن و قاطن اقصای بنگاله - که عبارت از حصه شرقیه مملکت هندی باشد - می باشند بر سائر قاطنین مملکت هندی ظاهر خواهد گردید و همچنین جوهر قابلیت ساکنان و قاطنان اقصای جاذب غریبه مملکت هندی بدریعه تحریرات فوائد سمات آنها بحضورات اهل بنگاله واضح و مدکشف خواهد گردید و قس علی هذا و این چنان منفعتی است که حالا در سرتاسر مملکت هند هیچ سبیلی دیگر برای حصول این غرض اهم و اعظم بجز انسلک این مجلس موجود نمی باشد ، اگر کسی بگوید که بدریعه تصنیف و تالیف و طبع و تقسیم آن نیز این غرض حاصل شدن میتواند بجوابش میگوئیم که اول در طبع و تقسیم تصنیفات و تالیفات بخرج خاص شخص واحد مبالغ خطیر صرف شده نیست و اینجا باده همین شش رو پده سالانه با بت وجه توجیه مجلس کاریکه بمبالغ خطیر بر نیاید بحسن و خوبی تمام انجام و انصرام خواهد یافت و باز اگر کسی بخرج مبالغ خطیر کتابی از تصنیفات و تالیفات خودش طبع کذائیده بلا قیمت بتقسیم آن پردازد درین صورت هم جز بامان قرب و جواروی و اثر با حباب و معارف می نمیتواند رسید چنانچه این معنی ظاهر است که بسا کتب و رسائل مفیده در علوم و فنون مختلفه در اضلاع بنگاله طبع میشوند و نسخه هم از آن کتابها با طراف هند نمی رسد و همچنان از انڈر کتب مطبوعه آن طرف دیار اینجا خبری هم نمی رسد و اینجا بضرورت پابندی سلسله ضوابط بسایر اکتاف و اطراف هند بتمامی مقامات که اراکین مجلس برده باشند گو بغایت قصوی هم باشد فرستادن و تقسیم کردن ضرور خواهد شد

پنجم اینککه - چنانکه مذمت مذکور الیه در بذات خاص حضرات ایشان حاصل خواهد شد همچنان برای احباب و معارف ایشان نیز بدریعه ایشان حاصل شدنی است یعنی آنچنان احباب و معارف ایشان که لیاقت و قابلیت نگاشتن تحریرات

خوب و مرغوب داشته باشند و بوجه من الوجوه خواهش انسلاک زمرهٔ اراکین مجلس نداشته یا خود استطاعت آن نداشته باشند جوهر قابلیت آنها نیز بذریعہٗ تحریرات آنها که بواسطهٗ حضرات ایشان می تواند رسید ظاهر خواهد گردید و آن تحریرات هم بعینه همچو تحریرات نگاشتهٗ خود شان بمعرض قرائت و بشرط پسند ارباب کمیتهٗ بمعرض طبع خواهد درآمد و این منفعت نیز همچو منفعت مذکورهٗ دفعهٗ اول ذو جهتین است که هم بذات حضرات مفاصل داخل زمرهٔ اراکین مجلس عائد شدیدی است و هم مفید حال مجلس گردید نیاید - اما اول همین ظهور جوهر قابلیت احباب و معارف آنها بواسطهٗ ایشان - و ثانی اینکه چون باکثرمقامات مفصل آنچنان مردم قابل و ذی استعداد موجود هستند که از ایشان تأییدات نمایان بذریعہٗ نگاشتن تحریرات خوب و مرغوب بدین مجلس عاید میتواند شد مگر بسبب اینکه خود حضرات ایشان برجوهاست مذکورهٗ الصدر داخل زمرهٔ اراکین مجلس نمیباشند و حضرات اراکین حضوری مجلس از حال اکثر آنها خبری ندارند هیچ منفعتی از ذات ایشان بمجلس نمی رسد پس این غرض بذریعہٗ اراکین غیر حضوری مجلس از حضرات مفاصل بخوبی و آسانی تمام حاصل خواهد شد ،

ششم اینکده — چون بهرگی را ازین حضرات مفاصل که زمرهٔ اراکین مجلس مدساک خواهند شد اتفاق تشریف آوردن بدین دار الامارت کلکته خواهد افتاد خدمت وی را بذریعہٗ شرکت این مجلس باجمعی کثیر از اراکین حضوری این مجلس از امرا و روسا و علما و عظاما بلا تکلف و بکسر و خوبی تمام ملاقات و تعرف حاصل خواهد شد و تا زمان قیام خدمت وی درین شهر هرگونه حقوق که اراکین حضوری را درین مجلس حاصل است خدمت وی را نیز حاصل خواهد بود ،

هفتم اینکده — چنانکه حضرات ایشان را بعد تشریف آوردن بدار الامارت کلکته بذریعہٗ شرکت این مجلس با جمعی کثیر از اراکین حضوری این مجلس از امرا و

رؤسا و علما و عظاما بلا تکلف و بحسن و خوبی تمام ملاقات و تعارف حاصل خواهد شد
همچنان بهر یکی از مقامات مفصلات که آنجا حضرات اراکین غیر حضوری مجلس
برده باشند ملاقات و تعارف هم با خود آنها بواسطه شرکت مجلس و هم با رؤسا
و عظامه دیگر آن مقامات بواسطه آنها بے تکلف و باسانی تمام حاصل
خواهد شد ، **انتهی**

۵ — نیز جناب سکریتری اطلاع اینمعهنی در داد که حضرات مفصل الذیل وجه
عطیات تائید می مذدرجه مکافی اسماء ایشان بخدمت وے فرستاده اند ،

روپیہ

۱۰۰	جناب نواب مہدی قلی خان صاحب ساکن المکتہ
۴۰	جناب داروغہ قاسم خان صاحب ساکن ایضا
۲۵	جناب حاجی عای رضا حسین صاحب ساکن ایضا
۲۵	جناب چودھری اکبر علی صاحب ساکن ضاع قہاکہ

۱۹۰۰

جناب حکیم آغا محمد صاحب برخاست و تحریر کرد کہ شکر یہ حضرات
ایشان در خصوص فرستادن این عطیات تائیدی از طرف مجلس مودی گردد ،
جناب مولوی موسی علی صاحب تائیدش کرد و با اتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ
همچنان قرار یافت ،

✓ ۶ — نیز جناب سکریتری اطلاع این معنی در داد کہ جناب مولوی محمد عبدالرؤف
صاحب ۵ پنج نسخہ کتاب تحفۃ الحاج و ۵ نسخہ دیگر از کتاب نکو و حیدی از
بہین تالیفات خودش مولوی صاحب موصوف برسم دیدہ درین مجلس فرستادہ است ،
جناب مولوی انور الدین احمد خان بہادر برخاست و تحریر کرد کہ شکر یہ
فرستادن این کتابها از طرف مجلس بجناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب مودی گردد ،

جناب مولوي بشارت علي صاحب تائيدش كرد و باتفاق سائر اراکين حاضر جلسه همچنان قرار يافت ،

✓ ۷ — نيز جناب سکرٲٲري اطلاع اين معني در داد که جناب مولوي عبيد الله العبيدي صاحب ه پنج نسخه کتاب طرة الزهاري سير الفلاسفة الکبار مولفۀ خودش

مولوي صاحب موصوف برسم هديه درين مجلس فرستاده است ،

جناب مولوي ذو الفقار علي صاحب برخاست و تحريك كرد که شکر يۀ فرستادن

اين کتابها بجناب مولوي عبيد الله العبيدي صاحب برگزار ده شود ،

جناب مولوي عبدالرحيم صاحب تائيدش كرد و باتفاق سائر اراکين حاضر جلسه

همچنان قرار يافت ،

۸ — بعد ازان تحريکات مرقوم الذيل درخصوص تقرر اراکين جديد بر روی کار

آمد و بعد تائيد موئيدان و اتفاق سائر اراکين حاضر جلسه حسب دفعۀ هشتم ضوابط

مجلس تکويز آن تحريکات مڪول بار باب کمیٲٲي انتظامي شد ،

اولاً — جناب سکرٲٲري تحريك كرد که حضرات مفصل الذيل بزمرة اراکين

مجلس داخل کرده شوند ،

۲۲۴ — جناب نواب سيد مهدي علي خان صاحب يکي از اقرباي

نظامت مرشد آباد ،

۲۲۵ — جناب قاضي رمضان علي صاحب ساکن چهپوره ،

۲۲۶ — جناب ناخدا محمد ابراهيم بن جوهر صاحب ساکن کلکته ،

۲۲۷ — جناب مولوي عبد القادر صاحب ساکن سلامت ،

۲۲۸ — جناب حکيم وصي احمد صاحب ساکن کلکته ،

۲۲۹ — جناب نواب ناظره ارباب علي خان بهادر ساکن مرشد آباد ،

۲۳۰ — جناب آفا محمد حسين شيرازي صاحب ساکن کلکته ،

- ۲۳۱ — جناب مرزا محمد حسین یزدی صاحب ساکن کلکته
- ۲۳۲ — جناب حکیم محمد مرزا صاحب ساکن حیدرآباد دکن
- ۲۳۳ — جناب منشی زہاد رحیم صاحب ساکن برون
- ۲۳۴ — جناب مولوی خادم علی صاحب ساکن ایضا
- ۲۳۵ — جناب منشی رئیس الدین احمد صاحب ساکن ایضا
- ۲۳۶ — جناب منشی سید حسین صاحب ساکن ایضا
- ۲۳۷ — جناب منشی تصدق حسین صاحب ساکن ایضا
- عالی جناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب تائیدش فرمود
- تائید — جناب نواب سید علی احمد خان بہادر تحریک انصاف
- ۲۳۸ — جناب نواب سید احمد رضا خان بہادر از خاندن چیت پور ہمزمرہ
- اراکین مجلس نمود
- جناب سکریتری تائیدش کرد
- ثالثاً — جناب مولوی ابو القاسم عبد الحکیم صاحب تحریک انصاف
- حضرات مفصل الذیل ہمزمرہ اراکین مجلس نمود
- ۲۳۹ — جناب حاجی مجید بخت صاحب ساکن سلمت
- ۲۴۰ — جناب منشی نادر حسین صاحب ساکن ضلع ۲۴ پرگنہ
- جناب شیخ قدرت اللہ صاحب تائیدش کرد
- رابعاً — جناب منشی کلیم الرحمن صاحب تحریک انصاف
- ۲۴۱ — جناب منشی خلیل الرحمن صاحب ساکن کلکته
- ہمزمرہ اراکین مجلس نمود
- جناب میرزا غلام رسول خان صاحب تائیدش کرد
- خامساً — جناب سکریتری قطعہ خط جناب مولوی سید امداد علی خان بہادر

اعلیٰ صدر امین ترمٹ یکی از اراکین غیر حضوری مجلس متضمن تحریرک انسلک
۲۴۲ — جناب مولوی سید علی حسین خان بہادر دہلوی مجسٹریٹ مونگیر

بزمہ اراکین مجلس قرأت کرد ،

جناب مولوی موسیٰ علی صاحب ٹائید این تحریرک کرد ،

۲۴۳ — نیز جناب سکریٹری قطعہ خط جناب مولوی امیر الدین محمد

صاحب ساکن دھاکہ یکی از اراکین غیر حضوری مجلس متضمن تحریرک انسلک

۲۴۴ — جناب چودھری اکبر علی صاحب ساکن دھاکہ

بزمہ اراکین مجلس قرأت کرد ،

جناب مولوی عباس علی خان صاحب ٹائید این تحریرک کرد ،

۲۴۵ — نیز جناب سکریٹری قطعہ خط جناب صاحبزادہ عبد العزیز خان

صاحب ساکن بریلی یکی از اراکین غیر حضوری مجلس متضمن تحریرک انسلک

۲۴۶ — جناب مولوی علی بخش خان صاحب صدر آمین فرخ آباد

بزمہ اراکین مجلس قرأت کرد ،

جناب مولوی ابو القاسم عبد الحکیم صاحب ٹائید این تحریرک کرد ،

✓ ۹ — جناب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب برخاست و پارسہ تحریری

در بیان مختصر احوال پاستانی زمان مملکت روم قدیم قرأت کرد ،

بعد اختتام قرأت جناب حکیم آقاسم صاحب برخاست و تحریرک کرد کہ شکرہ

نگاشتن و خواندن این تحریر خوب و مرغوب جناب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب

بر گزارہ شود ،

جناب مولوی شاہ لطافت حسین صاحب ٹائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر

جلسہ همچنان قرار یافت ،

✓ ۱۰ — جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب برخاست و پارسہ تحریری

در بیان بعض احوال شهر نزهت، بهر لذنن تتمه تحریر خودش قرائت کرده در یومین ماهانه جلسه سال دوم مجلس قرائت کرد،

بعد اختتام قرائت جناب نواب مهدی قلی خان صاحب برخاست و تشریف کرد که شکریه نگاشتن و خواندن این تحریر دلپذیر تحقیقی تدویر که در بیان احوال شهر لذنن گویا تصویر آن شهر کشیده است و آنچه خاکسار بهنگام سفر لذنن بچشم خود معاینه کرده بود همه آنرا دوباره از نظرم گزرا ندیده بجناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب برگزاره شود،

جناب مولوی عباس علی خان صاحب تأییدش کرد و باتفاق سایر اراکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت،

بالآخر بادای شکریه بجناب صدر جلسه - جلسه برخاست،

تذکره الیه اوری

صدر

کلیه - تالیفات
۳۳ شهر رجب المرجب سنه ۱۲۸۱ هـ

نمبر ۸

رویداد

هشتمین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ
کلکتہ

بابت شهر شعبان المعظم

سال دوم

منعقدہ ۲۷ شهر شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۱ھ - ۲۶ مالا جنوری سنہ ۱۸۶۵ع

کلکتہ

در مطابع بیتہ مشن پریس مطبوع گردید

رویداد

هشتمین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ کلکتہ

بابت شهر شعبان المعظم

سال دوم

۲۷ شهر شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۱ھ - ۲۹ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۵ع روز پنجشنبہ
ساعت ہشت مسائی ہشتمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ
بابت شهر شعبان المعظم سال دوم بخانہ جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر سکرٹری
مجلس حسن انعقاد یافت ، اکثری از حضرات اراکین حضوری مجلس و جمعی
از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکرٹری مجلس مدعو
شدہ بودند تشریف آوردند ،

عالمجناب قائمی عبد الباری صاحب ناڈب صدر بر کرسی صدارت جلوس فرمود ،

۱ — نخستین جناب سکرٹری برخاست و رویداد ہشتمین ماہانہ جلسہ

مجلس بابت شهر رجب المرجب سال دوم منعقدہ ۳۰ شهر مذکور قرأت کرد ،

رویداد مذکورہ منظور و داخل سررشتہ شد ،

۲ - بعد ازان جناب سکریٹری بحضور صدر و جماعہ برگزار - کہ حالاً پیش ازانکہ شروعی بکار ہاے دیگر نموده شود یک بشارت کثیر المباحثت بمسامع عالیہ حضرات سامی میسرانم؛ حضرات این چنان بشارتی است کہ اگر ما باداے مراسم مسرت و سرور و بہجت و حبورش انجمن ہا آرائیم و محفل ہا بسازیم ہرایذہ شمع ہم ازان مسرت جنائی و بہجت روح و روحانی نیاریم بنیاستگی و انمائیم و این بشارت نہ صرف بحضار این جلسہ میباید بلکہ بسائر اراکین حضوری و غیر حضوری این مجلس عالی لابل بکافہ اہل اسلام این کشور اعم و اشمل است فاما اراکین این مجلس را بتخصیص نازش برین مسرت و بہجت در خور و سزاوار تر میباید ، از براے انکہ حصول دولتی کہ خاکسار بشارت آن بمسامع عالیہ میسرانم از بہین نتائج و مہین ثمرات سعی و کوشش و معاونت و معاضدت متحدانہ ہمین حضرات اراکین مجلس ما بہ بنا انداختن و ترقی بر ترقی بخشیدن آن بغرض رونق افزائی و ترقی بخشی علم و دانش میانہ همقومان و ہمکیشان خود شان میباید و ہمانا حصول این دولت امری است کہ از برای این مجلس با برکت و سعادت از دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ استحكام بنیانش توان گفت ، اکنون بیش ازین حضرات را بترقب و انتظار نگذاشتہ نقاب احتجاب از روی شاهد مقصود می بردارم - فانسروا ایہا الجماعہ ، کہ آن بشارت این است ، کہ خاکسار عریضہ بحضور جناب نواب رفعت و منزلت ماب آنرل سیسل بیدن صاحب بہادر لغٹنٹ گورنر کشور ما بدرخواست ایمذعی کہ نواب محترم الیہ حامی و مربی این مجلس مذاکرہ علمیہ ما بشوند - ہرنگاشتہ بود کہ اینک جناب لغٹنٹ کرنل جیمس صاحب برائیوت سکریٹری نواب محترم الیہ حسب الحکم ہندگان ایشان قطعہ چہی بجواب آن بدین مضمون شرف ارقام فرمودہ است کہ - جناب نواب لغٹنٹ گورنر بہادر بمسرت و شان منافی ہاے تمام حامی و مربی شدن اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ را قبول ومنظور

فرموده بمن ارشاد کرد که بذریعه این چندی اطلاع این معنی بخدایت شما بدهم
حالا خاکسار آن افتخار نامه را بحضرات حاضرین در پیش میکنم و شکر و سپاس خداوند
کریم بجا می‌آرم که او تعالی جلّ شانه بمحض عنایات و الطاف خود سعی و کوشش
و محنت و مشقت این جزو ضعیف و انقص بندگان خود را که در بنا انداختن این
مجلس بجا آورده و نیز سعی و کوشش دلی و جد و جهد قلبی حضرات معارفین و
مدد گاران مرا در تشدید بنای این مجلس و الا بجائی رسانید و علاوه آنکه از برادران
و هم‌قومان خود اعانت و تأیید های نمایان یافته ایم و می‌یابیم اینک از چنین حاکم
اعظم و فرمان فرما بزرگ این کشور نیز بدین حمایت و اعانت مربیانه معزز
و ممتاز شدیم ؛

عالیجناب قاضی عبد الباری صاحب صدر جلسه امتیبه برخاست و فرمود که
که سخن این است - که آنچه جناب سکریدری در تقریر خود بر گزارده همه بمقابله
عظمت و جلال این مرحمت و مکرمت که بندگان جناب نواب لغت‌ذات گوربر ما
مارا و مجلس مارا بدان ممتاز فرموده است تمهیدی بیش نمی باشد و بیان نفس
الامری و شرح واقعی جلال و نبالت آن در حقیقت از حیطه امکان ما بیرون است
اکنون بر ما واجب است که قدر و منزلت این مرحمت و مکرمت را بشناسیم و آنرا
رهبر راه همت و حوصله خود ساخته در توسیع دائره مقاصد و مآرب خود ما بکوشیم
و ظاهر است که هرگاه ما این معنی را خیال خواهیم کرد که بزرگ فرمان فرما کشور ما
یعنی ناظم و منتظم جزو اعظم مملکت هدی - که عبارت از کشور بنگاله باشد - حامی
و مربی ما بامضای امور این مجلس می باشد ؛ همت و حوصله ما چه قدرها که
نخواهد افزود ، پس چون بازای هر عنایت و مرحمت شکر گذاری و سپاسداری واجب
است و ادای شکر موجب از دیان و افزایش نعمت ، لهذا بر ما واجب و لازم است
که از همه پیشتر در ادای شکر این نعمت عظمی و مرحمت کبری بقدر وسع و طافت

ولایت و قابلیت خود ما از دل و جان بکوشیم، و از اینجا است که خاکسار تحریر یک می کند که بار باب کمیته انتظامی مجلس محول گردد که حضرات ایشان عریضه باظهار سپاسداری و شکر گذاریها از طرف مجلس بعنوان شایسته و اسلوب بایسته نگاشته بحضور رافت معمور خدام سامی مقام جناب منزلت ماب نواب لغت‌نمت گورنر بهادر ابلاغ دارند.

جناب مولوی عباسعلی خان صاحب برخاست و بتائید تحریر مرقوم الفوق بر زبان راند، که از انداز که این هیج میوز (بدان اوان میمنت اقترا که جناب نواب لغت‌نمت گورنر بهادر ما بر کرسی این منصب بلند و پایگاه ارجمند شرف جالس تهذیب مانوس ارزانی داشت) بتقریب گذرانیدن تهذیب نامه از طرف ما مسلمان رعایای اطاعت گرای این جزو قلمرو انگاشته در ممالک هندیه بحضور رافت نشو و نواب محتشم‌الیه حاضر شده بود و ارشادات نواب محتشم‌الیه را بیاسخ تهذیب نامه ما مسلمانان بگوش خود شنوده یقین کلی داشتم (و یقین است که آن دیگران از عظمای اهل اسلام که بدان تقریب حاضر در درات محتشم‌الیه شده بودند همچو من یقین کلی داشتند و می دارند) که جناب محتشم‌الیه را توجه دای و تفقد قلبی بصلاح جوئی و فلاح اندیشی ما مسلمان رعایای پرستاران جناب قمر رقاب ملکه معظمه دامت سلطنتها ملی الخصوص باصلاح و ترقی سائر امور وابسته تعالیم و تعلم ما مسلمانان که اصل الاصول هر گونه رفاه و فلاح و ترقی و بهبود یهایش توان گفت مبذول است و زود باشد که دستایج خوب و آثار مرغوبش از ممکن قوه بعالم بروز جلوه گوگرد - حال حضرات ببینند که کوی پیش ازین هم به امور مرحمت نشو ار صوابید هالے جناب محتشم‌الیه چنان بظهور رسیده که دلیل قوی بر ظهور نقائیم و ثمرات آن همه ارشادات عنایت و مرحمت سمات بوده است و لیکن این حامی و مربی مجلس مذاکره عامیه ما مسلمانان شدن جناب محتشم‌الیه که محض از رهگذر عنایت گسترده و رعایا پروری است، هجست ساطع و برهان قاطع بر ظهور آن نقائیم و ثمرات میداشد، لاجرم خاکسار

بتحریرک اداے شکر یہ بجناب محتشم الیہ کہ ہمیں دم عالیجناب صدر جلسہ فرمودند
بمسرت و خوشنودی تمام تائید میکند ،

پسترسایر اراکین حاضر جلسہ بیکزبان اتفاق و همداستانی خود ها برین تحریرک
وانمودند و همچنان قرار یافت ،

۳ — نیز جناب سکریتري اطلاع این معنی در داد کہ حضراتیکہ تحریرک انسلالک
ایشان بمالمانه جلسہ گذشتہ بر روی کار آمده تجویز تقرر آنها حسب دفعه ۸ هشتم
ضوابط محول بار باب کمیٹی انتظامی شده بود اسمائے سائر آنها باجلاس کمیٹی انتظامی
منعقدہ ۲۳ شهر شعبان المعظم بحضور ارباب کمیٹی درپیش شد ، و بتجویز حضرات
ایشان همه شان بزمرة اراکین مجلس داخل شدند ،

۴ — نیز جناب سکریتري اطلاع این معنی در داد کہ حضرات مفصل الذیل
وجه عطیات تائیدی مندرجہ مکافی اسمائے ایشان بخدمت وے فرستاده اند ،

ری بیله

۱۰۰	{	جناب نواب محمد فیض علی خان بهادر بخشتی ورج مہاراجہ سوائی صاحب بہادر والی ریاست جیپور
۲۰۰	{	جناب ناخدا خان محمد دهرمسی صاحب یکی از اراکین حضوری مجلس

۳۰۰

جناب حاجی آقا سید حسین شوستری صاحب برخاست و تحریرک کرد کہ
شکر یہ حضرات ایشان در خصوص فرستادن این عطیات تائیدی از طرف مجلس قلمبند
شده داخل سررشتہ مجلس باشد ،

جناب حکیم آقا محمد صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت ،

۵ — نیز جناب سکریٹری بر گزار کرد ، کہ بعض حضرات از اراکین حضوری مجلس شکایت این معنی دارند کہ گاہ گاہی رقعات اطلاعی انعقاد جلسات بخد مات ایشان نمیرسد حالانکہ از سررشتہ مجلس ہمارہ رقعات اسمی سایر حضرات باہتمام تمام بمعرض تقسیم می در آید و بہیچات رسید شامل جملہ رقعات برائے نویسندگان رسید بدستخط مکتوب الیہم بچپراسیان تقسیم کنندہ حوالہ می شود ، کہ از سائر حضرات رسید ہا نویسندگان رقعات اسمی آنها حوالہ آنها بکنند ، مگر اکثر ہا چنان اتفاق میشود کہ چپراسی بخانہ بزرگی حاضر شد و معاموم کرد کہ آن بزرگ بخانہ تشریف نمی دارد بذچار رقعہ اسمی جناب وے حوالہ یکی از متعلقین یا ملازمین حاضر دولت خانہ وے نمودہ رسید ار محول الیہ نویسندگان آورد ، اینجا اہل سررشتہ بدیدن رسید مطمئن شدند ، و آنجا آن متعلق یا ملازم فراموش کرد یا آن رقعہ را یکبارگی گم کرد یا بہیچیک وجہ دیگر بجناب مکتوب الیہ نہ رسید ، پس حالا دفعہ این قیاحت در اختیار سکریٹری یا کمیٹی انتظامی نمی باشد ، کار سکریٹری ہمین قدر میباشد کہ در فرستادن رقعات با ہی جات رسید و تاکید کردن بچپراسیان تقسیم کنندہ درخصوص گرفتن رسید اہتمام و انتظام ہا بکاربرد و درین انتظام ہیچ گونه قصور و فتوری نمی باشد پس درینصورت این حضرات را نباید کہ بر تقدیر دریافتن تاریخ انعقاد جلسہ بذرائع دیگر بعدر نرسیدن رقعات اطلاعی بوجوہات مذکورہ از تشریف آوردن بجلسہ متامل شوند ، چراکہ غرض ازین رقعات صرف اطلاع است و بس ، و ازینجاست کہ در امثال این مجالس و انجمن ہا کہ مابین صاحبان انگریز و بابوان ہندو جاری است این رسم رقعات معمول نیست ، بلکہ صرف اشتہار نامہ بتعین تاریخ انعقاد جلسات باخبار مخالف چاپ میکنند ، و حضرات اراکین آن مجالس و انجمن ہا صرف

بملاحظه آن اشتهار نامه در اخبار محائف تاریخ انعقاد جلسه دریافته حاضر جلسه میسنوند ، و چون حضرات اهل اسلام عموماً عقیده ملاحظه محائف اخبار نمیباشند لهذا بضرورت در مجلس ما این طریقه تقسیم رقعات اطلاعی جاری کردن ضرور شده ، حالاً عرض از گذارش این مراتب درین جلسه این است که اگر بزرگ ازان حضرات شکایت فرما درین جلسه تشریف داشته باشند ، بخدمت ایشان معذوری سکریتری و ارباب کمیته انتظامی درین خصوص بخوبی ثابت گردد ، و آینده حضرات ایشان در تشریف آوری جلسه منتظر رقعات اطلاعی نباشند بلکه بمحض اطلاع از حسن انعقاد مجلس بهر طور و سببیکه باشد رونق افزای جلسه بشوند و اگر هیچیک از حضرات ایشان حاضر این جلسه نباشند بذریعه حضرات حضار اطلاع بحضرات آنها بشود و نیز این مضامین درج رویداد این جلسه شده از نظر سائر اراکین بگذرد ، باستکسان عالیجناب صدر جلسه و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت ،

۴ — نیز جناب سکریتری برگدارد که چون درین روزها بوجوه زر توجیه و زر عطیه تأییدی مبلغی زربه تکوین مجلس گرد آمده است و بحکله تعالی شانه روز بروز آمد مجلس رو بترقی دارد و صرف این زر ها علاوه مصارف معمولی مجلس و مصارف طبع رسائل تکریرات و جز آن بدیگر امور خیر و ابسته ترقی امور تعلیمی فیمابین طبقه علیّه اسلامیّه خیلی احسن و ادلی است لاجرم خاکسار در اجلاس گذشته کمیته انتظامی منعقد ۲۳ شهر شعبان المعظم سنه روان صوابدید خود متضمن اینمعنی در پیش کرد که اگر پسندیده ارباب کمیته افتد قرار داد انعامی چند بمستعدان اهل اسلام ساکن وقطن ملک هذک که شوق و مهارت تحریر فارسی و آرد داشته باشند بصاء تکریرات ایشان بفارسی و آرد و بر مضامین مشخصه مجلس هذا نموده شود یعنی مضمونی چند مشخص و معین نموده اشتهار اینمعنی از طرف مجلس در اخبار محائف

داده آید که هر یکی از مستعدان اهل اسلام ساکن مملکت هند بر هر مضمونی از آن
 که خواسته باشد تحریر خود مشتمل بر عام و تحقیقات خودش در آن خصوص مرتب
 کرده پیش سکریتری مجلس فیما بین مدت معینه گذاشتن دارد و چون تحریرات
 مختلف از اشخاص مختلف بر هر یکی از آن مضامین تا اختتام مدت معینه مذکوره
 برسد ارباب کمیته انتظامی بهر عنوانیکه قرین مصلحت دانند بتجویز و امتحان آنهمه
 پرداخته تحریر هر کسی بهر مضمونی که خوبتر و نیکوتر بر آید انعام معین نامزد
 شده آن باو بدهند و اگر قرین مواب دانند آن تحریر انعامی را در بعض جلسه عام
 معمولی ماهانه مجلس قرائت کنند و نیز اگر قابل طبع و تقسیم بدارند همچنان
 بعمل آرند تا این معنی باعث افزونی شوق و رغبت اشخاص ذی علم اهل
 اسلام بتحریرات فارسی وارد و بمطالعه کتب متعدده فزون مختلفه و حصول
 معلومات شتبی و تحقیقات جدیده نادره گردد و علاوه آن بسا نواید و منافع دیگر
 در ضمن آن حاصل شدنی است که شرحش بطوالت میکشد - چنانچه حضرات
 اهالی کمیته این صوابدید خاکسار را خیلی احسن و انسیب و خوب و مرغوب
 دانسته در قرارداد ۶ ششم خود شان مندرجه رویداد آن روزه قرار دادند که اهتمام
 این امر بهر زودیکه ممکن باشد بعمل آید و نخستین از ارباب کمیته قراطیس استدعا
 رود که ایشان مضمونی چند ماده تحریرات مشخص نموده اطلاع آن در میان عرصه
 سه روز بکمیته بدهند و بعد از آن بر طبق آنچه از کمیته قرار یابد اهتمام این امر خوب
 نموده شود چنانچه حضرات اهالی کمیته قراطیس رپورت خود شان متضمن تشخیص
 مضامین شش گانه مذبله رپورت آنها بروز سوم انعقاد اجلاس کمیته پیش خاکسار
 فرستادند و چون در قرارداد مذکور الفرق کمیته انتظامی قرار یافته است که اهتمام
 این امر بهر زودیکه ممکن باشد بعمل آید و از آن تاریخ تا انعقاد جلسه امشبه صرف عرصه
 یکروزه باقی مانده بود؛ و درین عرصه هیچیک از اجلاس معمولی ارباب کمیته انتظامی

منعقد شدن نبود؛ و نیز فرصت انعقاد اجلاس غیر معمولی ایشان از برای گذراندن رپورت مذکور اندرون این یکروزه مدت خیلی تنگتر بوده، لهذا خاکسار حسب منشاء قاعده ۱۹ - از قواعد اجراء کار کمیته عربی با استیضاح این معنی بحضور صدر مجلس ارسال داشته - که رپورت کمیته قراطیس مذکور الفوق بغرض یکباره تقدیم و تصفیة این امر در جلسه امشب در پیش کرده شود، و حضرت صدر بذیل آن عریضه ارقام فرمودند که: «اجازت امری که خدمت سکریٹری بسطور ما فرق در خواسته اذن داده شد -» اینک خاکسار برطبق اجازت حضرت صدر رپورت کمیته قراطیس مذکور الفرق را بحضور جماعت بر میخواند:

(این است آن رپورت)

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ کلکتہ

بہائی خدمات ارباب کمیته انتظامی مجلس مذکور الفوق حمایم اللہ تعالیٰ از انجا کہ از ہشتمین معمولی جلسہ ارباب کمیته انتظامی مجلس بابت سال دوم منعقدہ بست و سوم شہر شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۱ھ حسب ایمان مندرجہ قرار داد ششم رویداد جلسہ مذکورہ تجویز و تشخیص مضمونی چند مادہ تحریرات انعامی کہ تفصیلش در قرار داد مذکور مصرح است مکتول کمیته قراطیس شدہ بود، لهذا ما ارباب کمیته قراطیس حسب موافقہ خود ۶ شش مضمون مفصلہ الذیل منتخب نموده اطلاع آن خدمات والا بذریعہ رپورت ہدا در دادیم:

مضمون اول

سیر و شمائل و حالات و واقعات مدت العمری حضرت سرور کائنات معصوم و موجودات صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم - چہ پیش از بعثت و چہ بعد از ان - با فصلی جدا گانہ در بیان سائر معجزات و خرق عادات آنحضرت صائم با سنیہ اب تمام،

[باستدلال و استناد کتیب معتبره سیر و شمائل و احادیث] (فارسی)

مضمون دوم

تاریخ کعبه معظمه از بد و بنایش الی یومنا هذ مع حقائق تفصیلی واقعات و حادثاتی که بران واقع شده و دیگر متعلقات و ملائمت آن مع مجملی از احوال تاریخی مکّه مشرفه از شروع عمران و آبادی آن تا این زمان [باستناد کتب احادیث و تواریخ مسیحیه اسلامیه] (فارسی)

مضمون سوم

سیرت بادشاه محی الدین اورنگ زیب عالمگیر یعنی احوال مدت العمری آن بادشاه جنت آرام گاه - از ولادت تا وفات - مع مجملی از واقعات تاریخی ایام سلطنتش (اردو)

مضمون چهارم

شرح رسوم مختلفه متداوله مابین اهل اسلام سائر اقطاع مملکت هند که از هندوان و اگر گرفته و اخذ کرده اند - مع اسباب و بواعث آن اخذ کردن هر قدر که معلوم باشد یا مفهوم آفتد و منافع و مضار آن (اردو)

مضمون پنجم

بیان تاریخی ذرائع و وسائل آمد و شد و اختلاط میانہ باشندگان اقالیم و بلاد مختلفه بسبیل خشنکی و تربی و اقسام و انواع آن ؛ مع کیفیت این معنی که آنهمه دراز مدته - الهه چگونه بوده - و بتدریج چها اصلاح در آنها راه یافته - و چها از تاثیرات آنها در امور تمدن و اشاعت علوم و تجارت و صناعت ها باقالیم مختلفه حاصل شده - و حالا آن ذرائع و وسائل چگونه ترقی ها بر روی کار دارد (اردو)

مضمون ششم

در شرح حال اختراع صناعت طبع یعنی چاپخانه ، و بیان آنکه ابتداء ظهور آن صناعت بکدام دیار و بعد ازان شیوع آن کجا و کجا اتفاق افتاده ، و نیز بیان تاریخی سائر اقسام آن ، و اینکه بکدام دیار چه قسمی ازان ایجاد و شیوع یافته ، و یوما فیوما چقدر ترقی و فروغ بآن صناعت حاصل شده ، و فوائد و منافعش نسبت بامور تمدن و اشاعت علوم و تجارت و صناعت ها در اقالیم مختلفه چه قدر عاید گردیده ، (آردو)

مکمل و جیه (دستخط)

عجیب احمد

عبد اللطیف الحنفی

مکمل عبد الرؤف

ابو القاسم عبد الحکیم

کلکتہ
۲۵ - شهر شعبان المعظم سنه ۱۲۸۱ هـ

بعد اتمام قرأت رپورت جناب میر محمد کاظم جواهری صاحب برخاست و برگزارد ؛ که خاکسار تحریک می کند که موافقید ارباب کمیٹی انتظامی مغدرجہ قرار داد ششم هشتمین جلسه معمولی ایشان منعقد ۲۳ شهر شعبان المعظم هذه السنه درین خصوص - که انعامی چند از تحویل این مجلس بمستعدان اهل اسلام ساکن ملک هند بصله تحریرات فارسی و اردو بر مضامین مشخصه مجلس از طرف این مجلس داده شود - مقبول و منظور حضرات ارباب مجلس گردد ، و باز اهتمام این امر باین هدایت محول بکمیٹی انتظامی نموده شود ؛ که ارباب کمیٹی مذکور مبادغ

شش صد روپيہ از تحویل مجلس از برای شش انعامات - کہ مقدار ہر یکی از آنها مبلغ یک صد روپيہ باشد - بصلہ ۶ شش بہترین تحریرات بر ہمین شش مضمون مشخصہ کمیٹی قراطیس کہ با جازت حضرت صدر مجلس در اجلاس امتنبہ در پیش شدہ بالسنہ مرقومہ صحافی مضامین ششگانہ مذکورہ ؛ منتخبہ از تمامی تحریراتی کہ بر مضامین مذکورہ برسد ؛ مخصوص گردانند ، و در اخبار صائف فارسی و اردو و انگریزی اشتہار این معنی در دہند ؛ کہ از مستعدین اہل اسلام سائر بلاد مملکت ہند ہر کہ ہر مضمونی از ان مضامین ششگانہ را بگزیند تحریر خود بران مرتب نمودہ در میان عرصہ یک سال از تاریخ اشتہار مذکور آن را بسرشتہ مجلس ارسال دارد ؛ و بعد از ان ارباب کمیٹی موصوف جمیع امور وابستہ عطای این انعامات را حسب مرادید خود شان بالجمہ رسانیدہ اطلاع آن بہر وقتیکہ مناسب دانند با جلاس معمولی مجلس بدہند .

جناب حاجی آقا کوچک شیرازی صاحب نائید این تحریر کرد ،
بعد از ان جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب درخواست ؛ و ہمہ استانی
تحریر مذکور انچہ بسطور ذیل مرقوم است ، بکمال فصاحت و بلاغت بر زبان
طلاقت ترجمان راند ،

حضرت صدر عالی قادر ؛ و حضرات حاضرین والا تمسکین ،

خوشا وقتی کہ مراد دای چند بن سالہ کسی بر آید ، و حبذا ساعتی کہ گرہ از
سرشتہ مقصد قلمی سالہا سالہ احدی وا کشاید ، عالی الخصوص در ان حالت کہ ان
مراد دای و مقصد قلمی ؛ وابستہ تائید قومی بامور صلاح و فلاح قوم باشد ،
* خوشا وقتی و خرم دور گاری * کہ یکسایہ گرہ از روئے کاے *

حضرات - اخرومی که ایندم در دلم جوشیده ؛ و خورسندی که این ساعت بدروزم بهیجان در آمده ؛ نتوانم که شرح صد یلک آن بصد هزار زبان بکنم ، از سالیان دراز میخواستم ؛ که ستوده رسم شوق افزائی طلبه علوم جویای استعداد بر اکتساب مهارت وافی بن ادب و انشا ؛ و رغبت افزائی مستعدان والا نهاد به نگارش تحریرات کامی و صافی - سرچشمه اوقات بی انتهای - بموا عید انعام بصله آن ؛ که از مهین کار سازی و بهین کمند تدبیر اندازی های توسیع دائره علم و هنر فیمابین قوم است ؛ در ما مسئله انان شیوعی که شاید گیرد ، و روائی که باید پذیرد ، سالها سال درین خصوص بقلم و زبان کوشیده ام ، و بتحریر و تقریر سعی کرده ، حرف ها نوشته ام ، و سخن ها گفته ، من از راه تفاخر و فائز نشی نمی گویم ، بلکه کامیابی خود را درین خصوص از رهگذر اظهار سپاسداری پیش حضرات و امی نمایم ، که رفته رفته نخل این همه سعی و کوشش هایم نیکو بار مراد آورد ، و گلبن آرزوم خوش خوش گل مقصود گل کرد ، تیغم برید ، و تیغم بهدف رسیده ، نخستین کسی که چشم و گوش برین همه نوشته و گفته ام کنساز و نهاد ؛ خدا بیامرزد والا نهاد شاهزاده محمد کیقباد - یکی از اراکین بافر و تمکین عالی خاندان سلاطین میسوری - بوده ، چنانچه عرصه یازده سال است - یعنی در حدود سنه ۱۸۵۲ مسیحیه - شاهزاده مرحوم دو صد روپیه بصله خوبتر تحریری از تحریرات نگاشته طلبه مدرسه عالی کلکته و مدرسه مسیحیه هوگلی بر مضمون مشخصه خودش شاهزاده مغفور بخشید ، و پس از آن در حدود سنه ۱۸۵۳ مسیحیه جداب بانپی و سکریتری مجلس مذاکره علمیه ما - که رسم عطاے انعام بصائت تحریرات بطلبه و مستعدین را همچو من از پیشتر می پسندید ، و شیوع آن گزیده رسم را میان اهل اسلام دیار ما نیکو برمی گزید ، صد روپیه بصائت نیکو تر تحریری بر مضمون مشخصه خودش - که دائره نکارش آن را بر مستعدان سائربلا هند پهن کرده بود - عطا کرد ، و یکی از مستعدان اهل اسلام احاطه بهی که تحریرش خوبتر از دیگرها بر آمد ؛ بدان انعام فائز شد ، چنانچه تفاصیل این امور را پیش ازین

بیکی از پیشین تحریرات خودم در جلسه از جملات این مجلس - در ضمن بیان مطلبی که مقصود و ماده آن تحریر بوده - یگان یگان شرح داده ام ،

قصه کوتاه - بے غائله ریب رسم ترغیب و تشویق طلبه و مستعدین بمواعید انعامات بایشان بصله تحریرات مفیده بر مضامین ستوده و گزیده ؛ از بهین رسوم مختصره دانایان فرنگ و ابسنه تائید صیغه تعلیم و تعلم است ، و جاری نبودن این نیکو رسم میانہ ما مسلمانان جائے فراوان تاسف و تلهف بوده ، بلکه ما ازان رهگذر مورد مطاعن و سرزنش اقوام دیگر بودیم ،

* حالیا جائے بیکران خرمی و خورشیدی است ؛ که این مجلس متبرکه مذاکره علمیہ ما دافع آن تاسف و تلهف و رافع آن سرزنش و مطاعن شد ، حضرات - من کہ از چندین سالہ مدت تخم تهنای اجراء این ستوده رسم میانہ ما مسلمانان بسر زمین دل می کاشتم ؛ نتوانم بشایستگی باز گفت ؛ کہ چقدرها سپاسدار و منت گذار حضرات کمیٹی انتظامی مجلس ما (علی الخصوص جناب سکریٹری کہ اصل محرک سلسلہ این مضمون در جلسه کمیٹی است) شده ام ، کہ حضرات ایشان از آبیاری توجه خودشان مزرع مقصود دیرینہ سالہ ام را سرسبز و ربان فرمودند ، و همچنان مضمون و منشور حضرات اراکین با فر و تمکین مجلس ما - کہ حاضر این جلسه اند - خواہم شد ؛ اگر ایشان تحریر یک امر خوب و مرغوب را کہ از طرف ارباب کمیٹی انتظامی بتوسط جناب سکریٹری ہمین دم بعمل آمد ؛ بذروہ قبول فائز گردانند ،

فوائد اجراء این رسم نیکو در ما مسلمانان کہ بے حد و لا تعد است ؛ یقین است کہ بر راء بیضا ضیاء حضرات حاضرین مخفی و محتجب نیست ، اراجملہ است فوائد چند کہ خاکسار بیکی از پیشین تحریرات خودم بر خواندہ این مجلس یاد کردہ ام ، و امشب نیز نظریہ تذکر حضرات حاضرین دہگانہ فوائد آن را دوبارہ یاد می کنم ،

نخستین آنکه - طلبه را (اگر انعام نامزد ایشان است) و از باب استعداد فارغ التحصیل را (اگر نامزد ایشان) شوق تحریرات از یکی صد شد فی است ، بلکه ذوق تفوق بر همدیگر از صد به هزار رسید فی ،

دومین آنکه - بپایان شوق غالب ایشان زحمت تحریر و محنت تفحص و جستجوی مواد و مضامین را بر خود آسان خواهند گرفت ، و بدین باعثه دستگاه ایشان در ادب و انشا و نیز در تحقیق و تدقیق و ضبط و ترقیم مضامین علمیه خیلی خواهد افزود سومین آنکه - از فرط تفحص و جستجوی مواد تحریرات که خواهی نخواهی به تصفح کتب علوم و فنون مختلفه - خواه خوانده باشد یا با خوانده - خواهد کشید ، و سمع فراوان بدائرة علم و دانش و وقوف و آگاهی ایشان راه خواهد یافت ،

چهارمین آنکه - تحریرات جامعه با جوبه اسوله مختلفه که ایشان به جستجوی مواد و مضامین وادله و براهین از تصنیفات و تالیفات متقدمین و متأخرین و نیز بایراد مضامین تازه وادله و براهین جدید از نتایج ذهن و ذکاوت خودشان برخوردار خواهند نگاشت ، سرمایه علم و آگاهی کلی خواهد بود - مردیگران را - بر حقائق اموری که اگر آن دیگران خودشان درصدد استکشاف آن شوند ، هر یکی از ایشان را بالا نفرد همان قدر زحمت و مشقت بر خود گوارا کردن لازم آید - که ایشان کرده باشند ،

پنجمین آنکه - بسا امور مختلف فیه که مردمان را همواره در آن اختلافها باشد ، و بسبب آنکه کسی از خود تکفل کمابینگی تحقیقات آن نکند - آن اختلافها بر حال خود استمرار پذیرد ؛ ازین نوع تحریرات پر تحقیقات تحقیق کلی آن امور و حق از باطل ممیز و جانب حق مرجح و خلاف و نزاع مرتفع خواهد شد ،

ششمین آنکه - چون به تدریج به یمین این نوع ترغیب و تشویق طلبه و مستعدین بر تحریرات مختلفه المضامین شوق و رغبت ایشان بدان خواهد افزود ؛ مهارت و ملامت ایشان در فن ادب و انشا نیز خیلی رو به افزایش خواهد نهاد ؛ و از میامین آن امروز

فقط ماهرین ادب و انشا که در مسلمانان دیار ما افتاده است ؛ یکسو خواهد شد ،
 هفتمین آنکه - تائید قومی در اشاعت علوم میدانه همقومان - که امری بس ستوده
 و فرخنده است - از اهتمام با مثال این امور - در ما مسلمانان ثابت و متحقق خواهد شد ،
 هشتمین آنکه - اگر این تحریرات رساله و اوراق طبع در آمده مستقیم خواهد شد ،
 افزونی ها در شمار کتب و رسائل مفیده ما مسلمانان راه خواهد یافت ،

نهمین آنکه - لب های شکوه سرایان بر ما مسلمانان - بدین حرف ناشگرف - که
 ما توجه به تائید قومی به امور تعلیم و تعلم همقومان خود نداریم ، بر بسته خواهد شد ،
 دهمین آنکه - گزین نقش نام نیک آنکه چنین تائید قومی بتعلیم و تعلم
 همقومان خواهند کرد - بر جریده عالم ثبت خواهد ماند ،

* نمیرد نیکو نام در روزگار * * که نام نکویش بود برقرار *

لاجرم این کم از هیچ تحریکی که همین دم همین جناب مکرمی میر محمد کلظم صاحب
 جواهری فرموده اند ؛ و جناب مخدومی حاجی آقا کوچک صاحب شیرازی
 تائیدش کردند ؛ بصدر خرمی و خورسندی همداستانی خود بدان و می نمایند ،
 بعد از آن جناب مولوی موسی علی صاحب برخاست و گفت که بدانست من
 یک مصروف دیگر برای صرف این زرها فاضل که بتکمیل مجلس گرد آمده است
 بهتر و خوب تر از این مصروف که تجویز آن از کمیته انتظامی شده است می باشد ،
 و آن این است که بدین زرها کتب مفیده فزون جدیده اگر بزی را بزبان اردو ترجمه
 و طبع کنانیده به تقسیم و اشاعت آن کوشیده شود ،

جناب سکریتری برخاست و بجوابش گفت ، که البته این یک امری
 بغایت خوب و مرغوب است مگر چون از اوایل گذشته سال عیسوی در یکی از اقطاع
 همین مملکت هندوستان یعنی در مقام علیگده واقع ممالک شمال و مغرب بنام
 یک مجلس بزرگ مسی به سائیدنیک سرسیتی خاصه برای همین ترجمه

کتب مفیده علوم و فنون جدیدہ^۶ انگریزی بربان اردو بھن اھتمام یکی از اعظم اھل اسلام یعنی جناب مولوی سید احمد خان بہادر صدر الصدور آن مقام (کہ جناب ایشان یکی از گرامی اراکین مجلس ما نیز می باشند) انداختہ شدہ است ، و بفضلہ تعالی کار آن مجلس را یوما فیوماً ترقی ہاے روز افزون حاصل شدہ و می شود ، و فواید آن مجلس برائے سائر اھل ہند اعم و اشمیل است لہذا دیگر ما را ضرورت مداخلت دران امر نمادہ و علاوہ ازین برائے انجام آن غرض اھم گرد آمدن مبالغ خطیر در کار است و مداخل مجلس ما ہر قدر کہ تا حال بوجود آمدہ است بہ نسبت آن چنان امر اھم و مقصد اعظم کافی و وافی نیست نظر برو جومات مذکورہ حالاً برائے صرف زہاے فاضل تحویل مجلس ہیچ مصرفی دیگر بہتر و خوبتر از مصرفیکہ تجویز آن از کمیٹی انتظامی شدہ و تحریک و تائید منظوری آن نیز ہمین دم بعمل آمدہ نمی باشد بستر باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ تحریک جناب میر محمد کاظم جواہری صاحب منظور شد

۷ - بعد از ان تھریکات موقوف الذیل در خصوص تقرر اراکین جدید بروئے کار آمد و بعد تائید مؤندان و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ تجویز آن تھریکات حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط مجلس محول بار باب کمیٹی انتظامی شد ،

اولا - جناب سکریٹری تحریک کرد کہ حضرات مفصل الذیل بزمرد اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

بخشی فوج مہاراجہ
سوائی صاحب بہادر
والی ریاست جیدرہ

} ۲۴۵ - جناب نواب محمد فیض علی خان بہادر

۲۴۶ - جناب برادر السلطان ذوالفقار الدولہ بہادر ساکن کلکتہ

۲۴۷ - جناب کپتان کنر الدولہ بہادر ساکن ایضا

۲۴۸ - جناب سید درست علی خاں صاحب ساکن ایضا

۲۱۴۹ - جناب رسالہ دار محمد بخش خان بہادر }
 مصاحب جناب معالی القاب
 نواب نائب السلطنت و
 گورنر جنرل بہادر ہند ،

۲۵۰ - جناب مظفر حسین خان صاحب ساکن لکھنؤ

۲۵۱ - جناب منشی محمد بان شاہ صاحب }
 ساکن ایجا نگر علاقہ پریزیڈنسی
 مد راس

جناب میر سید علی صاحب تائید این تحریر کرد

ثانیاً - جناب مولوی شاہ عبد الحق صاحب تحریرک انسلاک حضرات مفصل
 الذیل بزمۃ اراکین مجلس نمود ،

۲۵۲ - جناب نواب انور الدولہ محمد الدین خان بہادر }
 برادر بزرگ نواب
 عظیم الدولہ مرحوم
 رئیس باونی ،

۲۵۳ - جناب امیر دولہ خواجہ نصیر الدین خان بہادر }
 خلف الصدق
 نواب انور الدولہ
 بہادر ممدوح

۲۵۴ - جناب منشی نادر حسین خان صاحب ساکن باونی

عالی جناب حافظ عجیب احمد صاحب تائیدش فرمود ،

ثالثاً — جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب تحریرک انسلاک ،

۲۵۵ — جناب منشی غلام حسین صاحب ساکن کلکتہ

بزمۃ اراکین مجلس نمود ،

جناب ناخدا یوسف بن محمود خنجی صاحب تائیدش کرد ،

رابعاً — جناب مولوی ابرالقاسم عبد الحکیم صاحب تحریرک انسلاک حضرات

مفصل الذیل بزمۃ اراکین مجلس نمود ،

۲۵۶ — جناب مولوي مغيض الدين خان بهادر }
 قيديوتي مجسريت }
 باقر گنج }

۲۵۷ — جناب مولوي محمد اشرف الدين صاحب ساکن ضلع تپوه

۲۵۸ — جناب مولوي محي الدين احمد صاحب ساکن ضلع فريد پور

جناب ناخدا خان محمد دهرمسي صاحب تائيدش کرد

خامسا — جناب مولوي محمد عبد اللطيف صاحب تحريک انسلاک

۲۵۹ — جناب منشي محمد امير صاحب ساکن گيا

بزمرة اراکين مجلس نمود

جناب ديانت الدوله بهادر تائيدش کرد

سادسا — جناب مرزا غلام رسول خان صاحب تحريک انسلاک

۲۶۰ — جناب مير وزير علي صاحب ساکن مرشد آباد

بزمرة اراکين مجلس نمود

جناب حکيم سيد عذرت حسين خان صاحب تائيدش کرد

۸۷ — جناب سکريٹري برخاست و تعريف و تعارف جناب ڈاکٲر جے اے

بي کالس صاحب يکي از مدرسين بزرگ مدرسه طبيه ملکه ملقب به ميديکل کالج ملکه

نموده برگزارد که خيلى موجب امتنان ما است که اين صاحب جليل القدر از

فکول علمائ گرامي طبقه انگلسيه محض بغرض افاده ما رونق بخش مجلس ما گردیده

و ميخواهد که نبدی از معلومات و تحقيقات خودش در خصوص تاريخ قديم و عمارات

قديمه شهر چونپور تقريراً بزبان اردو بيان فرمايد

عالي جناب صدر جلسه ارشاد کرد که البته تشريف آوري صاحب موصوف

و گوارا کردن زحمت بيان آنچه خدمت و معرفت تبیان خواهد در آورد باعث

ممنوني مجلس می باشد

بعد از آن صاحب ممدوح برخاست و تقریری صاف و واضح بزیان اردو در بیان تاریخ قدیم شهر جونپور و احوال عمارات قدیمه آن از مکانات و ایوانات و مساجد و معابد و پاهای مشهوره آن بشرح و تفصیل تمام برگزارد و در بیان احوال عمارات تاریخ بنا و احوال بانوی و کیفیت بنا و طول و عرض و دیگر تفصیل متعلق نقشه و کویف حالیه آنها بر حسب آنچه خودش صاحب ممدوح بچشم خود ملاحظه فرموده است باین خوبی شرح داد که گویا صورت آن عمارات بر آوی العین بحضرات حاضرین وانموده ، بعد اختتام این تقریر عالیجناب صدر جلسه برخاست و تحریک فرمود که شکریه این تقریر تحقیق تغویر از طرف مجلس بجانب دائر صاحب بر گذارده شود ،

جناب منشی حیدر الحسن صاحب تائید این تحریر کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت ،

✓ ۹- جناب سکریٹری برخاست و تعریف و تعارف جناب بابو راجندر لال ممدوح صاحب یکی از عظماء و روسای هند و بابوان این شهر سوپر نٹنڈنٹ تعلیم و تربیت اطفال نالمانگ تحت تربیت کورٹ اف وارڈس و نائب صدر اشیاء ٹک سوسیتی یعنی انگریزی مجلس اشاعت علوم و نوادر ممالک سمرا نیه بسلطنت علیہ ہند یہ برطانیہ واقع دارالامارت کلکتہ نموده برگزاردہ کہ امروز خیالی موجب مسرت و شادمانی ماست کہ نخستین یکی از علمائے طبقہ انگلشیہ تقریری بغرض افادہ مادر مضامین تاریخیہ برگزارد و حالا این یکی دیگر از عظماء طبقہ هندو بابوان میخواهد کہ نندی از معلومات و تحقیقات خودش در خصوص اصل ماہیت زبان اردو تقریرا بزیان اردو برگزارد ،

عالیجناب صدر جلسہ ارشاد کرد کہ بلا شبہہ اجتماع این ہردو بزرگوار ازین دو گرامی طبقات بغرض افادہ مجلس بمعلومات و تحقیقات علمیہ خود شان باعث مسرت و امتنان ارباب این مجلس است و بر ما ادایہ شکر یہ این ہردو صاحبان لازم ؛

بعد از آن بابو صاحب ممدوح برخاست و بعد برگزاردن بعض مضامین تمہیدیہ

بحسن و خوبی و سلاست و متانت تمام و بایراد آله و براهین عقلیه و نقلیه ثابت کرد که اصل زبان اردو و سنسکرت است و الفاظ عربی و فارسی و دیگر لغات در آن ممزوج شده مگر ازین ممزوج و مختلط شدن لغات دیگر اصلیت آن را قائل نمیشود چنانکه زبان انگریزی است که اصل آن زبان سیکسن است حالانکه بالفعل در آن زبان از الفاظ لغت سیکسن بیش از یک ربع باقی نمانده و سه ربع دیگر از لغات آخر مدل لاطینی و یونانی و عربی و فارسی و سنسکرت و غیره در آن ممزوج و مختلط گردیده معیناً حضرات انگلشیه میگویند که اصل زبان شان سیکسن است نه لاطینی و یونانی و غیره و اصل در اصلیت این زبانها این است که روابط و قواعد صرف و نحو هر لغتی که در آن زبان مستعمل باشد اصل آن زبان را بهمان لغت نسبت می کنند پس چون در زبان اردو جمله روابط لغت سنسکرت و قواعد صرف و نحو آن مستعمل است لهذا بالضرور اصلیت این زبان را بهمین لغت سنسکرت نسبت باید کرد پستربابو صاحب موصوف اصلیت سائر روابط لغت اردو را از لغات و قواعد صرف و نحو سنسکرت یک یک شرح داد

بعد اختتام این تقریر جناب نواب احمد علی خان بهادر برخاست و تکریم کرد که شکریه برگزاردن این مضا مین تحقیق آنین افادت قرین که موجب افاده سائر اهل مجلس گردید از طرف مجلس بجناب بابو صاحب برگزارده شود

جناب مولوی عبیدالله العبیدی صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر ارا کین حاضر جلسه همچنان قرار یافت

۷۰ - جناب مولوی سید محمد حسین صاحب برخاست و اردو تحریری در بیان تحقیق معنی الفاظ وضع و وضع داری و حقیقت و کیفیت آن نکاشته خودش مولوی صاحب موصوف بفصاحت و طلافت تمام قرأت کرد

بعد اختتام قرأت جناب مولوی نواب جان صاحب برخاست و تکریم کرد

که شکریه نکاشتن و خواندن این تحریر تحقیق تدویر از طرف مجلس بجناب راقم تحریر
ابرگزارده شود ،

جناب حاجی میر محمد تقی جواهری صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر
راکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت ،

بالآخر بتحریرک جناب ناخدا حاجی حامد صاحب شکریه بعالمجناب مدرجسه
برگزارده شد و جلسه برخاست ،

عبدالباقی

مدر

{ کاکتس ————— تالنتلا
} ۲۷ شهر شعبان المعظم سنه ۱۲۸۱ هـ

هو اللطيف

اسلامي مجلس مذاکره علميه کلکتہ

نمبر ۱

این تحریري است بعبارت اُردو

بتلخیص مضامین رسالہ اثبات جواز و استحباب عمل مولد شریف مصنفہ

عالیجناب مولوي محمد وجیہ صاحب

نکاشہ

جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب

و بر خواندہ

بدومین و سومین ماہانہ جلسات سال اول مجلس مذکورالفرق

حسن انعقاد یافتہ ۲۳ شہر ذی القعدۃ الحرام

و ۲۷ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۷۹ ہجری قمری

بخانہ

جناب مولوي عبد اللطيف خان بہادر

از طرف مجلس مدوح

بمطبع پبلیشٹ مشن پریس واقع دارالامارت کلکتہ بقالب طبع درآمدہ

۱۲۸۲ ہجری قمری

پيٽرن

يعني

حامی و مربی مجلس

جناب معلی القاب آنرابل سپیسل بیٽن صاحب بهادر
نواب لٹننٹ گورنر بنگالہ

صدر مجلس و صدر کمیٽی انتظامی

عالیجناب مولوی محمد وجیہ صاحب

نائبان صدر

عالیجناب قاضی عبد الباقی صاحب

عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب

ممبران کمیٽی انتظامی

جناب منشی امیر علی خان بهادر

جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بهادر

جناب مولوی عباس علی خان صاحب

جناب منشی حبیب الحسن صاحب

جناب لسان السلطان محمود الدولہ منشی صفدر علی خان بهادر

جناب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب

جناب مولوی دلیل الدین احمد خان بهادر

جناب مولوی ابوالقاسم عبدالککیم صاحب

جناب مولوی عبدالحق صاحب

سکرٲٲری مجلس و صدر و سکرٲٲری کمیٽی انتظامی

جناب مولوی عبد اللطیف خان بهادر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعلنا في امة خاتم المرسلين * وجعله شافعاً لنا يوم الدين *
 وشرف علماءنا بأنواع الفضائل والتبجيل * حتى اجرى على لسان رسوله الجليل
 النبيل * علماء امتي كانبیاء بنی اسرائیل * فاشكروا على آلائه الوافرة وافضاله الباهرة
 بالشكر الجميل * وسبحوا بحمده في البكور والاصيل * والصلوة والسلام على من هو الباعث
 لتشريفنا بهذه المكارم دون غيرنا * والدافع عنا كل ضررنا وضيرنا * والرافع عنا كل
 شرنا وظيرنا * وعلى آله واصحابه شמוש الهداية والايقان * وبدور الفضائل والعرفان *
 بعد اسكے حضرات حاضرین برتر تمکین ایدہم اللہ بالاید المتین کی خدمات
 عالیہ میں گذارش یہ ہے کہ جلسہ ماضیہ میں جو ۱۲ شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۷۹ ھ
 ۲ ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۳ ع کو حسن انعقاد پایا تھا اور جسکے انعقاد سے حضرت گرامی
 مدزلت بانی جلسہ کی غرض اصلی یہی دو باتیں تھیں ایک بیان کرنا فوائد و منافع بنا
 ایک مجلس مذاکرہ علمیہ کا طبقہ علیہ اسلامیہ میں جسکے جلسے ہر قمری مہینے میں
 ایک بار منعقد ہوا کریں مگر بعوارض اور دوسرا بڑھا جانا رسالہ جوارو استکباب عمل مولد
 شریف کا جسکو جذاب مستغنی عن المحامد والالقب صدر العلماء بدر الفقہ امام المحدثین
 ہمام المفسرین مالک اصول الفقہ والاحکام نعمان هذا العصر والایام رئیس المدرسین مفیض
 الطالبین حضرت مولانا واستادنا المستغنی عن ذکر اسمہ الشریف بعد بیان رسمہ المذیف[†]

† عالیجناب مولوی محمد وجیہ صاحب مدرس اول عربی بھرہ مدرسہ عالیہ کلکتہ

امام اللہ ظلال عواففہ علی رؤسنا نے زبان فارسی میں تصنیف فرمادیاہی * چنانچہ بعد انجام غرض اول کے بسبب رات زائد آ جانے کے اس رسالہ متبرکہ سے صرف تبرکا چند اوراق ابتدائی مشتمل بر مبادی رسالہ پڑھے گئے اور قرأت ما بقی اس جلسے پر موقوف رہی بعد اوسکے حضرت مولانا محتشم الیہ نے اس خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ چونکہ اکثر مضامین اوسکے متعلق بجاواب لفظی ادائے مزعومۃ مخالفین ہیں جو صرف واسطے تشفی تام اور دفع خدشات و اہام طلبہ علوم مرقوم ہوئے ہیں اور جنکا اس مجالس عالی میں پڑھا جانا محض تضییع وقت سامعین ہی اسواسطے مناسب یہہ ہی کہ تو اون مضامین کو اس رسالے سے الگ کر اور بعد اس انتخاب کے اوسکو ہریان اردو ترجمہ کر دال کیونکہ اسمکی فارسی عبارت بھی خالی از دقت و اشکال نہیں ہی اور انٹر مسائل علوم دینیہ کے مذاکرہ میں تعہیم کا لحاظ رکھنا بہت ضرور ہی پس خاکسار نے اس فرمان واجب الاذعان کا بجا لانا اپنے ذمے واجب و لازم سمجھا

اب اصل مطلب کی گزارش کیجاتی ہی

جاننا چاہئے کہ انعقاد مجالس عالیہ میلاد برکت و سعادت بنیاد حضرت خیرالعباد صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم النذاز جس طرح ہر کہ سدہ ۶۰۰ ہجری سے رواج پا کر آج تک بفضل خدا ساتھ رونق تمام کے جاری ہی (اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت قائم و باقی رہیگا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے اور اگلے تین قرون میں اس وضع خاص پر جاری تھا بلکہ صرف اسی قدر مروج تھا کہ کوئی عالم کسی وقت جب اوسکا جی چاہتا یا جب لوگ اوس سے پوچھتے کچھ احوال برکت و سعادت اشتمال میلاد شریف اور دوسرے حالات عظمت و میمنہ آیت حضرت از اول تا آخر کہہ سنا تا یا کوئی واعظ اذناے وعظ میں دوسری تقریروں کے ضمن میں مجھلا یا مفصلاً بر حسب مناسب وقت کچھ بیان کرنا یا کوئی مدرس پڑھائے وقت کسی مقام کی تقریب یا کسی

کلام کی مذاہمت سے کچھ ارشاد کرنا اور سامعین بتوجہ خاطر اور حضور باطن و ظاہر
 اوسے سنتے اور اپنے ایمان میں رونق و تازگی بخشنے اور پھر بشوق تمام اور ذوق
 مالا کلام انہیں مضامین کا باہم مذاکرہ کیا کرتے اور بعضے بخوف ڈھول و نسیان اور
 مضمونوں کو لکھ لیتے اور وہ نوشتہ دوسروں کو پڑھکر سناتے اور اسکی وجہ یہ تھی
 کہ اوس زمان برکت و سعادت توامان میں بسبب قرب و نزدیکی زمان نبوت و رسالت
 اور ترقی ارشاد و ہدایت تذکرہ احوال سعادت اشد مال سرور کائنات ہر وقت زبان زد
 خواص و عوام تھا بلکہ سوائے اس قسم ذکر سرا سر خیر کے اور امور کے چرچے بہت
 کم تھے ہر ادنیٰ اور اعلیٰ ابتدا سے انتہا تک جملہ احوال جزئی و کلی یعنی آپکا
 تولد فرمانا اور اوس وقت خوارق و غرائب کا ظاہر ہونا اور پھر دائیوں اور مرصعات
 کے سپرد اور اونکے گھر سیکڑوں عجائب و غرائب کا ظاہر ہونا اور پھر بعد انقطاع یعنی
 درودہ بڑھانے کے ایام طفولیت سے اوان شباب تلک پہنچنا اور اس اثنا میں ہزاروں
 واقعات عجیبہ اور معاملات غریبہ کا دکھانا اور لاکھوں آثار و علامات نبوت اور شواہد
 و برہانات رسالت کا آپکے ہر قول و فعل سے برآی العین مشاہدہ میں آنا اور
 کافروں اور راہبوں کا آپکی ولادت کی خبر دینا اور آپکی نبوت و رسالت کی بشارتیں
 سننا اور اس اثنا میں کچھ مختصر تجارت کرنا اور در ضمن اوسکے بعض مقامات
 متبرکہ کہ کو اپنے قدوم مفاخرت لزوم سے مستنرف فرمانا پھر بعد استکمال بجمع کمالات
 بشری طلوع شمس رسالت یعنی آپکا مبعوث رسالت ہونا اور اوسوقت کروڑوں خوارق
 و معجزات کا ظاہر ہونا اور اسی اثنا میں اوج معراج پر بلند گرائی فرمانا پھر
 مکہ معظمہ سے مدینہ مطہرہ میں ہجرت فرمانا اور واسطے اعلاے اعلام اسلام کے
 کفار کُفام سے لڑنا جہاد کرنا آپکا مظفر و منصور ہونا کافروں کا مخذول و مقہور ہونا
 تا بوفات حسرت آیات علی وجہ الکمال جاننا تھا اور بغیر محبت اور غلبہ شوق
 ہر وقت یہی تذکرہ انہیں شائع اور جاری اور ہر آن انہیں امور کا خیال اونکے دامن

میں ساری رہا کرتا پھر ایسے زمانے میں بائیں وضع خاص مجالس ذکر میادِ برکت بذیل کے منعقد کرنے کی کونسی ضرورت تھی کیونکہ وہاں تو کوئی مجالس و مجمع اس ذکر سوا سرِ برکت سے خالی تھا لیکن بعد اسکے جب رفتہ رفتہ بسبب بعدِ زمان رسالت بانواع و جومات ہر طرح کا فتور و خمول لوگوں کے دلوں میں راہ پاتا گیا اور وہ جوش و خروش امورِ دینیہ میں کم ہوتا گیا بلکہ دن بدن سستی آنی گئی اور ہمت لوگوں کی دنیا طلبی میں مصروف اور مقصور ہوتی گئی یہاں تک کہ علما بھی (جنکو سوائے اشاعت اور ترویجِ علوم اور پڑھنے پڑھانے کے اور کسی دوسرے کام سے سروکار نہ رہتا تھا) تحصیلِ معاش اور حبِ جاہ میں پھنستے گئے اوسوقت انٹر علمائے عظام اور فضلاء کرام نے بنظرِ ابقائے علوم تصنیف و تالیف کی طرف توجہ فرمایا اور کتابیں فقہ و اصول و حدیث و تفسیر و شمائل و سیرِ حضرت بشیر و نذیر صلی اللہ علیہ فی البکر و الظہیر و فتوح و تواریخ کی تصنیف و تالیف کرنے لگے خلاصہ یہ کہ وہ جتنے علوم و فنون کہ اوائلِ زمانے میں مخازنِ حافظہ اور معدنِ قلوب میں مستحفظ اور مستحضر رہا کرتے تھے اب بالکل دفاترِ قراطیس اور جرائد اوراق میں آ گئے پھر اوسوقت یہ کیفیت ہو گئی کہ ایک تو لوگوں کو خرد ہی امور دینیہ میں مداعت اور مسامحت آتی گئی تھی اور ہمہ تن سببوں کی ہمت امورِ عاشیہ کی طرف مقصور ہو چکی تھی تسپرِ یہ بہرہ و سوا اور اتکا ہو گیا کہ اب تو سارے عام کتابوں میں منضبط ہو گئے اب ہم جب چاہیں گے بے تکلف دیکھ لیں گے یا اگر خود دیکھنے کی قدرت نہ ہوگی تو کسی دوسرے سے پڑھوا کر سن لیں گے مگر اسکی توفیق تو جتنی ہوتی ہی سو خون ہر شخص اپنے حال پر قیاس کر لے سکتا ہی کہ شاید بااستثناے معدودے چند کسی کو اتنی بھی توفیق نہ ہوتی ہوگی کہ اور سب علوم و فنون تو بالائے طاق رہے افضل الکذب کہ عبارت کتاب اللہ اور قرآن شریف سے ہی سالانہ ایک بار بھی کہلاتے ہوں پھر اور

کتابوں کا حال اسی سے سمجھا چاہئے غرض رفتہ رفتہ جن دنوں عام کی وہ کیفیت اور لوگوں کی یہ حالت ہو گئی اور انڈر لوگوں کو حالات برکت و سعادت آیات سرور کائنات سے بالکل ناواقفیت محض ہوتی گئی اور اس وجہ سے انڈروں کے اعتقاد و محبت میں بھی جسمیں ہمیشہ اور حالات برکت سمات اور معجزات صدائت آیات کے سننے سے ترقی اور تارگی ہوتی جاتی تھی ضعف و فتور آتا گیا اور شوق و ذوق میں نقصان آ گیا * اور ظاہر ہی کہ تقویت ایمان موقوف اور تصدیق تام رسالت کے ہی اور یہی تصدیق رسالت اصل الاصول سارے ایمان کی ہی اور باقی بالکل ارکان اسی اصل پر متفرع ہیں کیونکہ توحید باری تعالیٰ اور تصدیق کتاب اللہ اور وجود ملائک اور تصدیق انبیاء یہ ساری بانیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے معلوم ہوتی گئیں پھر اگر (عیاذ باللہ) آپہی کی تصدیق میں کچھ فتور و تنزل ہو تو یہ ساری تصدیقین متزلزل ہو گئیں پھر تو ایمان کا حال معام تواب استحکام تصدیق رسالت سب پر مقدم تھرا کیونکہ جز کی مضبوطی سب سے پہلے چاہئے اور استحکام تصدیق رسالت بظاہر عقول عامہ ظاہر بین کے نزدیک دریافت خوارق و معجزات پر موقوف ہی خصوصاً وہ خوارق عادات جو عین وقت ولادت شریف اور ایام رضاعت اور اوان طفولیت میں ظاہر ہوتے گئے جس وقت نہ تصنع اور بذات کا گمان ہو سکتا تھا اور نہ ریا اور دکھارے کا خیال آسکتا نہ سحر و جادو کے توہم کی گنجائش تھی اور نہ طلسم و شعبدے کے تخیل کی سمائی اور ان باتوں کا عام و قرون بدوں اسکے کہ ہمیشہ مجمع عامہ اور مجالس عالیہ میں اسکا چرچا اور مدارے ہوا کرے ہرگز ممکن نہ تھا اسلئے اوس زمانے کے علمائے یعنی جس زمانے میں یہ ضعف و فتور اسلام شروع ہو گیا اور دن بدن لوگوں کی ہمتیں امور دینیہ سے مقصر ہوتی گئیں ضروریات دین سے یہ سمجھا کہ بہ تخصیص احوال میمنت اشتمال میلان برکت و سعادت بذیاد سرور کائنات باشندال خوارق عادات و غرائب حالات وقت ولادت اور ایام رضاعت اور

زمان طغولیت جو متعدد و مختلف کتب حدیث اور شمائل و سیر میں مذکور ہیں ایک جگہ مجتمع کر کے ایک رسالہ مختصر ترتیب دیا جائے اور اسکو باوقات مخصوصہ مجامع عامہ اور مجالس عالیہ میں پڑھکر سبھوں کو سنایا جائے تاکہ ہمیشہ اس کے سننے سے اعتقاد و محبت سرور کائنات کی دلوں میں مرتکز ہوتی جائے اور بدلے ضعف و فتور کے دن بدن ترقی و افزایش ایمان ہوئے اب چونکہ اس جگہ اعتقاد اور محبت درون مذکور ہوئے اس لئے جان لیا چاہئے کہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مفروضات دین میں داخل ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لایو من احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین حاصل معنی اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ کوئی تم میں سے مومن کامل نہ ہوگا جب تک مجھے اپنے باپ اور بیٹے اور سب لوگوں سے پڑھکر دوست اور محبوب نہ کیگا اور یہ بھی فرمایا سرور کائنات نے من احببني کان معی فی الجنة جو دوست اور محبوب رکھنا مجھ کو ہوگا ساتھ میرے جنت میں * پس اب ان بیانون سے جو اوپر مذکور ہوئے بخوبی ثابت ہوا کہ اصل مولد شریف جو عبارت ہی ذکر احوال میلان برکت و سعادت بنیاد سرور کائنات اور اس کے متعلقات سے جسکی کچھ تفصیل اوپر گذر چکی زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد آپ کے ہر قرن اور ہر طبقہ میں قرون سابقہ اور طبقہات لاحقہ کے موجود تھے اور پائی گئی ہی چنانچہ کتب احادیث اور شمائل اور سیر کے دیکھنے والوں پر بخوبی واضح و آشکارا ہے مگر باین وضع مخصوص جیسا اندون یعنی چھ سی برس سے جاری ہی البتہ قبل اس کے تھا اس واسطے لوگ اسکو بدعت کہتے ہیں اور صرف باین معنی کہ یہ وضع خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی اس وضع خاص کو بدعت کہنا کچھ مضائقہ بھی نہیں کیونکہ بدعت بمعنی حادث اور نو پیدا کے ہی یعنی جو چیز آگے نہ تھی سو البتہ یہ وضع خاص بھی بوجہ مخصوص حادث

اور نو پیدا ہی تراویح کی نماز کا بھی بعینہ یہی حال ہی کہ اوسکی اصل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پائی گئی ہی مگر باین وضع خاص اور اس اہتمام و التزام کے ساتھ جیسا اب جاری ہی کہ ہر سال رمضان شریف کے مہینے میں ابتدا سے لے انتہا تک تمام مسجدوں میں نماز تراویح کا پڑھنا اور اوسکے اہتمام و انتظام میں سرگرم رہنا اس قدر جاری اور شایع ہی کہ اب یہ بھی منجملہ ضروریات دین کے ہو گیا ہی یہ باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھیں بلکہ بعد آپکے خلفائے راشدین کی عہد خلافت میں رواج پائیں اور اسی واسطے حضرت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اسکی نسبت بمحل ستایش فرمایا ہی نِعْمَتِ الْبِدْعَةِ پس اس عمل مولد شریف کی نسبت بھی بعینہ وہی تعریف نِعْمَتِ الْبِدْعَةِ صادق آتی ہی مگر اب اس زمانے میں بعض مخالفان منہج سداد اور مدعیان کم سواد بوسوسہ شیطانی اور بہ نیت اظہار ہمہ دانی خود بھی اس عموم بدعت کو بدعت سینہ سمجھ بہتے ہیں اور دوسرے بے سوادوں کو بھی وہی الٰہی سمجھ سمجھانے میں لاکھوں طرح کی الت پھیر کر رہے ہیں بلکہ اکثر بمقابلہ طلبہ علوم اور کبھی کسی عالم کے مقابلے میں بھی اپنی کج فہمی کی راست نمائی میں سیکڑوں طرح کی کج ہکتیاں اور ہزاروں طرح کی کج ادائیاں کرتے ہیں چنانچہ اکثر عوام بے سواد اور طلبہ علوم کم استعداد کے دلوں میں شکوک و شبہات بھی پڑنے لگے اسلئے اب اس مسئلہ خاص کی تحقیق علمائے دین پر واجب بلکہ فرض ہو گئی اب اس مقام میں سب سے پہلے بدعت کے معنی اور اوسکی اقسام اور ہر قسم کی تعریف بزبان انجساز بیان کر دینا ضرور ہی پس جانا چاہئے کہ شرعاً بدعت اوسی کام کو کہتے ہیں جو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حادث ہوا ہو اور آپ کی عہد رسالت میں اوسکا وجود نہ ہو اور اوسکی قسمیں پانچ ہیں - بدعت واجبہ بدعت مندوبہ بدعت مکرمہ بدعت مکروہہ بدعت مباح بدعت واجبہ

اوس امرحادث اور نو پیدا کو کہتے ہیں جو قواعد ایجاب کے تحت میں داخل ہو یعنی احداث اور نو پیدا کرنا اوسکا کسی امر واجب العمل کے استحصال یا اوسکی تکمیل و استحکام کی نیت سے عمل میں آیا ہو مثلاً اعجام یعنی غیر اہل عرب پر تحصیل اون علوم عربیہ کی جسکا پڑھنا واسطے سمجھنے معنی قرآن و حدیث کے ضرور ہو یعنی فہم معانی قرآن و حدیث اون علوم کے سیکھنے پر موقوف ہو اور وہ یہی چند علوم ہیں صرف و نحو و معانی و بیان و لغت و علم جرح و تعدیل و علم تمایز حدیث صحیح و سقیم کہ بدون ان علوم کے سیکھنے کے معانی و مطالب قرآن و حدیث کا سمجھنا خارج از امکان ہی پس اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بسبب شائع نہونے اسلام کے غیر مالک عرب میں ان علوم کی تحصیل کی ضرورت اور رواج نہ تھا اور آپ کے بعد اسکے حادث ہونے کی جہت سے یہ بھی بدعت ہی مگر بسبب موقوف علیہ ہونے ایک امر واجب یعنی فہم معانی قرآن و حدیث کے یہ بدعت واجب تھیری تدوین کتب فقہ و اصول اور رد اقوال قدریہ و جبریہ و مجسمہ و غیرہ بھی (کہ عبارت تدوین علم کلام سے ہی) اسی قسم میں داخل ہی - اور بدعت مندوبہ اوسے کہتے ہیں جو قواعد مذہب یعنی استحباب کے تحت میں داخل ہو جیسا بنانا رباط یعنی مسافر خانے اور مدرسوں کا اور ہر ایسی نیکی اور نیکوئی کی بنا دالذی جو اوائل اسلام میں نہی اور اسی قسم میں داخل ہی نماز تراویح اور گفتگو کرنی اوپر مسائل دقیقہ علم تصوف کے اور انہیں اقسام کو بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں اور بدعت مکرمہ وہ بدعت ہی جو مخالف کتاب و سنت ہو جیسے مذاہب قدریہ اور جبریہ اور مجسمہ اور معتزلہ کے ہیں اور اسی کو بدعت سنیہ اور بدعت ضالہ بھی کہتے ہیں اور بدعت مکروہہ وہ ہی جو قواعد مکروہہ کے تحت میں داخل ہو جیسا نقس و نگار کرنا مساجد و مصاحف کا بقول بعض اور بدعت مباح وہ بدعت ہی جو قواعد مباح کے تحت میں داخل ہو جیسے کھانے

پہننے میں تکلف کرنا یعنی اطعمۃ الذیذۃ پر تکلف کا کھانا اور اقمشۃ نفیسۃ پر تجمل کا پہننا بشرطیکہ یہہ دونوں از قسم حرام نہوں یعنی بغرض تلذذ و تکلف کے کوئی حرام چیز نکھالیوے اور بغرض تشہین و تجمل اور تفاخر و تبختر کے حریر و اطلس پہن نلیوے [اب اس مقام پر اسے بھی یاد رکھا چاہئے کہ جو امر آنحضرت صلعم کے زمانے میں تھا اور خلفائے راشدین نے اسے کیا ہو اگرچہ باین معنی کہ آنحضرت صلعم کے زمانے میں نہ تھا البتہ بدعت ہی مگر درحقیقت وہ از قسم سنت ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين یعنی واجب ہی قمبر لازم پکڑنا ہماری سنت کا اور ہمارے خلفاء راشدین کی سنت کا] پس اب جانا چاہئے کہ یہہ عمل مراد شریف بھی اگرچہ بسبب نہ ہونے زمان برکت وسعدت نشان میں آنحضرت سرور کائنات صلعم کے بدعت ہی مگر بسبب داخل رہنے اس کے قواعد ندب واستحباب کے تحت میں بدعت مندوبہ اور حسنہ ہی اور اسی طرح قیام وقت ذکر ولادت آنحضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اگرچہ بدعت ہی پر بدعت مندوبہ ومستحسنہ اور اب تو گو یا اس کے استحباب و استحسان ہر اجماع ہو چکا ہی کیونکہ عرصہ راند چھہ سی برس سے ایک جم غفیر اور جماعۃ کثیر علمائے عظام اور فقہائے کرام اس عمل مولد شریف اور قیام وقت ذکر میلاد منیف کے استحسان و استحباب پر اتفاق کرتے چلے آئے ہیں پس اب اس زمانے میں تو بنظر اس اجماع کے اس عمل شریف کی بجا آوری کو واجب سمجھا چاہئے کیونکہ اتباع اور پیروی جمہور علما کی واجب ہی اور ترک کرنا اس کا حرام اور بعض لوگوں کا خلاف کرنا (اگر پایا بھی جاوے) مانع انعقاد اجماع نہیں ہی کیونکہ ہدایہ اور کفایہ اور تلویح وغیرہ کتب فقہ و اصول میں لکھا ہی کہ جس امر پر جمہور یعنی اکثر اجماع اور اتفاق ہو اوسمیں بعض کی مخالفت کا اعتبار نہیں ہی اور مشکوٰۃ کے باب الاعتصام میں لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اتبعوا السوان الاعظم فانہ من شئ شئ فی النار یعنی پیروی

کرو تم سواد اعظم یعنی اکثر لوگوں کی اور جو شخص ننھا پڑا جماعت سے اور الگ ہو
انسے گرا دوزخ کی آگ میں * اور اوسے باب میں ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیکم بالجماعة والعامة لازم پکڑو تم جماعت کو اور انڈر کو * یہہ بھی اشارہ اسی طرف
ہی کہ اتباع اور پیروی اکثر و جمہور کی کرنی چاہئے کیونکہ اتفاق کل علما کا سب احکام
میں نہایت متعسر بلکہ ناممکن ہی اور اوسے میں لکھا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیہ وسلم نے من فارق الجماعة شبرا فمدرج في ربة الاسلام عن عنقه جو کوئی
الگ ہو جماعت سے بقدر ایک بالشٹ کے اوسنے نکال دلا دوزخ کی اپنی گردن
سے * یعنی (العیان باللہ) قید اسلام سے نکل گیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان الله لا یجمع امّتی علی ضلالة وید الله علی الجماعة و من شذّ شذّ فی النار
خداوند تعالیٰ اکٹھا نہیں کرتا ہی میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر اور اللہ تعالیٰ
کی قدرت اور احسان کا ہاتھ جماعت پر ہی پھر جو شخص الگ ہو جماعت سے
گرا دوزخ کی آگ میں * اب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اہل حق کی نصرت
و حفاظت فرماتا ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ اجماع جمہور علمائے معتمد اور
فقہائے مستند ایک رکن ہی ارکان اربعہ شرعیہ سے [یہاں مسجد لا چاہئے کہ
ارکان شرع چارہیں کتاب و سنت و اجماع امت اور قیاس مواد کذب سے قرآن مجید
ہی اور سنت حدیث شریف سے عبارت ہی اور اجماع امت یہی اتفاق جمہور علما
ہی جسکا ذکر ہو رہا ہی اور قیاس کے معنے یہہ ہیں کہ جب حکم کسی مسئلہ شرعی
کا ان تینوں رکن میں جنکو اصول دین کہتے ہیں نملے اوسوقت کوئی عالم جسکو رتبہ
اجتہاد کا حاصل ہو (کہ وہ رتبہ بہت ہی بلند اور عالی ہی اور شرح اوسکی خالی
ازطوالٹ نہیں) اپنی رائے اور قیاس کو دخل دیکر بوعایت اونہیں اصول ثلاثہ کے ایک
حکم اوسکا نکالے اور اس رکن سوم یعنی اجماع امت پر بہت بڑے بڑے امور دینیہ کا
مدار ہی جنکی تفصیل سے کتب فقہ و اصول مملو ہیں] اب اون مخالفان گمراہ کے بعض

استدلال کی حقیقت بھی سن لیا چاہئے ایک دلیل اور انکی اصل عمل مراد شریف کے ابطال میں یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من احدث فی امرنا هذا مالیس منہ فهو رد * شرح دہلوی میں اس حدیث کے معنی یوں لکے ہیں کہ جس کسی نے حادث اور نو پیدا کیا ہمارے دین روشن و ہریدہ میں ایسی چیز کو جو اوس دین سے نہ ہو یعنی ایسی ایک چیز کو احداث کرے جو صراحۃً مخالف قرآن و حدیث ہو پس وہ چیز یا وہ شخص باطل اور مردود ہی * اب اسی ایک دلیل سے ان مخالفین کی رسائی کو سمجھا چاہئے کہ یہہ کیونکر اس دلیل مخالف کو اس مسئلہ موافق پر منطبق کیا چاہتے ہیں کہان مخالفت حدیث و قرآن اور کہان ذکر میلاد برکت بنیاد حضرت خاتم پیدمبران صلی اللہ علیہ وسلم پہلا یہان مخالفت کا کیا ذکر یہہ تو عین موافق بلکہ مقوی و موید تصدیق کتاب و سنت ہی جیسا او پر کی تقریروں میں گذر چکا پس اسی پر دوسری دلیلوں کو بھی قیاس کیا چاہئے * باقی رہا مسئلہ قیام و وقت ذکر میلاد حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم القیام اسکے ابطال میں مخالفین نے بڑا زور مارا ہی اور عوام بے سواد اور طلبہ کم استعداد کے دلوں میں بڑے بڑے شکوک و شبہات ڈالے ہیں اور اپنے حوصلہ اور رسائی کے مطابق بڑے بڑے ادلہ قویہ جسکو اپنی دانست میں لاجل اور لاجواب سمجھتے ہیں ایراد کئے ہیں اسلئے اوسکی نسبت کچھ تطویل کلام بذکر مذاہب و اقوال علماء عظام اور فقہاء کرام مناسب مقام معلوم ہوتا ہی *

جانا چاہئے کہ استحسان و استحباب قیام و وقت ذکر میلاد حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام جو بقول علماء عظام اور فقہاء کرام کے ثابت اور متحقق ہی ابتدا اوسکا اوپر جواز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس وقت خاص میں ہی اور بہ نسبت اس جواز کے علمائے کبار کا یہہ عقیدہ ہی کہ حضور آپ کا قدر شریف کے ماسوا اور کسی موضع میں خواہ بحصول قرب و نزدیکی و رفع حجاب و درمی بطی الارض یعنی سمت جالے زمین کے یا کسی دوسری وجہ سے * مکن ہی اور تفصیل و تعظین

اسکی مشیت ایزدی پر موقوف یعنی جسوقت جس طرح خداوند تعالیٰ کو منظور ہو کسی ایک مقام یا مجلس کو آپکے حضور برکت و سعادت معمور سے مشرف و ممتاز فرماوے مگر جتنی وجہ و طرق کہ ممکن الوقوع ہیں اور انکے شواہد بھی موجود انہیں چار قسموں میں منقسم ہیں *

اول۔ شہود روح مع الجسد مگر نہ بجسد ممکن، عنصری بلکہ بجسم مطہر انوری کہ بسبب غایت لطافت و نورانیت ہر فرد بشر کی بصارت و بینائی اس کے اندر الگ سے محض عاری و قاصر ہی صرف وہی لوگ جنکے حال پر غایت خاص مبذول ہو اور جنکو اپنے جمال مذکور کے مشاہدہ سے مشرف و مسعود فرمانا منظور دیکھ لیتے ہیں مثل اجسام ملائک عظام کہ بسبب لطافت و نورانیت کے ہر شخص کی بصارت اسکو کب دیکھ سکتی ہی چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں اکثر تشریف لاتے تھے پھر کبھی توسب اہالی مجلس انکے جمال با کمال کو دیکھ لیتے اور کسی وقت کوئی بھی نہ دیکھتا اور کبھی بعض دیکھتے اور بعض محروم رہ جاتے جیسا کتب احادیث میں مفصلاً مذکور ہی *

* آنرا بچشم پاک توان دید همچو ماه * ہر دبدہ جاے طلعت آن نور بارہ نیست *

اور آپکے جسم مبارک کی لطافت تو خود حالت حیات میں بھی ظاہر تھی کہ آپکا سایہ نتھا پھر اسکی وجہ بجز لطافت کے اور کیا تھی اب غور کیا چاہئے کہ ہر گاہ اس نشأت دنیوی میں کہ محل ظلمت و کدورت اور مقام نجاست و کثافت ہی آپ کے جسم عنصری کو جو عموماً اجزاء ارضیہ سے مرکب ہی اس قدر لطافت و نظافت حاصل تھی پھر جب آپنے اس جسم عنصری مکدر کو چھوڑ کر بجسم نورانی لطیف اوس عالم نظیف میں انتقال فرمایا ہو اوسوقت وہ جسم مطہر کتنا صفی و الطف اور کس قدر اجلی و انطف ہوا ہوگا یہہ کہا جا سکتا ہی کہ وہ جسم نورانی اجسام ملائک عظام سے بھی بمدارج الطف و انطف اور انور و ابھر ہوگا *

دوم — شہود روح مجرد جیسا اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں واقع ہوتا تھا یعنی آپ عالم رویا یعنی خواب میں بروح مجرد تمام عالم ملکوت میں تعرج اور تفرج فرماتے اور کبھی بہشت کی اور کبھی کسی اور مقام کی سیر کرتے تھے چنانچہ کذب احادیث میں سیکڑوں روایتیں مصرح ہیں اور خواب انبیا باتفاق علما در حکم وحی ہی اسمیں کچھ کسی طرح کے شلک و شبہ کو دخل نہیں پھر خواب میں بجز شہود بروح مجرد اور کوئی احتمال ہی نہیں ، اور یہ شہود بروح مجرد بحالت خواب اگرچہ دوسروں کے حق میں بھی متصور ہی مگر آپ کے حق میں متیقن ہی اور دوسروں کی نسبت یہ بھی مکمل ہی کہ ارہام و خیالات نفسانی و تخیلات و تسویلات شیطانی جسکو اضغاث الاحلام اور خواب پریشان بھی کہتے ہیں موجب اس شہود کا ہوا ہو ۔

سوم — شہود بمثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تیسری صورت کی تفہیم و فہم اگرچہ عقل عامہ کی رسائی سے برتر و اعلیٰ ہی پر بالاجمال اسقدر سمجھ لیا چاہئے کہ مثال آنحضرت صلعم عکس ذات شریف اور پرتو نور انور ہی نہ مثل عکس کسی چیز کے جو آئینہ میں منعکس ہوتا ہی کیونکہ وہ عکس صورت صوری اور ظاہری کا ہی اور نہ مانند پرتو چراغ یا شمس و قمر کے جو درو دیوار پر پڑتا ہی کہ وہ بھی سایہ صوری جسم نورانی ہی بلکہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عکس صورت معنوی اور حقیقی ہی اور پرتو نور باطنی و تحقیقی کہ نہ اسکو عین کہہ سکتے ہیں اور نہ غیر ۔

عقل اینجارہ ندارد و ہم نیز * چشم بکشا لب فرو بند ای عزیز *

منسکواۃ شریف میں مرقوم ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنه اصحابہ وانه یسمع قرع نعالہم اقاہ ملکان فیقولا انہ فیقولان ما کنت تقول فی هذا الرجل ای لکون صلی اللہ علیہ وسلم الی اخر

الحديث معنی اس حدیث کے یہہ ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب رکھا جاتا ہی اپنی قبر میں اور اس کے باروہان سے منہ پھیر کر لوٹنے ہیں اور وہ اونکی جوتیوں کی آہٹ سننا ہی اوسوقت دوفرشتے اوسکے پاس آتے ہیں اور اوسے بٹھاتے ہیں پھر پوچھتے ہیں کیا کہتا ہی تو حق میں اس مرد کے یعنی محمد مصطفیٰ صلعم کے انتہی * اب حضرت مولانا شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ اسوارہ نے اسکی شرح میں یوں لکھا ہی کہ یہہ اشارہ بلفظ هذا الرجل یعنی یہہ مرد یا تو بچہت شہرت و حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اذہان و قلوب میں ہی (جیسا علمائے ظاہری کا زعم ہی) یا بالعیان باحضر ذات شریف باین طور کہ ایک مثال ذات آنحضرت پیش نظر اوس میت کے حاضر لاتے ہوں اور اشارہ هذا الرجل اوسی مثال شریف کی طرف کرتے ہوں ،

چہارم — شہود برفع حجاب اور بطی الارض یعنی بردے اور حائلوں کے اوتھ جانے اور زمین کے سمت جانے سے باین طور کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مقدس میں متمکن اور رونق افروز رہیں اور پردے اور حجاب جو آپ کے اور اس مکان کے درمیان جہاں شہود منظور ہو حائل ہوں اُتھ جائیں اور بعد مسافت بھی زمین کے سمت جانے سے باقی نہ رہے پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعین عنایت اوس موضع سعادت نصیب کو مشرف بملاحظہ فرماویں *

اب یہہ چاروں صورتیں ممکن الوقوع بلکہ متوقع الوقوع ہیں جیسا اسکے دلائل و شواہد سے جو ابھی مذکور ہوتے ہیں ظاہر ہووینگا انشاء اللہ تعالیٰ مگر تحقیق اس امر کی کہ ان اقسام میں سے کس قسم کا شہود کس مقام میں ہوا کرتا ہی محمول بعلم الہی ہی اسمیں کسی کے دم مارنے کی جگہ نہیں ہی ،

دلیل و مثال قسم اول شہود یعنی شہود روح مع الجسد کی بھی معراج شریف ہی کہ ساری کذب احادیث و سیراسکی تفصیل سے مملو اور مستحکم ہیں اور یہہ

معراج شریف بجسد نظیف حالت بیداری میں واقع ہوا نہ خواب میں بروج
 مسجد * مدارج النبوت میں حضرت مولانا شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
 فرمایا ہے کہ مذہب صحیح یہی ہے اور جمہور علمائے صحابہ اور تابعین و
 تبع تابعین اور جو لوگ انکے بعد ہوتے گئے محدثین و مجتہدین و متکلمین و غیر ہم
 از ایمۃ دین سب کے سب اس پر متفق ہیں احادیث صحیحہ اور روایات صریحہ
 اس پر ناطق ہیں اب یہاں اگرچہ تطویل کلام بذکر قصۃ معراج موجب اطناب داستان
 ہو سکتا ہے مگر بنظر ایضاح مقام بالکلیہ ترک کرنا بھی مناسب وقت نہیں اسلئے
 کچھ بزبان محض ایجاز بیان ہوتا ہے یعنی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالات
 بیداری میں بجسد شریف پہلے مکہ معظمہ سے بیت المقدس میں تشریف لے گئے
 اور مسجد اقصیٰ کے اندر داخل ہوئے اور وہاں دو گانہ ادا فرمایا اور جماعت انبیاء از
 آدم تا عیسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام نے آنحضرت کی اقتدا فرمائی [اب اس
 مقام پر سمجھا چاہئے کہ اداے ارکان نماز بدون روح مع الجسد کے متصور ہی نہیں
 ہو سکتی ہے] پھر اوسی طرح بجسد مبارک آسمان پر تشریف لے گئے اور بعض انبیاء
 علیہم السلام سے جو آسمانوں پر بھی رونق افروز تھے ملاقات فرمائی اور وہاں بھی
 نماز ادا کی اور امامت کی اور انبیاء کی جیسا بیت المقدس میں گذرا پھر جب لوت
 آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف سے اور صبح ہوئی خبر دیا اپنے لوگوں
 کو پھر بعض ضعیف الایمان نے اوسکی تکذیب کی اور مرتد ہو گئے [اب اس تکذیب
 اور ارتداد سے بھی ظاہر ہے کہ وہ معراج بجسد شریف تھا ورنہ معراج صرف بروج
 مقدس کا جس طرح کہ خواب میں ہوتا ہے کوئی بھی مذکر نہ ہوتا کیونکہ وہ تو کوئی
 ایسا امر مستبعد نہیں بلکہ ہر فرد بشر کے لئے بھی متصور ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا]
 اور بعض دوسروں نے احوال و اوصاف تفصیلی بیت المقدس پوچھے پھر آپ نے من و عن
 ذرۃ ذرۃ سب بیان کئے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعض حالات

صحیح یاد نہ رہے تھے اسلئے میں متامل و متردد ہوا کہ فوراً بیت المقدس صحیحہ دکھلا یا
 گیا پھر جو کچھ سوال کرتے گئے میں اسکا جواب دیتا گیا [اب علمائے اس مقام میں
 دو احتمال لکھا ہی ایک احتمال یہہ ہی کہ بیت المقدس آپکے سامنے اٹھالائے
 جس طرح در تخت بلقیس کو بیلک طرفۃ العین حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس
 اٹھالائے تھے یا صورت مثالیہ اوسکی آنحضرت صلعم کے سامنے حاضر اور متمثل کی
 گئی جس طرح در بہشت و دوزخ آنحضرت کے سامنے متمثل کی گئی حالت نماز میں
 اور دوسرا احتمال یہہ کہ آنحضرت صلعم اور بیت المقدس کے درمیان جتنے پر دے اور
 حجاب حائل تھے وہ اٹھ گئے ہوں اور بطی الارض مسافت بھی باقی نہ رہی ہو اور
 دوسری ایک روایت میں مذکور ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 جبریل علیہ السلام نے بیت المقدس کو حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے مکان کے پاس
 لا رکھا اور میری نظر کے سامنے کر دیا پھر میں اوسے دیکھتا تھا اور جو کچھ ہو چھتے تھے
 اوسکا جواب دیتا تھا » اب جائے فکر و تدبر ہی کہ جب بیت المقدس کا اوسکی
 جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے آنا محقق اور واقع ہوا پھر اگر آنحضرت سرور کائنات
 و شہنشاہ دین کو کرسی عزت اور تخت عظمت پر بٹھا کر بلکہ مع روضہ مذکورہ اٹھا کر
 جس جگہ منیت ایزدی مقتضی ہو لے آئیں اس میں کونسا تعجب اور استبعاد
 ہی حقیقت یہہ ہی کہ اس امر کی تصدیق میں ہرگز شک اور شبہ نہ ہوگا مگر
 اوسی شخص کو جسکو اس روایت نقل بیت المقدس میں بھی شک و تعجب ہو
 اور اسکی تصدیق میں شبہ کرنے والے کا حال خود ظاہر ہی کچھ بیان کرنے کی
 ضرورت نہیں بلکہ ویسے شخص سے ہمکو بحث کرنا بھی ضرور نہیں کہ وہ ایسے منہ
 میں داخل ہی اور یہہ بھی روایت ہی کہ آنحضرت صلعم سفر معراج سے مراجعت
 فرماتے وقت اثناء راہ میں ایک قافلہ قریش پر سے گذرے اپنے اہل قافلہ پر سلام
 کیا اور لوگوں نے آپکی آواز لطیف کو پہچانا اور کہا کہ یہہ آواز محمد کی ہی

صَلَّى اللہ علیہ وسلم پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبیل فجر کے اور خبر دی آپ نے قوم کو اس امر کی کہ تمہارے فلا نے قافلہ سے اٹھانے راہ میں ملاقات ہوئی اور فرمایا آپ نے کہ نشانی اوسکی یہ ہے کہ کُندرا میں تمہارے شتروں پر کہ فلا نی جگہ سے آئے تھے اور گم کیا لوگوں نے ایک شتر کو پھرتے ہوئے لایا اوسے فلا نے اور فلا نے روز وہاں پہنچ جائیگا پھر حساب رکھا لوگوں نے اوس دن کا اور ویسا ہی پایا یعنی قریب نصف النہار اوسی روز معبود کے وہ قافلہ پہنچ گیا اور قصہ آپ کے سلام کے سننے اور شتر کے گم ہونے اور اوس فلا نے کا اوسے دھونڈھ لانے کا بعینہ اوسی طرح پر جیسا آپ نے بیان فرمایا تھا کہ سنائے اب اس روایت سے بھی بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سیر معراج آپ کا بروح مع الجسد تھا نہ فقط بروح مجرد کہا ہوا الظاہر علی الذہن السلیم والطبع المستقیم وان خفی علی الفہم السقیم والعقل الوخیم

قسم دوم و قسم سوم کے شواہد و امثله اوپر گذر چکے اب صرف قسم چہارم کی مثال باقی ہے سورہ قصہ، حرب موتہ ہی اور خلاصہ اوس قصہ کا جیسا تمام کتاب سیر و مغازی میں مذکور ہے یہ ہی کہ جب مقام موتہ میں اہل اسلام بمقابلہ کفار لٹام لڑنے کھڑے ہوئے اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد شریف مدینہ مطہرہ میں بجانب موتہ رخ پھیر کے بیٹھے اور قدرت الہی نے سارے حسب حائلہ کو آپ کی نظروں سے اٹھا دیا اور وہ مقام موتہ جو بفاصلہ بعید مدینہ شریف سے واقع تھا بطی الارض یعنی زمین کے سمت جانے سے آپ کے روبرو ہو گیا پھر آنحضرت صلعم اوس معرکہ کو اپنی آنکھوں سے معاینہ فرماتے اور اصحاب کرام سے ارشاد کرتے تھے کہ زید ابن حارث رضی اللہ عنہ نے علم اٹھایا اور شہید ہو گئے بعد اُسکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے علم اٹھایا اور شہید ہوئے پھر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور وہ بھی شہید ہوئے تا آخر قصہ ۔ اب اگر کوئی کچھ فہم و ناقص العقل ان تقریروں کو سن کر یہ کہہ کہ ہم نے مانا کہ یہ ساری قدرت و قوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت حیات میں حاصل تھی مگر بعد آپ کے انتقال

فرماندیکے اسکے باقی رہنے پر کیا دلیل ہی اوسکا جواب یہ ہے ہی کہ مدار اس قدرت و قوت کا اوپر ثبوت درجہ رسالت اور تحقیق رتبہ قرب و کرامت کے ہی پھر جب یہ مدارج عالیہ بعد انتقال کے بھی ثابت ہیں البتہ بے شک و شبہہ اور بے ریب و تردد وہ قدرت و قوت بھی باقی ہی اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے ہی کہ اہل ایمان سے خوارق عادات کے ظاہر ہونے کا مدار اوپر ثبوت کسی ایک صفت کے انہیں تین صفتوں میں سے ہی یعنی رسالت و نبوت و ولایت اور ان امور میں حالات حیات سے حالت ممات میں کچھ فرق نہیں ہوتا ہی یعنی معاذ اللہ کہ وہ مراتب عالیہ اور مدارج سامیہ جو حالت حیات میں حاصل تھے بعد ممات مساوی ہو جائیں پھر جب ہر ایک صفت کے متصف کا یہ حال ہو تو آپ کی نسبت کہ ان تینوں صفات عالیہ کے موصوف اور اکمل الاکملین و افضل الافضالین اور اکرم الاکرمین و اعظم الاعظمین ہیں ان خدشات و شبہات کا کیا مقام ہی حقیقت تو یہ ہے ہی کہ جس شخص کو آپ کی حالت حیات کے خوارق و معجزات کی تصدیق میں تردد ہی اوسکو بعد الموت ایسے معجزات کے مدور کی تصدیق میں بھی تامل ہوگا و نعوذ باللہ من ذلک - اور بعض مخالفین یوں اعتراض کرتے ہیں کہ جب احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں بجسد نظیف زندہ رونق افروز ہیں اور تاقیام قیامت یوں ہی قیام فرما اور رونق افزا رہیں گے تو اب حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موضع ماورای قبر شریف میں یا بایں طور ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجسد نظیف قبر شریف سے نکل کر اوس موضع خاص میں رونق افزا ہوویں اور یہ محض محال ہی کہونکہ اگر ایسی صورت ہوتی تو لامحالہ درود یوار روضہ منورہ شق ہو جاتے حالانکہ یہ کبھی وقوع میں آیا اور کسی نے بھی ایسی روایت یا حکایت نہ کی یا اس طور پر ہوگا کہ آپ بروح مجرد اوس محل خاص کو مشرف بحضور فرمائیں اور اہمیں یہ ایک بڑی قباحت آن پڑتی ہی کہ خواہ نخواہ انفکاک روح مطہر کا جسد منور سے لازم آتا ہی اور

یہی معنی نزع روح کے ہیں تو گویا معاذ اللہ ہر بار کسی محل ماورائے قبر شریف کے رواق افزا ہونے میں کیفیت نزع روح کی طاری ہوا کرتی ہی اور نزع روح کی تکلیف سب پر ظاہر و آشکار ہی اور اس تقدیر میں حضور آنحضرت موضع ماورائے قبر شریف میں تجویز کرنی عین انکے حق میں تکرار نزع روح کی تجویز کرنی ہی اور اسکی رکاکت خود ظاہر ہی انتہی - پس اگرچہ بنظر شفاعت و ابتدال اس اعتراض مہمل کے یہہ بھی مثل اور ہدیانات لا یعنی کے ہرگز التفات کے قابل نہ تھا مگر چونکہ ایسے اعتراضات اکثر عوام کم سوان کے دلوں میں جلد جگہہ کرتے ہیں اسلئے اسکی شفاعت و ابتدال کا واضح کر دینا بہت ضرور ہوا سو یاد کیا چاہئے کہ اوپر بیان ہو چکا ہی کہ آپکا قبر شریف کے ماسوا کسی اور موضع کو اپنے حضور پر نور سے مشرف فرمانے کی چار صورتیں ہیں پہلی صورت حضور روح مع الجسد مگر نہ بجسد مکر عنصری بلکہ بجسم مطہر انوری کہ بسبب غایت لطافت و نورانیت ہر فرد بشر کی بصارت و بینائی اسکے ادراک سے محض عاری و قاصر ہی اور اسی تقریر کے خاتمہ میں یہہ بھی مذکور ہوا ہی کہ آپکے جسم مبارک کی لطافت تو خود حالت حیات میں بھی ظاہر تھی کہ آپکا سایہ نہ تھا اور جب اس نشأت نبوی میں کہ محل ظلمت و کدرت ہی آپکے جسم عنصری کو جو عموماً اجزائے کثیفہ سے مرکب ہوا کرتا ہی اسقدر لطافت حاصل تھی پھر جب اپنے اس جسم ظامانی مکر کو چھوڑ کر بجسم نورانی مطہر اس عالم ظریف میں انتقال فرمایا اس وقت وہ جسم مطہر کتنا صافی و الطف اور کسقدر اجلی و انطف ہوا ہوگا یہہ کہا جاسکتا ہی کہ وہ جسم درانی اجسام ملائک عظام سے بھی بمدارج الطف اور انطف اور انور و ابھر ہوگا اور جب جسم ملائک بسبب اپنی خفت اور لطافت کے ہر جسم اور ہر شی کے اندر داخل ہو سکتا ہی تو آپکے جسم الطف و انطف کے دیوارِ وضعہ مذکورہ سے گذر جانے میں کونسی جگہہ تامل اور تردد کی ہی ایسے معترض کو تو عذاب قبر پر بھی شبہہ ہو سکتا ہی کیونکہ آخر عذاب کرنے کے لئے ملائک موکل عذاب کا قبر میں

آنا جانا ضرور ہی حالانکہ کسی نے آج تک کسی کافر و مشرک کی قبر کو بھی شق ہوتے نہیں دیکھا پھر اوسمیں فرشتے عذاب کے کیونکر آئے گئے اور کیونکر اوسپر عذاب قبر ہوا اور اگر معترض کو آپکے جسم شریف کی لطافت و نظافت ہی پر اعتقاد نہ ہو اور اوس جسم لطیف نورانی کو اپنے جسم کثیف ظامانی پر قیاس کرتا ہو تو اسکا جواب ہی نہیں اور وہ قابل خطاب ہی نہیں بلکہ وہ ہمارے مرحلے سے خارج ہی فنعوذ باللہ منہ و من ذریاتہ - اور یہہ بھی اوپر گذر چکا ہی کہ شہود روح مجرد آپکا مثل خواب کے ہوا کرتا ہی یعنی جیسا کہ آپ اکثر حالت حیات میں بھی بعالم رویا یعنی خواب کی حالت میں تمام عالم ملکوت میں تعرج و تفرج فرماتے اور کبھی بہشت اور کبھی اور کسی مقام کی سیر کرتے تھے اوسی طرح اب بھی ہر روح مجرد مثل حالت خواب اور رویا کے جس مقام کو چاہتے مشرف بحضور فرماتے ہیں مگر معترض نے اپنی غایت جہالت و نادانی اور سفاقت و غلط فہمی سے اس شہود روح مجرد کو شہود بنزع روح سمجھا اور کیسی کیسی بے ادبی اور گستاخیوں کا مصدر بنا فنعوذ باللہ من الجہل والغویۃ - اور بعضوں کو اس مقام میں یہہ بھی خدشہ ہوتا ہی کہ جب آن واحد میں مجالس متعدد ذکر میلاد برکت و سعادت بذیاد اماکن مختلفہ میں منعقد ہو رہیں اوسوقت حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بذات واحد و بآن واحد اوس ساری مجالسوں میں کیونکر ہوسکتا ہی اوسکا جواب اولا - یہہ ہی کہ ہم صرف یہہی کہتے ہیں کہ حضور آنحضرت کا کسی ایک مجلس ذکر میلاد شریف میں جسکو لیاقت و قابایت آپکے حضور اور مقبولیت کی حاصل ہو جائز ہی اور وہ بھی تمام اوقات مجالس کے کسی ایک وقت خاص میں نہ یہہ کہ حضور آپکا ساری مجالس مولود میں ابتدا سے لے انتہا تک واجب ہی تو اب یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ آپ ایک ہی مجلس کو مشرف فرمائیں اور باقی مجالس محروم رہ جائیں اور یہہ بھی ممکن ہی کہ ایک لحظہ ایک مجلس میں اور دوسرے

لے مکہ دوسری مجلس میں رونق افروز ہوں اور ثانیاً - یہہ کہ ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ حضور آپکا چار طریقے پر ممکن ہی ایک اونمیں سے شہود برفع حجاب اور بطی الارض ہی یعنی پردے اور حائلونکے اوٹھ جانے اور زمین کے سمت جانے سے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مقدس میں متمکن اور رونق افروز رہیں اور پردے و حجاب جو آپکے اور اوس مکانکے درمیان جہاں شہود و حضور منظور ہو حائل ہوں اوٹھ جائیں اور بعد مسافت بھی زمین کے سمت جانے سے باقی نہ رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعین عنایت اوس مجلس سعادت نصیب کو مشرف بملاحظہ فرماویں پھر اس صورتمیں تو ممکن ہی کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم اپنے روضہ مذکورہ میں متمکن اور رونق بخش رہیں اور ایکہی آن میں ساری مجالس متعدده اور اماکن مختلفہ آپکے سعادت مشاہدہ اور کرامت ملاحظہ سے مشرف اور مسعود ہو جائیں ثالثاً - یہہ کہ اگرچہ وجود ذات واحد بآن واحد امکانہ متعدده میں بعقل قاصر اور فہم ظاہر مستبعد اور محال ہی لیکن درحقیقت بنظر کرامات اولیا یہہ امر محال محض آسان اور ممکن الوقوع ہی بلکہ سیکڑوں شواہد اسکے جو اولیاء کرام سے وقوع میں آئے ہیں موجود ہیں جیسا کہ حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس اللہ سرہ السامی نے اپنی کتاب نفحات الانس میں اوسکی تصریح فرمائی ہی اور جب آپکے غلامان درگاہ اور خادمان بارگاہ سے ایسے سیکڑوں کرامات اور خوارق عادات صادر ہوئے ہوں جیسا کتاب نفحات الانس اور تذکرۃ الاولیا اور سفینۃ الاولیا اور شواہد النبوة اور مدارج النبوة وغیرہ سے بخوبی ثابت ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تینوں مدارج عالیہ رسالت و نبوت و ولایت کے جامع بلکہ ہر ہر درجہ میں افضل و اکمل ہیں اسکے صادر ہونے میں کونسے تامل و تعجب کی جگہ ہی اب ہم یہاں ایسی دو روایتیں ایراد کرتے ہیں جو صراحۃً اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد انتقال فرمانے اس عالم حسی سے جس جگہ چاہیں

بحکم آلہی بذات شریف مع جسد نظیف روفق افروز ہوسکتے ہیں اسی طرح جیسے حالت حیات میں ہر جگہ تشریف فرما ہوتے پہلی روایت کو حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مائیت بالسنة میں جامع الاصول سے بسند ترمذی نقل فرمایا ہی عن سلمیٰ امرأة من الانصار قالت دخلت علی ام سلمة رضي الله عنها و هي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رايت الآن رسول الله صلى الله عليه وسلم فی المنام علی رأسه و لحيته التراب و هو يبكي فقلت مالک یا رسول الله قال شهدت قتلى الحسين آنفا * روایت ہی سلمیٰ سے جو ایک عورت انصار میں سے تھی کہا اوسنے کہ حاضر ہوئی میں جناب میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضي الله عنها کے جس حال میں کہ حضرت ام المومنین روزہیں تھیں پھر کہا میں نے کونسی چیز رلاتی ہی آپکو فرمایا حضرت ام المومنین نے دیکھا میں نے اسی وقت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو خواب میں کہ آپکے سرمبارک اور ریش مقدس پر گرد و غبار پڑے ہیں اور آپ روتے ہیں پھر کہا میں نے کیا حال ہی آپکا یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا میں ابھی مقتل حسین پر رضي الله عنه اور دوسری روایت کو حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں بیہقی کے دلائل الذبوة سے نقل کی ہی عن ابن عباس رضي الله عنه قال رايت رسول الله صلي الله عليه وسلم نصف النهار اشعث اغبر وبيده قارورة فيها دم فقلت بابي انت وامي يا رسول الله ما هذا قال دم الحسين واصحابه لم ازل التقطه منذ اليوم فاحصى ذلك اليوم فوجد دة قتلى يومئذ * روایت ہی ابن عباس رضي الله عنه سے فرمایا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو (یعنے خواب میں) دو پھر کے وقت تولیدہ سو اور غبار آلود اور آپکے دست مبارک میں ایک شیشہ خون سے بھرا ہوا پھر کہا میں نے (فدا ہوں آپ پر میرے باپ اور ما) اے رسول خدا یہہ کیا ہی فرمایا آپنے یہہ خون ہی حسین کا اور انکے اصحاب کا رضي الله عنهم اجمعین برابر جمع کرتا رہا میں

اوسکو آجکے دن پھر حساب کیا گیا وہ دن تو پایا لوگوں نے کہ اوسی دن قتل کئے گئے تھے حضرت حسین رضی اللہ عنہ پس اب ان دونوں روایتوں سے جنکا حاصل ایک ہی ہے چند فائدے نکلے اول یہ کہ حادثات دنیا اور حالات اہل دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوا کرتے ہیں جس طرح خداوند تعالیٰ کو منظور ہو خواہ آپ کے اوسمیں تشریف لانے سے یا باعلام الہی پھر اعلام الہی بلا واسطہ ہو یا بواسطہ خواہ بذریعۃ الہام یا برفع حجاب یعنی پردوں کے آتھے جانے سے جیسا حالت حیات میں ہوا کرتا تھا دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر قدرت بخشی ہے کہ آپ بذات شریف ساتھ جسک منیف کے جسوقت جس جگہ چاہیں اور قصد فرماویں تشریف لیجائیں اور رونق افروز ہوویں کیونکہ غبار آلود ہونا چہرہ شریف کا گرد ہونا سروریش مبارک پر رونا اور آنسو بہانا صاف دلائل ہیں واضح ہیں اس امر پر کہ حضور آپکا مقتل پر اپنے قرۃ العین حضرت حسین رضی اللہ عنہ فی الکونین کے ساتھ جسک شریف کے تھا تیسرا یہ ہے کہ جائز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دوستوں اور محبوں کی موت کے وقت وہاں تشریف قدوم آرزائی فرماویں جیسا حالت حیات میں تشریف فرما ہوا کرتے شرح الصدور اور دوسری کتاب معتمدہ میں لکھا ہے کہ ارواح مومنین ان کے اقربا کے مرتے وقت حاضر ہوتے ہیں چوتھا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد مطلع ہونے اوپر کسی حادثہ جانکاہ کے جو آپ کے دوستوں اور محبوں کو پہنچے غمگین اور ملول ہوتے ہیں جیسا حالت حیات میں ہوا کرتے افسوس ہی اوپر قاتلان جگر گوشہ حضرت خانم المرسلین رحمۃ اللعالمین شفیح و مستشفع يوم الدين کے اور افسوس ہی معین و مددگاروں پر اور قاتلوں کے اور ان کے حکم دینے والوں پر کہ کیونکر بعد اس جسارت پر شقاوت کے پھر آپ ہی کی شفاعت کے امیدوار ہیں و نعم ما قبل فی هذا المعنی * شعر *

اَ تَرَوْا مَن قَتَلَتْ حُسَيْنًا * شَفَاعَةُ جَنَّةٍ يَوْمَ الْحِسَابِ *

بیت

* از خصم توان رست بتائید شفیع * آنجا کہ شود خصم شفیعت چہ شود *

پانچوان بہہ کہ جائز ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سام کسی ایسی مصیبت کی خبر جو آپکے کسی حبیب و قریب کو پہنچے اوسکے کسی دوسرے مخلص کو بطور تعزیت کے ارشاد فرماویں جیسا کہ بہہ خبر مصیبت اثر شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہ بہہ دونوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کمال الفت و محبت رکھتے اور ہمیشہ آنکی شہادت سے ترسان اور پوسان رھتے تھے پہنچایا * چہٹھا بہہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر قضاے مہرم کے واقف ہوتے ہیں تسلیم اور رضا اختیار کرتے اور اوسکے وقوع کے وقت صبر و شکیبائی فرماتے ہیں جیسا کہ حالت حیات میں فرمایا کرتے *

پس اب ان روایات اور ان وجوہات سے واضح اور لائح ہوا کہ حیات و ممات حق میں اوس قبلۂ حاجات اور مرجع مرادات کے جمیع صفات و کمالات اور صدور معجزات اور وقوع خوارق عادات اور ترحمات و تلطفات میں مساوی الدرجات ہی اب ایک اور دوسری روایت جو اوپر کی روایتوں اور تقریرونکو برقی تائید بخشتی ہی بیان کی جاتی ہی کتاب بحۃ الاسرار میں ایسی سذدون سے کہ اونمیں دوسے زائد وسائل نہیں ہیں بہہ روایت لکھی ہی کہ ایک دن حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہ کرسی عظمت و جلالت پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے اور قریب دس ہزار آدمیوں کے مجلس و عظیمین حاضر تھے اور شیخ علی ابن ہیئتہ پائے کرسی بیٹھے تھے کہ یکایک شیخ علی موصوف کو ایک نیند ہی طاری ہوئی پس حضرت غوث الاعظم نے بخطاب قوم فرمایا اسکوتوا یعنی چپ ہو جاو فورا سبکے سب چپ ہو گئے بہراثر اُنے حضرت ممدوح کرسی وعظ سے اور شیخ علی

موصوف کے سامنے با ادب کھڑے ہو کر اونکی طرف دیکھنے لگے پھر جب بیدار ہوئے شیخ علی موصوف فرمایا اونکو حضرت غوث الاعظم نے دیکھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہا شیخ موصوف نے ہاں دیکھا فرمایا حضرت غوث نے اسی لئے ادب کیا ہم نے اور آکھڑے ہوئے تمہارے سامنے پھر پوچھا حضرت غوث نے کس چیز کی وصیت فرمائی تمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آپکی مجلس کی ملازمت کرنے کی۔ شیخ علی کہتے ہیں کہ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا حضرت غوث نے وہ سب بیداری میں مشاہدہ فرمایا انتہی من الشرح الدہلوی اب یہ قصہ حضرت غوث الاعظم اور شیخ علی ہدایتی کا صاف دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ علی موصوف کو اس کے خواب میں بذات شریف و بجمہ لطیف اپنا دیدار سعادت آثار بخشا اور اپنی ملازمت با برکت و سعادت سے مشرف اور ممتاز فرمایا کیونکہ اگر یہ بات نہوتی تو حضرت غوث کا اتنا ادب اور اتنا اکرام اور وہ سکوت و قیام کیوں اور کس لئے تھا فتنبروا و تفکروا اور اسی طرح بعض دوسرے عرفائے محافل قدسی مسائل ذکر میلاد برکت و سعادت بنیاد میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچشم ظاہری مشاہدہ کیا ہی جیسا کہ مولوی محمد سعید ولد قاضی القضاۃ مدراس مولوی محمد صبغة اللہ الشافعی سلمہما اللہ تعالیٰ نے اپنے اوس رسالے میں جسکو انہوں نے باثبات عمل مولد شریف اور رد اقوال منکران میلاد عموماً اور ابطال اسناد مولوی الہداد خصوصاً تحریرات اخبار نامہ دور بین پر ابتداء کر کے تالیف کیا ہی اور وہ رسالہ سنہ ۱۲۷۶ ع میں شہر مدراس کے مطبع رحمانی صبح صادق میں چھپ گیا ہی اور شہر ملکتہ میں بھی اکثر نسخے اس کے پہنچ گئے ہیں یہ لکھا ہی کہ سید جلیل یوسف بن محمد المطاح الادلہ نے جو مکہ معظمہ کے فحول علمائے متاخرین میں سے ہیں یہ ارقام فرمایا ہی لامانع من حضور روحہ الشریف اومثال

ذاتہ فقد صحیح ائمہ من العلماء و جود المثل و قد ذکر العلامة السیوطی فی کتابہ شرح الصدور ان ذلک صحیح الی قولہ و اما مشاہدۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقد اخبرنی الثقة من اهل الصلاح انہم شاہدوہ صلی اللہ علیہ وسلم مرارا عند قرأۃ المولد الشریف و عند ختم القرآن و بعض الاحادیث و قد اشتهر حضور روحہ صلی اللہ علیہ وسلم عند انشاد القصیدۃ المشہورۃ بقصیدۃ السید ابی جعفر و ہی مشہورۃ الفضل و البرکۃ اثنی ختامہ مطاب اس عبارت کا یہہ ہی کہ آبکی روح شریف یا مثال ذات منیف کے موضع ماسوالے قبر شریف میں رونق افروز ہونے کی کوئی شی مانع نہیں یعنی حضور آیکا جہاں آپکو منظور ہو ممکن الوقوع ہی اور صحیح رکھا ہی اسکو (یعنی اعتقاد امکان حضور کو) ائمہ علمائے اور علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب شرح الصدور میں ذکر فرمایا ہی کہ یہہ صحیح ہی یہاں تک کہ یہہ لکھا ہی کہ درباب مشاہدۃ حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی مجھکو بہت سے ثقات اہل صلاح لے کہ بارہا مشاہدہ کیا ہی اولوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مولد شریف کے پڑھتے وقت اور قرآن شریف کے ختم کرتے وقت اور بعض احادیث کے پڑھتے پڑھاتے وقت اور سید ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدۃ مشہورۃ الفضل والبرکۃ کے پڑھتے وقت تو آبکی روح شریف کاتشریف لانا بہت ہی مشہور ہی اب اعتقاد کرنا کسی مسلمان کا باین طور کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات شریف - خواہ بچسہ لطیف یا بمجرد روح نظیف یا بمثال منیف کسی ایک مجلس میں مجالس میلاد شریف کے ساعات قرأت مولد شریف کے کسی ایک جزو میں بشرط قابلیت و مقبولیت اوس مجلس کے رونق افزا ہوتے اور اہل مجلس کو سرفراز فرماتے ہیں بیشک و شبہہ درست ہی اور اسیطرح اذعان اسبات کا کہ امید ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے پردے اور حائلوں کو اوٹھا دیوے اور زمین بھی بحکم الہی سمیت جاوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ایک مجلس مولد

شریف کی طرف متوجہ کر دے پھر آنحضرت بعین عنایت اور بذکرِ رافت و شفقت اوس محفل کو ملاحظہ فرماویں اور حاضرین مجلس کو باین سعادت عظمیٰ اور شرافت کبریٰ مسعود و مشرف فرماویں لاریب حق اور ثابت ہی بس جب رزق افزائی آنحضرت باحتمال غالب ثابت ہوئی تو اب علمائے کرام و فقہائے عظام نے ایک جزء خاص کو ساعاتِ قرأت مولد شریف کے واسطے قیام بغرض اعظام و اکرام کے مقرر فرمایا اور چونکہ بیشتر تشریف بخشی حضرت بوقت ذکر ولادت سراندر برکت و سعادت کے وقوع میں آئی ہی اسلئے برعایت الحکم بالغالب کے علی العموم اوسی وقت خاص کو واسطے قیام کے تجویز فرمایا چنانچہ یہی تجویز حرمین شریفین اور جمیع بلاد اسلام میں معمول بہ اور جاری ہی اب کسی مخالف و معاند کا محض ازراہ عناد جبلی کے اس خلاف پر اصرار و استبداد کرنا سوائے گستاخی و بے ادبی حضرت رسالت مآب کے اور کیا ہو سکتا ہی امان نالہ و سائر المسلمین عن امثال هذه الجسارة والاقدام باساعة الادب الى حضرة سيد الانام صاحب الكوثر والمقام ووقفنا بافداء نفوسنا واهداء ارواحنا بتعظيمه علية الصلوة والسلام الى يوم المبعث والقيام اب باقي رها اعتقاد بعض عوام كالانعام کا باین کیفیت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجلس مولود شریف میں تشریف لاتے ہیں سو یہ اعتقاد البتہ بلا دلیل اور ہرگز قابل اعتماد اور لائق اعتبار نہیں ہی بلکہ اوس عقیدے کو خطا اور غلط سمجھا چاہئے اور اسکے قائلین کو گستاخ و بے ادب کہا چاہئے کیونکہ بعض مجلسیں تو ہمارے جانے کی بھی قابلیت نہیں رکھتیں بھر کیونکر حضرت رسالت مآب کی تشریف فرمائی کی لائق ہونگی مگر اونکے زعم باطل کو بھی مثل مخالفین کے شرک نہ سمجھا چاہئے کیونکہ شرک کے معنی شرعاً یہہ ہیں کہ کسی دوسرے کو ذات واجب تعالیٰ کا شریک کر دنا جیسا گہر و آتش پرستوں کا عقیدہ ہی کہ وہ دو شخص واجب الوجود کو بالتشارك خالق اشیا سمجھتے ہیں اور

ایک کو یزدان یعنی خالق خیر اور دوسرے کو اہرمن یعنی خالق شر کہتے ہیں یا کسی دوسرے کو صفاتِ مختصہ باری تعالیٰ میں شریک سمجھنا جیسا ہندوؤں کا اعتقاد ہی کہ وہ اپنے دیوتاؤں میں سے کسی کو خالق اور کسی کو رازق اور کسی کو پانی برسانے والا اور کسی کو لڑکا دینے والا اور کسی کو مارنے والا اور کسی کو حملے والا اسی طرح ایک ایک کو ایک ایک صفتِ مختصہ باری تعالیٰ میں شریک سمجھتے ہیں۔ سو اس زعمِ مذکور میں ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت پائی نہیں جاتی اور اسی طرح اعتقاد کرنا اس امر کا کہ روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مکان میں زمین و آسمان اور مابین ان دونوں کے ہر زمانے و ہر آن میں ہمیشہ موجود اور حاضر ہی یہہ اعتقاد بھی باطل اور نامقبول ہی۔ ہم نے تو کبھی ایسا اعتقاد کسی مسلمان سے سنا بھی نہیں۔ ولو فرضنا اگر کوئی جاہل ایسا اعتقاد باطل رکھتا بھی ہو تو علمائے دیندار پر واجب ہی کہ ہر طرح وعظ و نصیحت سے اس عقیدہ فاسدہ کو اس کے دل سے دور کریں نہ یہہ کہ عملِ مولد شریف کو قبیح اور مکروہ کہنے لگیں کیونکہ اس اعتقاد سے بنیاد کو عملِ مولد شریف کے ساتھ کونسا تعلق اور کیا مناسبت ہی اس کی صورت تو بعینہا و یسی ہی کہ ایک جاہل بہ نسبتِ کعبہ معظمہ کے باعتبار لفظ بیتِ اللہ کے یہہ زعم کرے کہ کعبہ خدا کے رہنے کا گھر ہی اور خدا اس کے اندر موجود ہی تو اب ہم پوچھتے ہیں کہ آیا اس جاہل کو اس اعتقاد سے باز رکھا چاہئے یا نعوذ باللہ کعبہ کو دھا دینے کی فکر کرنی چاہئے اللہم وفقنا بجاه محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام باجراء ہذا العمل الخیر علی المولود الشریف عاماً بعد عام و ایدنا بابطال الاقوالیہ اللغیۃ الی اشاعہا بعض من الفرق الخاطیۃ و اہد اللہم تلک الفرق الی المنہج القویم والصراط المستقیم و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم المرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین *

Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH,

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARKEE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD.

Members of the Committee of Management.

MOONSHEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR.
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN.
MOONSHEE HUBEEROOL HUSSUN.
MOONSHEE SUFDUR ALLY KHAN.
NAKHODA HUSSUN IBRAHEEM BIN JOUJUR.
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF
MOULVIE DULLEELOODEEN AHMUD KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABDOOL HUKHEEM.
MOULVIE ABDOOL HUCK.

*Secretary of the Society and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

THE CALCUTTA MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY—*First Year.*

No. 1.

A DISCOURSE

IN OORDOO

ON

THE CELEBRATION OF THE CEREMONY OF

MOULUD-I-SHUREEF

OR THE

PUBLIC RECITAL OF THE LIFE OF THE PROPHET

(Being an Abridgment of a Pamphlet by Moulvie Mahomed Wajeeh.)

DELIVERED

BY

Moulvie Abdool Hakeem,

AT THE SECOND AND THIRD MONTHLY MEETINGS OF THE

MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY

HELD AT THE RESIDENCE OF

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR,

On the 13th May and 15th June, 1863.

Published by the Mahomedan Literary Society.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS

1863.

هو اللطيف

اسلامي مجلس مذاکره علميه کلکته

نمبر ۲

این تحریرى است بعبارت فارسى

در بیان محاسن فن جغرافیه و فن ملاحت و استکشاف بزرگ خاکپاره آمریکا

نکاشته

جناب مولوي عبيدالله التسيبي صاحب

و بر خوانده

بدومين ماهانه جلسه سال اول مجلس مذکور الفوق

حسن انعقاد يافتند ۲۳ شهر ذي القعدة الحرام سنه ۱۲۷۹ هجري قلمي

بخانه

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر

از طرف مجلس مدوح

بمطبع پيشت مشن پريس واقع دارالامارت کلکته بقالب طبع درآمد

سنه ۱۲۸۳ هجري قلمي

پيٽرن

يعني

حامي و مربّي مجلس

جناب معلى القاب انر بل سپيل بيٽن صاحب بهادر
نواب لفتننٽ گورنر بنگالہ

صدر مجلس و صدر ڪميٽي انتظامي

عاليجناب مولوي محمد و جيه صاحب

نائبان صدر

عاليجناب قاضي عبد الباري صاحب

عاليجناب مولوي حافظ عجيب احمد صاحب

ممبران ڪميٽي انتظامي

جناب منشي امير علي خان بهادر

جناب مولوي سيد اعظم الدين حسن خان بهادر

جناب مولوي عباس علي خان صاحب

جناب منشي حبيب الحسن صاحب

جناب اسان السلطان محمود الدوله منشي مقدر علي خان بهادر

جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب

جناب مولوي محمد عبدالرؤف صاحب

جناب مولوي دليل الدين احمد خان بهادر

جناب مولوي ابوالقاسم عبدالڪريم صاحب

جناب مولوي عبد الحق صاحب

سڪريٽري مجلس و ممبر و سڪريٽري ڪميٽي انتظامي

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر

تمهید

حضرات

هرچند این ننگ بنی آدم خود را قابل آن نمیداند که در مجلسی که بچندین فارسان میدان مملک معانی؛ وغارسان بستان شیدین بیانی؛ مشحون است، از ترنمات لاطائل خود سامعه آزار سامعین برتر تمکین شود، و جائیکه از شنائم روائع عذربین کلمات دلاویز بر اعجاز؛ و نسائم فوائع مشکین سخنان لطافت آمیز جان زنده ساز چندین سخن سانچان والا پایگاه معطر و معذیر بوده باشد، این بی سرو سامان از کلمات پوچ و مبتذل خود دماغ بزرگان را بشوراند، و از کلیترو های مزخرف و بی معنی مشام ایشان را بیاشوبد، و لیکن از آنجا که ما مور والا پایگاه جناب تمجد انتساب مستغنی عن المحامد والالقباب آنریل مروای عبد اللطیف خان بهادر واضع این خجسته مجلس میباشم؛ لذا چار همین مجبوری امثال فرمان واجب الادعان آن والا جلا را خوش پوزشی برای جسارت اقتحام ابن عقبه دشوار گزار می آرم، مامول که بذریع قبول و اجابت مقبول گردد،

حضرات — امریکه گفتار امشبہ ام بران مبتنی خواهد بود، همین است که نبذی

از چگونگی منافع فن جغرافیا و استکشاف بزرگ خاکپاره امریکا، بر نهج آن که در دانشنامه های انگریزی زبان از علمای بلاد بیضان به پایه تحقیق رسیده است بر حضرات تان بدین ژولیده بررسی بر گزارم،

نخستین دانش گفتار

در

والمودن نهی از محاسن و منافع فن جغرافیا

و

استکشاف بزرگ خاکپاره آمریکا

پیش از آنکه بما هوا لمطلوب گزائیم — سخنی چند در خصوص منافع دانش و حکمت عموماً؛
و دانش حکمت تجربی خصوصاً برگزاردن میخوایم؛ پوشیده نماند که دانش و حکمت بمصداق کربیه
من اوتی الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا یکی از بهین آثار انسانیت میباشد — چه - چنانکه
نشأت نباتات را برنشأت جمادات؛ و نشأت حیوانات را برنشأت نباتات همین از رهگذر
تفاضل علمی یعنی کمی و بیشی مقدار احساس مزیت و فضیلت میباشد؛ همبران نمط حضرت
انسان خلیفه الرحمان را از سائر حیوانات خاکی و آبی و بادی از رهگذر داشتن نیروی تمیز و
ادراک کلی که بدان این کرمک گل و لا بر استکشاف جزئیات و کلیات و تفحص و واشگاف حقائق
و ماهیات سفلی و علوی و عالم معقولات و محسوسات از مرکز خاک تا فلک الافلاک توانائی
داشته است؛ تفوق و بالائی میباشد؛ همانا عقل و دانش گرامی عطیاتی است بزدانی و بزرگ
موهبتی است رحمانی؛ که نه همین سبب نجات و مناص ما است در نشأت اخروی و عالم عقبی؛
بلکه اگر بیکر مسجیده بیایم خواهیم و رسید که رفاه و آسایش این جهانی؛ و فراغ و خوشحالی زندگانی
درین ایرمالسرای فانی؛ بکلی موقوف و منحصر بر ترائد و افزایش نصاب دانش و حکمت
است و بس، از اینجا است که در میان سائر طبقات بنی آدم قاطن برور مختلفه و اقابیم متنوعه
آنکه در مسابقت دانش و فرهنگ فراتر پی سپراند، در ترقی مدارج تمدنی؛ و بهروزی و ارجمندگی

اینچاهانی از همه فائق تر و سابق تر میباشند ، و ازین رو است که درین جزو زمان دانش اقدارن که هرگونه دانش و حکمت را روز افزونی ها است؛ انزاع بلاد بیضان که در دانش و حکمت چه از طبیعیات و ریاضیات و چه از جرئقیل و جغرافیا و چه از فن جراحیا یعنی علم واشکافت نهادگویی خاک و مواد معدنیة اندرونش ، و زولاجیا یعنی علم الحیوانات ، و چه از علم تشریح نباتات و علم کیمیا یعنی علم حل و عقد ، و علم ملاحات یعنی فن جهاز رانی ، و علم تشریح ، و علم خصائص حیوانات و جز آن از میان سائر اهل عالم پیشخرامی های چاپکانه کرده اند ؛ و میکنند ، و در ادای حقوق تراشیدگی و ارتقاء به مدارج تمدن فراتر شتافته اند ؛ و میشتا بند ، و این دو روزه زندگانی را بفراغ و آسایش و خوشحالی تمام بسر می بردند ، و این نیست مگر بدولت عام و حکمت ، آمدن بربنکه - علم و حکمت یعنی دانش واشکافت حقائق اشیاء بر دو گونه انقسام یابونی است ، یکی دانش استدلالی که دران همین بقوت استدلال منطق به ترتیب اقیسه و برهین از مقدمات و قضایا باتیبات مدعا میکوشیده اند ، پس درینگونه دانش البته سفسطه و مغلطه را راه فراخ است ، که گفته اند ،

بیست

پای استدلالیان چو بدین بود پای چو بدین سخت بزمکین بود

دیگر دانش استقرائی است که دران بامستدلالات لفظیة منطقیه نسبت نکرده به تفحص و واشکافت حقائق و ماهیات اشیا صرف بتجارب صحیحیه و استقرای جزئیات پی میبندد ، دانش قسم اول نا حال در کتب حکمیه و علمیة ما خیل شیوع و عموم داشته است ؛ و در بلاد بیضان هم مدتی شیوع داشت ، و لیکن حکمای متأخرین شان آنگونه دانش را که آنرا همین مایة نزاع لفظی میتوان گفت از کذب علمیة و مدارس شان بدر انداخته ، دانش قسم دوم یعنی دانش حکمت استقرائی تجربی را برگزیده اند ، و این آنگونه دانشی است که دران سفسطه و مغلطه را هرگز دخلی نمیداد و نتواند شد ، چه تجربیات و مشاهدات از مقدمات یقینیة است ، اما در دانش قسم اول بسا خطاهای فاحش و غلطی های نهان را میتوان یافت ، ازینجا است که در کتب حکمت مشائیة که حالا ازان در میبندی و صد ره و دیگر کذب حکمت ما بحث میکنند ؛ غذا صر خاک و آب و باد را از بساطت شمرده اند ، یعنی آنکه این جواهر از

اجزای متغائر مرکب نمیباشند ، و باثبات آن بقوت استدلال لفظی که بنام آن محض
بر چند مقدمات مسلمه بوده است کوشیده ، حالا به بینید که حضرات دانش پژوهان فرنگ
که درین جزو زمان در دانش تجربی بالائی ها دارند ، از روی علم کیمیا یعنی دانش حل و عقد
اجزای متغائر این همه عناصر را که در زعم آنان بسیط انگاشته شده است از آلات تراکیب کیمائی
تحلیل کرده از هم جدا و امی نمایند ؛ هم برین لفظ برخی از طبقه ماهرین فن ملاحظت یعنی علم
جهاز رانی از ایشان ؛ از بسا ادله تجربیه کرویّت و گرداندامی زمین را علی الرغم پیشینیان
که بعضی مسطح و بعضی مستطیلش فهمیده بودند بپایه ثبوت رسانیده گردا گردش سیاحت دوری
خود شان تمام کرده اند ، و کره ارض را از جمله سیارگان گردنده گرد پیکر خورشید که در حقیقت
همان کره نار میباشد مشخص کرده ، بالجمله از حکمت تجربی بسا فوائد بزرگ و منافع سترگی
حاصل شده است و میشود که از یگان یگان شمردنش کلام باطالت خواهد کشید ، از جمله منافع
دانش تجربی است ؛ اختراع آلات گوناگون و ادوات بوقلمون یعنی آلات و دوالیب پارچه بافی ،
و آب پاشی ، و شکر سازی و چوب تراشی ، و رشته ثابی ، و آلات سفاین دودکش و غیره ، و ایجاد
گردون دخانی و قار برقی که بدان بچند ساعت و دوسه دقیقه مسافت دور دست بل راه شهر و
سایرین را قطع میکنند ، و از منازل بعده و مرا حل نائیه اخبار و سوانح را بیک چشم زدن در می
آرند ، و این همه بوالعجبی ها است که گاهی پیش ازین مانای آن بافسانه هم نشنیده
بودیم ؛ تا بدین چه رسد . - آری تسلیم میکنم که حضرات اهل فرنگ با هوش و هنگ پیش
ازین در ورطه جهل و غوایت بودند ، و این همه علوم فوائد آگین ، و فنون منافع قربن - خاصه
علم جغرافیا و فن ملاحظت و علم هیئت را نخستین از اعواب باستعاره برده اند ، ولیکن
باوصف آن ایشان پس از استعاره بودن در ایام جاهلیت ؛ خود شان پیامردی از منون های
رنگا رنگ و واشگاف های گوناگون از خوش سلیقگی های خود آن بضاعت مزجات را
که از دیگران بوام فرا گرفته بودند چنان بترقی و افزایش آوردند که حالا از آنان فرا تر شتافته
قوانیت آن پیدا کرده اند که بادای دیون سابقه مع مراجع آن بپردازند ، چنانچه از انجمه
فنون و علوم که دران فرنگستانیان را حالا بالائی ها است ؛ علم جغرافیا میباشد ، که از

چگونگی احوال زمین از قطعات خاک و آب ، و برور و بحور و جزائر و اشباه جزائر ، و مناطق و اقالیم ، و جزآن ، و از آنچه پیدا میشود در آن ، از معدنیات و نباتات و حیوانات ، و از اطوار و اوضاع بنی آدم ، و صور حکومت و معاشرت ایشان باهم ، و انواع رسوم و عادات ؛ و انکسای عقائد و عبادات ؛ و طرق تجارت و زراعت و جزآن ، و از بیان اختلاف ایشان در الوان و اشکال ؛ و طبایع و احوال ؛ به سبب اختلاف آب و هوای ممالک و دیار ، به تفصیل اوضاع لیل و نهار ، و خزان و بهار ، که در هر بقاع از قری و امصار ، جدا گانه صورت می پذیرد ، بحث میکند ،

و پیش ازین در اوایل زمان هرگاه حضرات عرب را تسلط نام بر ممالک عجم خاصه روم و یونان حاصل شد ، ایشان بسا دانشنامه های یونانی زبان را بزبان عربی ترجمه کرده اشاعت دانش و حکمت مابین خود ها بغایت قصوی رسانیدند ، و از آنچه نخستین دانشنامه که ایشان درین فن از یونانی بزبان تازی ترجمه اش کردند ، بزرگ دانشنامه بطلمیوس حکیم بوده ، سپس از آن حضرات اعراب دانش مآب که در ذکاوت و فطانت در آن جزو زمان از تمامی عالمان همقائمی نداشتند ، به تشیید و تهذیب مسائل نظریه این فن جغرافیا بواسطه حیل هند سی و اصول جویطریا ، و نیز بتوسل دیگر اعمال تجربی از مساحت و غیره که بزمان خلیفه مامون بوقوع آمده با تمامر مئانت کوشیده بودند ، و نیز بسا اشکاف ها بواسطه انظار رصد در فن علم هیئت برافزوده ، ولیکن هر چند که مسائل علم اقطاع ارض از دست حضرات عرب ، و نیز پس از آن از دست ابنائے فرنک نیکوبه نصیج و تهذیب رسیده بود ، با وصف آن تا اواسط قرون یعنی تا سنه ۱۵۰۰ مد و پنجاه سال مسیحی تمامی اهل گیهان سوائے علم همین سه بزرگ خاکپاره یعنی ایشیا - و یورپ - و افریقیه ، - یعنی بجز ممالک سمران که - محتوی است به هند و پارس و عرب و تاتار و چین و جاپان و کابل و قندهار و روس و ممالک برهما و غیره ، و بلاد بیضا - که مشتمل است بر ممالک انگلستان و فرانجه و جرمن و دینا مار و پروس ، و دارالسلطنت روس و غیره ، و ممالک سودان که عبارت است از مصر و اسکندریه و نوبه و حبشه و بربر و جزآن ، هیچک خبری و اطلاعی از دیگر یک بزرگ خاکپاره که آنسوی این کره زمین واقع است و پایے بومیان آنجا بدست صحتا ذی پایے ما است ؛ نداشتند ، و عمر انان را همین

بر سه قطعه مقصور پنداشته آن هر سه را بنام ربع مسکون میخوانند ، و سپس آن ربع مسکون را باغبان طول و قصر ایل و نهار و تاثیرات سیارات سبعة به هفت اقلیم تقسیم کرده ، حالا در زمان پسین هرگاه طبیعت فاحصه حضرات بلند همتان فرنگ که به تحقیق و واشگاف اشیا همواره مصروف میباشد خاصیت مقناطیس را و شناخته آله قطب نما را بپرداختند ازان باز باغات آن ملأحان مراکب و سیاحان سفائن را جسارت پیشخرا می ها در بحر محیط پیدا شد ، چه سابق ازان سیاحان دریا همواره در جهاز رانی ملأزم ساحل میبودند و بر مسافت دور دست در بحر محیط جسارت نمیکردند ، چه در پیشین زمان رهنمای شان در لجه آب بحر محیط همین ستارگان می بودند ، پس در ایام غیم و شبان تار مظنه گم گشتگی ها بود ، اکنون چون قطب نما را ترتیب دادند در سیاحت بحری پیشخرا می ها آغازید ، بعدیکه بعضی از ملأحان ایشان ، مثل مستر میگلین و مستر کوک و غیره گردا گرد این خاکدان سیاحت دوری خود ها بر سفائن تمام کرده روز نامه های سیاحت خودشان را درست کرده اند ، و بدان بسا جزائر مجهوله ، و خاکپاره های نا معلوم را استخراج نموده ،

حالا برگزار دنی است که بزرگ خاکپاره آمریکا که بلقب ارض جدید و تازه گیهان ملقب گردیده است ؛ چنانچه بالا برگذاردم بر کسی از باشندگان ربع مسکون یعنی ارض قدیمه تا سنه ۱۴۷۲ ع چهارده صد و هفتاد و دو مسیحی اطالعی ازان نبود ، فرزانه قسطنتر قلمبیس که یک از بزرگ ملأحان بلاد بیضان بوده براسنکشاف این بزرگ خاکپاره همت بر گماشت ، و آثار و علاماتی که بدان این سیاح والانهمت بران آورده شد که ماورای اقطاع معروفه ارض آن سویی ربع مسکون به تجسس دیگر قطعات ارض بپردازد ؛ این بود - که پیشتر ازان کروییت و گرداندایی زمین از روی اصول جغرافیه باغایت صحت بپایه نبوت رسیده بود ، پس ازینجا اواسنکشاف نمود که هرگاه در یک جانب کره ارض معمورات می بینم ، لامحاله بجانب دیگر هم اراضی قاره و برور عظیمه بوده باشد ، ورنه خلاف قاعد فطری و حکمت فاطر ارض و سما خواهد بود ، چه بر تقدیر عدم آن به توازن گوی

* همبولت که یک از بزرگ حکمای متاخوس فونگ است میسر اید که خاصیت مقناطیس را ملأحان عرب نخستین استخراج نموده بودند ، سنه

خاک از رهگذر ثقل يك جانب فئوري را خواهد یافت ، و فرزانه قلمبس در دل انگاشت که
 هرآئینه خلف حکمت خالق اکبر خواهد شد که هرگاه یک نیمه ارض از بني آدم آباد بوده
 است نیمه دیگر به یکبارگی محض عالم آب و غیر آباد ماند ،

بیمت

چون شاید عالم سبک بی این نیمه جهاد و آن دگرخی

بنابران خیل قرین دانش منماید که نیمه دیگر ارض هم متوازن و معادل این نیمه است ، و علاوه آن - این نیمه
 طذون فرزانه قلمبس را از دیگر علامات و آثار که سیاحان بحری همواره دیده و ری ها کردند تأییدی مزید
 و سید ، میگویند که باری یک از ملکان پرتگال سفینه خود را در فرائجانب مغرب برده بود
 که یکتا بزرگ چوب تراشیده را بروی آب طافی دید که دران علامت صنعت انسان نمایان بود ،
 و چون آن چوب پاره از جانب غربی بسوی مرکب وی از مصر انداخته شد او پنداشت که هرآنکه
 دران سمت معموره بوده باشد ، و نیز باری بنه فرزانه قلمبس بچنان غربی جزیره مدبره هببران
 نمط چوب پاره ها دیده بود ، و نیز بسا بزرگ نی هائیکه صحت آن در کتاب بطلمیوس چنان مذکور بوده
 است که انگونه نی در جانب شرقی هندوستان می روید دیده شد ، و نیز گاه گاه از هوای مغربی
 درختان و بیخ ها بساحل جزیره یزورس دیده میشد ، و نیز باری جسد دوتا مردگان را که بالای
 آب اران سمت بر ساحل جزیره مذکوره از تالطم موج افکنده شده بود ؛ دیدند . که صورت و شباهت و تراش
 چهره شان مشابه اهالی یورپ و افریقیه نبوده ، هرگاه فرزانه قلمبس از بنگونه علامات و آثار بوجود
 ارض جدیدی ثبوت حاصل کرده عزم بالجزیم استکشاف آن نمود ، بدل برگماشت که اتمام این خطب
 جسیم و انصرام این امر فحیم ب اعانت صاحب دولته پرداخته شدن محال خواهد بود ، بنابران
 نخستین پیشگاه والی ملک خودش یعنی والی کشور جنیوا مافی الضمیر خود را و نموده استعانت
 نمود ، چون از رهگذر ثقاعد و تساهل و ازان مایوسی دست داد ، ببارگاه بادشاه پرتگال
 که خیل مری و معین فن ملاح و ملکان بوده ملتزم اعانت شد ، و اگرچه قیاسانش را
 قرین امکان تصور فرموده ، لیکن برائے سگالش این امر به کشیدان تعصب شعار حواله نمود ، و ایشان
 خیالاتش را بجز از وهمیات ناکاشته او را به شیدائی و دیوانگی منسوب کردند ، پایان کار چون او را

هرگونه مایوسی دست داد رجوع ببارگاه بادشاه فرودینند فرمانفرمای اندلس و ملکهٔ افسانده حایلهٔ جلیله اش نمود، و اینجا از خوش نصیبی ها نقش مراد و برنگیند انجاء به نشست، این ملکه خجسته سیرت پس از گرفتن معاهدات چند از فرزانه قلمبس ده تجهیز و آمادگی سنگار جهاز فرمان داد، سه تا مراکب با ساز و سامان سیاحت بحری پرداخته شدند، فرزانه قلمبس بروز جمعه سوم اگست سن ۱۴۹۲ یک هزار چهارصد و نود و دو مسیخی؛ پس از اینجا آوری مراسم دینی و لوازم مذهبی خود بامد ابتهال و زاری خواستگاری فیروزی بدرگاه باری نموده باد بان جهاز را بهوا سر داده لواء عزیمت به تجسس ارض نامعلوم بریده ای ناپیداکنار عالم آب که عبارت از آب شور بحر محیط است برافراشت، نخستین فرزانه قلمبس از ساحل اندلس عنان عزیمت بسوی جزائر کنیری یعنی جزائر خالداست منعطف ساخت، و باعافیت در اینجا برسید، سپس از اینجا حالا فرزانه قلمبس بساحت بحر محیط می آغازد و بریده ای فراخ ناپیداکنار عالم آب گام فراتر می نهد، پس بروز اول قدری مسافت طی میکنند، بروز دیگر چنان فوثر می شتابند که جزائر خالداست و تمامای عالم خاک بیکبارگی از نظر ایشان ناپدید میشود، اکنون برخی از ملاحان جهاز از غایت بزدلی چون بید بر خور لرزیدن و برهمت قلمبس نفرین کنان سینه کوفتن و اشک باریدن آغاز کردند، و انکاشتند که باز اینان روی خاک نخواهند دید، ولیکن قلمبس ایشان را هرگونه امید داده به تسلیت و دلجوئی ایشان میکوشید، و بایشان گفت که هرگاه شکل زمین کروی است پس بر تقدیر نیافتن کدای می ارض جدیدی البته ما به سرزمین هند میتوانیم رسید، و بدین نمط دقیقه بتالیف قلوب ایشان فرو نه گذاشته شب و روز بدرک خواب و خور با ایشان بانصرام امورات جهاز رانی مشارکت می نمود، و همواره قطب نما و دیگر آلات جهاز رانی را ساعت بساعت می نگرست، و مدام نظر بر جزر و مد و پرواز طیور و ظهور ماهیان و گیاهای آبی و غیره علامات و آثار قرب معموره نظر بر می گماشت، و هرچیز که بر موج می آمد آن را بغور می نگرست، و برای تسلی همراهیان خود که هرینه بغایت بزدلی بر قلمبس می آشفند؛ مقادیر حقیقی امیال و فراسخ مسافت طی کرده را پنهان داشته، القصة بتاریخ چهاردهم صاعه سبطه بر به مسافت دوصد فرسخ از جزیر خالداست بقامیکه کدام یک از مراکب و سفائن گاه نرسیده بود برسیدند، و در اینجا شگفت ماجرا تے دیدند

یعنی سوزن مثنایطیسی آنگه قطب نماے شان بجانب ستارۂ قطب رو نکردہ جانب مغرب رو کردن آغازید ، و چندانکہ اینان فراتر مے شناختند انحراف آن متزاید میشود ، و این زیادہ تر موجب وحشت و هراس ملّحان گردید ، قلمبس از چرب زبانی ہاے خود (اگرچہ خودش نیز از مشاہدہ این واقعہ خیلے مضطرب شدہ بود) باغایت پردہ لای باثبات دلائل و شواہد ہیبت و وحشت از دل ایشان بدر برد ، پس ازان ہر گاہ قریب بچہار صد فرسخ مغرب جزاؤ خالادات میروند ؟ تمامی سطح آب بحر محیط را بکوچک گیا ہاے آبی مانند مرغزار فرو پوشیدہ می بینند و این گیا ہاے آبی در بعض جا چنان متراکم می نماید کہ پیشخرامی ہاے مراکب را مزاحمت میکند ، باز از مشاہدہ این دو اعجب تماشا ملّحان سخت ہیبت زدہ شدند و بداشتند کہ ہر اینہ اینان حالا بمقامی رسیدند کہ فراتر ازان خرامیدن جهاز امکان ندارد ، بہر کیف فرزا نہ قلمبس ایشان را ہر گونہ تسلی و تشفی داد ، کہ ہر اینہ این ہمہ نیکووا نمایندہ اینہعنی است کہ بسیط خاک نزدیک تر میبا شد ،

اگرچہ فرزا نہ قلمبس از ہر گونہ ترہیب و ترغیب باطفاے نائزۂ بغاوت ایشان کوشید سودے نداد ، بل ہمہ ایشان بک تن شدہ بہ تہمد و بغاوت و نا فرمانی قلمبس ہمدستان شدند ، و بزرگ منصبداران مراکب کہ پیش ازیں بتائید سخنان قلمبس بے سپہر میسندند حالا ایشان نیز با ملّحان دم ساز شدہ بمقابلہ قلمبس برخاستند ، اکنون چون لیلچارہ قلمبس از ہر گونہ تدبیر مایوس می شود ، و خودش وے را نیز بمشاہدہ حالات در با تشویش در دل سر میزند ، بمصالحت ایشان پرداختہ با ایشان معاہدہ میکند کہ اگر سہ روز دیگر ایشان بمتابعت او ثابت قدم باشند ہر اینہ او بر تقدیر اینکہ درین عرصہ صورت خاک نمایان نشود و ارض جدیدہ مستخرج بگردن دادبان عزیمت را بسوے وطن خود [اندلس] خواہد سرداد ، و بایمان مغلظہ توثیق این معاہدہ نمود ؛ فراتر می شناید ، حالا قدرت یزدانی دہدی است کہ بس از چند روز - دوازدم ۱۲ - اکتوبر سنہ مذکور رشنگ پیمایش آب از خوش نصیبی ہا بخاک رسید و امید نزدیکی خاکستان بہمگان در داد ، و نیز چفتہ برندگان خاکی نژاد از دور دیدہ شد ، و تذہ ہاے درخت و شاخہاے بید بر شکستہ بروی آب باظر در آمد ، ملّحان یکم از مراکب آن سنگار درختی بر تہمربالائے آب

یافتند و نیز هواے نرم و حرارت آمیز باحساس آمدن گرفت ، نواے مسرت و شادمانی ها از نهاد ایشان برخاست ، حالا قلمبس را اطمینان کلی بر قرب عمرانات دست میدهد ، شب هنگام پس از گزاردن نماز باجماعت و ادا کردن سپاس های فراوان بحضرت گردگار بادبان ها را از بالای مسطول فرود آوردن فرمان داد ، و تمامی شب بدیده بالی ها گذرانیدند ، تا نباشد که سنگار جهاز شب هنگام از هواے مصر باز پس شتابد ، همه شب به بیداری و اختر شماری ها بسر بردند ، و سنگار جهاز آهسته آهسته خرامان میشد ، تا اینکه پس از دو پاس مسائی قبل نصف اللیل فرزانه قلمبس که بالای سقف جهاز نشسته بود روشنی از دور می بیند ، و نخستین به شخصی بدر و نام یکی از ملازمان خاص بادشاه اندلس را و می نماید ، سپس ازان بدر و سپاسیدون نام امین سنگار جهاز مذکور را خوانده و می نماید ، و هر سه کس ایشان آن روشنی را به جنبش و حرکت می بینند که گویا از جائے بجائے می روند ، پس ازان بعد نصف اللیل بانگ زمین - زمین - از غایت شادی و شادمانی ها از نهاد ملحقان جهاز پنطا نام که پیشخرام همه بود برخاست ، و لیکن با اینهمه از آنجا که تاریکی شب محکم بود مظنه خطاے بصری شمرده چندان و ثوق نکردند ، حالا همین که سپیده می دمد تمامی بیم و شبهاات ازل همگان بدر میروند ، هر یک از نشینندگان جهاز بمسافت دو فرسخ جانب شمال جزیره دیدند که خیل و سبغ الفضاء و نسیم الارجاء و پر از مرغزار و درختان و جویبار و انهار است ، هماندم تمامی ملحقان جهاز پنطا بدر نم سرائی مزامیر حمیده بتقدیس و تجید ایزد پاک پرداخته غریو و غرنگ فرحناکی ها بفلک الافلاک رسانیدند ، و همه ها باستغفای جرائم و طلب عفو گستاخیا بر قدم فرزانه قلمبس در افتادند و بر حرکات چهل و غایت آیات خود شان پیشیانیها و نمودند ، باعدادان پس از طلوع آفتاب تمامی سفائن را بسامان و اسلحه بیکو آراسته بسوی خاکپاره نریافته ، صف بسته و پرچم علمهای سفابن را واکرده با آهنگ و مزامیر و سازهای رزمی و تونک لشکری بیکبارگی خرامان شدند ، چون نزدیک ساحل رسیدند انبوهی از مردمان به هیئت عجیب و صورت غریب و شکل و شمائل شگفت افزا بنظر در آمدند ، نخستین فرزانه قلمبس از فرنگستانیان بود که بران ارض جدیدة نو یافته قدم نهاد ، فرزانه قلمبس برخت مسلحشوری با تونک و فر شمشیر برهنه در دست بزمین فرود آمد ، و مردمانش پیرو وے بودند ،

نخستین ایشان خاک زمین را که تمنای دیدنش چندین روزها داشتند با کرامت تمام ببوسیدند ، سپس صلیب را که قبلهٔ ایشان بود پیش روی خود بزمین نصب کرده همهٔ ها بسجود بر زمین افتادند ، و سپس بقیاس ایزد منان بجا آوردند که از فضل و کرم و این سیاحت بر کلفت شان منتج خیر شد ، ایشان درین معامله مصروف بودند که انبوهی از باشندگان آن بوم بر ایشان گرد آمده بر اشکال و اوضاع ایشان بحیرت درنگریستن گرفتند که آیا ایشان کیستند و چه کسانی و از کجا آمده اند ، از مشاهدهٔ پوشش اندلسیان و سفیدی چهرهٔ ایشان و طوالت لحمیه و معاینهٔ اسلحه و ادوات حرب سخت متحیر گردیدند ، و بمشاهدهٔ جهازهای ایشان که همانا چیزهای بزرگ و شکوهمند با دوازده پهنای آب چندان است ، و ازان آوازی مهیب و پر شور مثل آواز رعد و تندر که عبارت از آواز توپ باشد با روشنی و دخان بر میخیزد ، به هیبت در شدند ، و بدل باتمام امر استعظام بگماشتند که هر ایزد اینان از خاکیان نمی باشند بلکه از ساکنان ملاء اعلیٰ و فرزندان خورشید خواهند بود که برای دیدن زمین فرود آمده اند ،

و فرنگستانیان هم از مشاهدهٔ آن بوم جدید و بومیان بوالعجب صورت خیلی در شگفت ماندند ، چه هریک رستنی از سبزه و بوته و درختان آن بوم ازان فرنگستان خیلی مغایر می نمود ، و از نهاد آن خاکپاره و کیفیت نباتات آنجا معلوم میشد که همانا خالق اکبر این زمین باره را تازه از میان سطح آب آفریده است ، پس از هما نروز بلقب تازه دنیا وارض جدید اشی خواندن گرفتند ، خاک آن مقام را نیکوسیر حاصل دیدند و لیکن نشان زراعت بنظر نیامد ، و هوای آنجا اگر چه فرحت و مسرت افزا ، ولیکن نسبت بفرنگستانیان گرم ؛ باحساس در آمد ، و باشندگان آنجا بکلی در حالت سادگی فطری بودند و همهٔ ها برهنه تن و صوی های سیاه و دراز و شولیده و بگردن فرو هشته و بعضی نغوله وار برهنه زده داشتند ، و اکثر پیش بودند ، تمام اندام ایشان خیلی نرم و بزموی ، و چهرهٔ شان خاکی رنگ بزرگ مسین زده ، و تراش چهرهٔ ایشان منکاز و ممتاز و شمائل ایشان ممزوج با آرم پیشگی و تانس پذیر و بزدلی ، در قامت میانه و خیلی چابک و خوش نما ، و روی خودشان و نیز بعضی اجزای بدن از رنگها رنگین ساخته ؛ نخستین ازین نو آمدگان بخوف رم خوردن گرفتند ؛ ولیکن بفرجام باشقی و مواسست گرایدند ؛ فرنگستانیان دانه های تسبیح بلورین و دیگر چیز های

به قیمت و خوش نما پیشکش ایشان نمودند ، مردمان تازه دنیا بدان خیلی مسرور شده بپادشاه آن قدری از غذاهاے خوردنی خودشان با قدری رشنه های قسمی از پنجه که همین آن یک چیز از مصالح آن زمین بود بفروگستانیان ارمغانی دادند ، شب هنگام فرزانه قلمبوس بمركب خود باز آمد و طایفه ازان تازه بومیان را که حباله آشتی و استیناس برگردن شان انداخته بود بمركب خود کشید ، ایزان بالای کشتیچه های خود شان که آنرا کپنو میخواندند و آن همین از يك تنه درخت تراشیده و پرداخته می شد و بغایت چستنی و چابکی میخرامید ؛ بجهاز در آمدند ، پس نخستین ملاقاتیکه درمیان باشندگان ارض جدید و قدیم بوقوع آمد اینچنین باشتی و مصالحت انجامید ،

سپس ازان - پس از استکشاف این ارض جدید - گروهی از مهاجرین بلاد فرنگستان دران سرزمین رسیده رخت اقامت ها افگندند ، و بآبادی آن کوشیدند ، ازانمیان بود فرزانه امریکو که درانچا رسیده تمامی حالات کلیات و جزئیات را درباخته و به تخطيط بقاع و اصقاع آن پرداخته که تاحال آن خاکپاره بنامش بلقب امریکا ملقب گشته است ، و رفته رفته آن فرخ بوم ، باز دیار تمدن و تراشیدگی چنان ترقی ها نمود ، که حالا بسا نفائس و اجناس ازان بوم باطراف عالم میروند ، و بسا اهل علم و اهل صناعت ازان سرزمین برخاستند ، که کیفیت تفصیلی آن باطالت خواهد کشید بنابراین به تحریر دیگر موصول داشتیم ، و استعذار جسارت سامعه خراشی و دراز نفسی ها کرده بوزش این جسارت از حضرات بزرگان میخوانم ،

Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH.

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARREE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD.

Members of the Committee of Management.

MOONSIEF AMEER ALLY KHAN BAHADOOR.
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN.
MOONSIEF HUBEEOOL HUSSUN.
MOONSIEF SUFOUR ALLY KHAN.
NAKHODA HUSSUN IBRAHEEM BIN JOUITUR.
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF.
MOULVIE DULLEELOODDEEN AHMUD KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABDOOL HUKTEM.
MOULVIE ABDOOL HUCK.

*Secretary of the Society and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

THE CALCUTTA MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY—*First year*

No. 2.

A DISCOURSE
IN OORDOO
ON
GEOGRAPHY, NAVIGATION, AND
The Discovery of America,
DELIVERED

BY

MOULVIE OBYDOOLLAH-AL-OBYDEE.

AT THE SECOND MONTHLY MEETING OF THE
MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY

HELD AT THE RESIDENCE OF

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR,

On the 13th May, 1863.

Published by the Mahomedan Literary Society.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS.

1865.

هو اللطيف

اسلامي مجلس مذاکره علميه کلکتہ

نمبر ۳

اين تحریري است بعبارت پارسي

در بيان یکی از وجوه ثلاثه مکاسب بنفي نوع انساني يعني عمل زراعت و فلاحات

بامقدمات و متعلقات آن

نکاسته

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب متخلص بوحید

و بر خوانده

بنشستین ماهانه جلسه سال اول مجلس مذکور القوق

حسن انعقاد یافته ۲۶ شهر ربیع الثاني سنه ۱۲۸۰ هجری قمری

بخانه

جناب مولوی عبداللطیف خان بهادر

از طرف مجلس هم و ح

بمطبع بهتست مشن پریس واقع دارالامارت کلکتہ بقالب طبع درآمد

سنه ۱۲۸۲ هجری قمری

پیترن

یعنی

حامی و مربی مجلس

جناب معالی القاب آنرابل سیشنل پیتن صاحب بہادر
نواب لژنٹ گورنر بنگالہ

صدر مجلس و صدر کمیٹی انتظامی

عالیجناب مولوی محمد وجیہ صاحب

نائبان صدر

عالیجناب قاضی عبد الباقی صاحب

عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب

ممبران کمیٹی انتظامی

جناب منشی امیر علی خان بہادر

جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بہادر

جناب مولوی عباس علی خان صاحب

جناب منشی حبیب الحسن صاحب

جناب لسان السلطان محمود الدولہ منشی صفدر علی خان بہادر

جناب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب

جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب

جناب مولوی ذیل الدین احمد خان بہادر

جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب

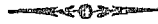
جناب مولوی عبد الحق صاحب

سکرپٹری مجلس و ممبر و سکریٹری کمیٹی انتظامی

جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر

بسم الله الرحمن الرحيم

حامل او مصليا



حضرات

از یاک بزرگان حاضر این مجمع عالی نرفته باشد؛ که خاکسار در زمین جلسه این مجلس مذکوره علمیه منعقد ۱۳۰۴ می هجری السنه مختصر تحریر در بیان سه فائده وجوه مکاسب بنی نوع انسانی که عبارت از زراعت - و تجارت - و صناعت - باشد؛ بحضور حضار والارفاق برخوردار بود، و در آن تحریر احوال آن هر سه وجوه مکاسب را بغایت اختصار برگذارده، و پایان تحریر یکدو حرفی از احوال نمایدش ذنائج زراعت بلاد بنگاله و دیگر اشیای وابسته آن (که باهتمام مالکان از ممتد بست و کنسای بلاد بنگاله بجنوری ماه آینده در عاری پور بر روی کار آمدنی است) بمعرض تبیان در آورده، چنانچه آن تحریر بمذلولوی گورنمنت بنگاله رساله وار کسوت طبع در برگرفته است، المختصر از انباز همواره بخاطر خطور میگرد؛ که چه خوب باشد که سه تا تحریر جدا گانه در بیان آن هر سه وجوه مکاسب با اندک تفصیلی بیایم از حقائق و کیفیات آن نگاشته قام حقائق رفم گردن، تا فی لجمله چهر نقصان انباز و اختصاری که در تحریر سابق المذکور رفته بر روی کار آید، ولیکن از انبازانه ایان اسامی این کم سواد خورائی گنجائی این می نداشت، و میدان قابلیت خود را متحمل جوش این بادله پر جوش نمی انگاشت، لاجرم بکشدین حقیق این مرد از غمیب سواد مبادرت نمی کرد، و این چون سامی صفات بانی این مجالس پرافادات - زای الله فی تو فیقهانه لکسذات - ارشاد کرامت بنیاد خود را برخواهش طبعم افزونند، باره فقلت سواد و مواد بمضمون بیست مستحق جامی قدس سره السامی،

بیا جامی رها کن شرمساری

ز صاف و درن پیش آرانچه داری

آنچه از مضبوطه تفحص وجست و چو قطره قطره از هر قرابۀ و جرعه جرعه از هر پیدائۀ فراهم آوردم - خواه صاف باشد یا درد - و خواه مروق باشد یا کدر - و خواه نوشین باشد یا تلخ - بساغر بیان پیش روی ارباب مذاق نهادم ، اگر بپذیرند ؛ بنام که هدیه ام در خور آن شد ، و اگر نپذیرند ننگم که خودش در خور آن بود ،

پیدا است که اصول و جوه مکاسب را چنانچه در پیشین تحریر مذکور الفوق نوشته ام ، بر اصناف سه گانه تقسیم نهاده اند ، زراعت - و تجارت - و صناعات - و در افضلیت یکی ازین برد بگری سخنها کرده ، بعضی بر افضلیت تجارت رفته اند ، و امام شافعی علیه الرحمة و الرضوان همچنین فرموده ، و بعضی از اصحاب و رحمة الله و نیز دیگران زراعت را افضل و احوط شمرده اند ؛ بچند وجه ، یکی آنکه - در معاملات تجارت مردمان را احتراز از کذب و زور و مکر و فریب و جزان از افعال ذمیمه خیلی دشوار می شود ، و همچنین حذر از اموال مشتبیه آسان نمی باشد ، بخلاف زراعت - که درین شغل دور از مفاسد خوف اینهمه آفات پرخطر کمتر ، دیگر آنکه - در تجارت خوف زوال بیشتر است از زراعت ، دیگر آنکه - در زراعت احتمال جور - که زیون ترین رذائل است - کمتر می باشد ، و علی هذا القیاس ، و همچنین آنانکه تجارت یا صناعت را فضیلت می دهند ؛ وجوهات گوناگون بتائید اقوال خود پیش می آرند ، بالجمله حقیقت این است که افضلیت یکی بر دیگری ازین هر سه جوه مکاسب اعتباری است ، یعنی یک باعتبار امری بر دیگری فاعل است و باعتبار امری دیگر مفعول ، ولیکن یک دلیل قوی تر که بر افضلیت زراعت بر تجارت و صناعت می آرند ؛ این است ، که غرض اصلی مکاسب که آمادگی غذای نوع انسانی است - که باعث تبقیۀ نفوس ایشان می باشد ؛ از محض تجارت یا صناعت بدون وجود زراعت حاصل نمی شود ، زیرا که تاجران

و صنّاعان گو مال فراوان از شیوه خود شان اندوخته باشند؛ پایان کار محتاج اند بمزارعان که مرتب اغذیه و اقواتند، و بدون واسطه مساعی جمیله و تدابیر جزئیله ایشان بقای شخصی و نوعی حضرت انسان از حیث امکان بیرون است، و گفته اند - که زراعت کسب شیئی معدوم است، و تجارت و صنّاعت کسب شیئی موجود؛ زیرا که از زراعت شیئی معدوم بوجود می آید، و از تجارت و صنّاعت شیئی موجود از کسی بکسی یا از جائی بجائی یا از صورتی بصورتی یا از حالتی بحالتی منتقل می شود، و پر ظاهر است که کسب شیئی معدوم را بر کسب شیئی موجود هر ایذه مزیت و فضیلت می باشد، پس احتیاج بزراعت اشل باشد نسبت باحتیاج بآن هر دو.

لاجرم خاکسار بیان بعض احوال زراعت را بر بیان تجارت و صنّاعت مقدم می نهد، و امشب بحر فی چند از همان باب سامعه خراش حضرات حاضرین بصیرت قرین می شود.

پس میگوید - که چون در زراعت و فلاحات کار از نباتات ارضی - یعنی رستنی های زمین - است، لازم است که نخستین یکدو حرفی از تعریف علم نبات و ملائمت آن رانده شود.

پوشیده نیست - که علم نبات عبارت است از معرفت اجسام نامیه و نفوس و قوای آن، و آن یعنی علم نبات منفی است از اصناف حکمت طبیعی که عبارت است از معرفت احوال موجوداتی که محتاج بماده باشد هم در خارج و هم در ذهن، و حکمت طبیعی قسمی است از حکمت نظری که عبارت است از معرفت احوال موجوداتی که وجود آن موقوف بر حرکات ارادی اشخاص بشری نباشد - یعنی وجود آن در اختیار بنی نوع بشر نباشد.

تفصیل این اجمال آنکه - معام حضرات است؛ که حکمت عبارت است از دانستن احوال موجودات چنانکه باشد - یعنی چنانکه در نفس الامر باشد - بقدر طاقت بشری.

و چون موجودات هر دو گونه است یک آنکه - وجود آن موقوف بر حرکات ارادی و افعال
 صناعی اشخاص بشر نباشد - یعنی وجود آن در اختیار بنی نوع بشر نباشد - چون عقول
 و نفوس و افلاک و عناصر و جز آن ، و دوم آنکه - وجود آن موقوف بر حرکات ارادی
 اشخاص بشری باشد - یعنی به تصرف و تدبیر حضرت انسان موجود شود - چون منزل
 و مکان و صفه و آستان و درو دیوار و نقش و نگار و جز آن ، پس حکمت نیز منقسم باشد
 بدو قسم ، یک دانستن احوال موجودات که از قسم اول باشد ، و آن را حکمت نظری گویند ،
 و دیگری دانستن احوال موجوداتی که از قسم ثانی باشد ، آن را حکمت عملی خوانند ،
 و هر یک ازین دو قسم باز منقسم بسه قسم شده است ، اقسام سه گانه قسم اول یعنی
 حکمت نظری را حکمت طبیعی و حکمت ریاضی و حکمت الهی گویند و اقسام
 سه گانه حکمت عملی را حکمت خانگی و حکمت منزلی و حکمت مدنی نامند ،
 الحاصل - علم نبات از فروعات همان حکمت طبیعی است - که از اقسام حکمت
 نظری باشد ،

و اما نبات پس ماده آن از جمادات است ، یعنی آنچه از جمادات شریفتر و صالح
 تر باشد از جهت اعتدال مزاج و مقبول مرور را ؛ قبول صورت نفس نباتی میکند ، پس
 مبدأ تکون نبات جسمی کتیف لزج است بمثابه نطفه آدمی - که ازان وجود و حفظ
 نوع آن است ، و آن در سائر اجزای نباتات ساری باشد ، و آن جسم کتیف لزج از
 حکمت بالغه حضرت حکیم علی الاطلاق و قدرت کامله خلاق انفس و آفاق - جلت حکمت
 و کملت قدرته - بعد از وجود گلبه در بدو یعنی تخم ها ؛ و گلبه در اصول یعنی بدخ ها ؛
 و گلبه در عروق یعنی رگ و ریشه ها ؛ و جز آن مستکن و محفوظ می باشد ، تا در وقت
 معین بساخ و برگ ظهور می یابد ، و از تاثیرات فاکبی و طارح و غروب کراکب و قرب
 و بعد آفتاب و هبوب ریاح و جز آن بسرحد کمال میرسد ، خلاصه هر چه از نباتات
 بهمی حاله که داشته باشد خالی ازان ماده که مبدأ تکون آن ازان است نمی باشد ،

و نفوس نباتی را قوای عجیب و غریب باشد ؛ که از آنجمله است قوت غازیة ؛ که بواسطه آن غذا می گیرد از اجزای ارضی ، و اگر این اغذرا که مثل اغذای حیوانات است از آن باز دارند ؛ بمیرد ، چنانچه حیوانات می میرند از بارداشته شدن از غذا ، و از آنجمله است قوت ماسکه ، که هرچه از غازیة حاصل میکنند بخود درگیر و نگذارند انرا که آتش فرو ریزد ، و از آنجمله است قوت منشره ، که آنچه از ماسکه در خود درگیرد ؛ صالحات آن را در اجزای خودش منتشر می سازد ، و از آنجمله است قوت نمو ؛ یعنی بالیدگی ؛ که میباید همچو بالیدن حیوانات بلکه نیکوتر از آن ، زیرا که در نباتات تجدید بالیدگی ها که می باشد در حیوانات وجود ندارد ، و از آنجمله است قوت جذب و نفوذ یعنی در خود و کشیدن ملائمات و از خود برافشاندن نا ملائمات ، و قس علی هذا ، و نباتات در اجزای ترکیب و وجود از گوشت و پوست و استخوان و رگ و ریشه و جز آن مشابه حیوانات است ، و در بسا قوتها نیز مماثل آن ،

لر اقمه

دلاگر یکدمی در گلسن کون و مکان بیند
 بهر شاخ گیا صد صنع خلاق جهان بیند
 نخستین این جماد تیره گونرا کش زمین گوئی
 مبدل با نبات نزهت روح و روان بیند
 دگر چون بنگری از دیده امان نبات اندر
 در صد صنع شکفت افزا بهر برگش عیان بیند
 یک رنگ و دگر بو و یک لطف و دگر نزهت
 یک لحم و دگر شکم و همیدون استخوان بیند
 به بیند پوست بروی هم بیند صد رگ و ریشه
 به بیند جسم و بازش اندرون جسم جان بیند

زجان جان نباتي گير کو باشد نبات افدر
 نه جانے کش بچاداران جذبان بے گمان بيني
 چو جسم و جان به بيني برکشائي ديدۀ عبرت
 توان ها بهو العجب درجسم و جان او نهان بيني
 بکے غاذيۀ بيني کو غذايش از زمين گيرد
 بدل تا ما تکال را بچشمش هر زمان بيني
 قوايے ما سکه بيني درو تا آن غذا ها را
 بخورد بگرفته اش چندانکه بايد با توان بيني
 مندر قوتي بيني که تا آنچه از غذا زايد
 رسيدۀ سر بشر در سائر اجزايے آن بيني
 دگر آن قوت باليدگي کز قدرت بچون
 تجدد اندرو اندر فصول ساليان بيني
 زبان درکش وحيد اے زباني پيشه کن اينجا
 کجا گفتن توان يك شمع از آنچه آن بيني

و اين قوايے متعدده در نفوس نباتي بر حسب اختلاف صلاحيت و تفاوت
 استعداد هر يك مختلف و متفاوت المقدير از يكديگر وجود مي گيرد ، پس آنچه دران
 اين قوايے نباتي کمتر باشد ؛ امثال مرجان و جز آن است ، که باوصف قبول صورت
 نباتي نزديکتر بکيفيت جماد است ؛ بسبب قلت قوايے نباتي دران ، و آنچه آن
 قوايے نباتي دران از امثال مرجان افزون باشد ؛ امثال گياهايے خود روست ؛ که بغير بذور
 و اصول و بدرن تخم پاشي و کشتاري بمحض امتزاج عناصر که از طواع آفتاب و هبوب
 رياح و جز آن صلاحيت قبول صور آنگونه نباتات پيدا مي کند ، و خود از عام فطرت
 برويد ، وليکن صلاحيت تبقيۀ نوع که بواسطۀ بذور و اصول و جز آن حاصل آيد املا

ندارد ، و بقای شخصی آن نیز تا عرصهٔ دراز ممتد نشود ، بلکه زود تر بخوشد و بمیرد ، و باز این نباتات نیز بر حسب اختلاف و تفاوت مقادیر قوای نباتی و کما بیشنی آن مختلف الاقسام و متفاوت الانواع پیدا میشوند ،

و آنچه قواله نباتی دران از آنچه مذکور شد بیشتر و افزون تر باشد ؛ امثال گیاهای تخم دار و اشجار ثمر دار است ، که دران صلاحیت حفظ نوع و تبقیهٔ آن بواسطهٔ تخم و جز آن بوده باشد ، و بقای شخصی آن نیز با تمدن زمان کشد ، و دیر پاید ، و همانا در امثال این گونه نباتات قواله نباتیه خیلی افزون تر و در بعضی بحال کمال باشد ، حالا يك اعجوبهٔ دیگر شنیدنی است ؛ و بر قدرت کاملهٔ حضرت آفریدگار جان و جهان جهان ستایش و ثناء رطب اللسان شدنی ؛ که چنانکه او تعالی جلشانه مخلوقات حیوانی را بر دو جنس مختلف یعنی ذکور و اناث آفریده ؛ همچنان مخلوقات نباتی را نیز نر و ماده خالق کرده ، حتی که بعضی از کاملین ارباب فلاحت قائلند ؛ که هیچ نباتی که بارور می شود چنان نیست ؛ که ذکر و آنثی یعنی نر و ماده همچون حیوانات نداشته باشد ، بلکه در سائر آن بعضی نر باشد و بعضی ماده ، و چنین هم گفته اند ؛ که در اغصان و اجزای يك درختی نیز بعض نر میباشد و بعض ماده ، تا آنکه بعضی از اجزای نر بمعاونت هوا و جز آن در بعضی از اجزای ماده در وقت معین و بکیفیتی مخصوص داخل میشوند و سرایت میکند ؛ که موجب باروری و برومندی میگردد ، و گوئیم و شناختن مذکور و مونث در تمامی اشجار و نباتات و نیز ادراک و دریافتن کیفیت سرایت اجزای نر با اجزای ماده خیلی متعسر و پُر دشوار است ؛ و در بعضی از چیز امکان بشری بیرون ؛ ولیکن در بعضی از آن تمیز و شناخت نیز میسر است ، چنانچه حضرات اهل نلاحه طبقهٔ انگلیسیه که تحقیقات این نادره فن را توگویی بسرحد کمال رسانیده اند ؛ بسا علامات آن تمیز و شناخت را بکتاب مبسوطهٔ این فن شگرف بشروح و بسط برگذاشته اند ، و علاوه بران بعضی از اشجار و درختان که عقیم می باشد خود

بدیهی است ، و محققین فلاحیت از اهل اسلام نیز در ماده بودن درختان را پدیدهٔ ثبوت رسانیده اند ، علی الخصوص در و ماده بودن درخت خرما را ؛ که نسبت بدرختان دیگر افضل و اکمل است ، بلکه آنرا نظریه بعض خصوصیات که در آن است اقرب بحیوانیت بل انسانیت گفته اند ،

خلاصه - ذکر و اثبات درختان خرما را نیکو می شناسند ، و در اوقات معینه پیشتر از اوان بار آوردن آن نرها را با ماده ها گش می دهند ، چنانکه در حیوانات ماده را فحل می دهند ، و گش دادن بدین کیفیت باشد ؛ که از رسته میانهٔ نرو ماده علاقه می بندند ، و این عمل را بلغت عربی لقاح گوید ، پس چنانکه در انسان نکاح است در نخل لقاح است ، و آورده اند که تا آنکه در نخل ها رسم لقاح بجای نیارند بارنگیرد یا کمتر بار گیرد ،

و محقق طوسی در اخلاق ناصری نوشته ؛ که ، « بعضی اصحاب فلاحیت خاصیتی دیگر یاد کرده اند درخت خرما را ؛ ار همه عجیب تر ، و آن آن است ؛ که درخته میباشند که میل میکند بدرختی ، و بار نمیگیرد از گش هیچ درخته جز از گش آن درخت ، و این خاصیت نزدیک است بخاصیت الفت و عشق که در دیگر حیوانات است ، » انتهای قواله ،

حضرات - اینجا عالمگیری حضرت عشق دیدنی و دریافتنی است ؛ که نباتات را نیز از اثر آن خالی نگذاشته اند ، و در حیوانات نیکو تر از نباتات و دیعت فهاده ، تا آنکه در خلقت انسان کامل تر عطا کرده ، خوشادایی که از آب و گل محبتش سرشته اند ، و حبدًا جگرے که بر آتش مودتش برشته ، دای که بخشی از عشقش نه بخشیده اند نه دل است بل آب و گل است ، و سینه که گنجینه محبتش زکوده اند نه سینه است بل صندوق کینه ،

لراقه

حرم آن دل که زلفت اثرے داشته است
 وز غم و دردِ محبت خبرے داشته است
 بی دل و جان شمرش آنکه ندارد غم عشق
 عشق با هر دل و جائے نظرے داشته است
 بے هنر آنکه ندارد هنر عشق بیدار
 گرچه در دانش و بینش هنرے داشته است
 دل بے عشق ندارد سرو سامانِ مواد
 گرچه پیدا همه سامان و سرے داشته است
 نیست جز عشق و نباتات بجز از عشق دلا
 شجرِ کون و مکان گرثمرے داشته است
 گل اگر تازه و تر خار اگر تفته جگر
 عشق تأثیر بهر خشک و ترے داشته است
 مست کُمانه غفلت نشده ست و نشود
 از می عشق هرا نکو قدرے داشته است
 عشق تعویذ زهر گونه گزندش باشد
 مادر دهر بهر جا پسرے داشته است
 تابدا نی همه از آب و هواے عشق است
 شجرے گر بجهان برگ و برے داشته است
 جوهر عشق چو باشد به نباتات و حید
 از جهان است اگر نه بشرے داشته است

آمدنم بر آنچه بران بودم - در خبر است از سرور کائنات علیه افضل الصلوات و اکمل التکمیلات ؛ که چون آنحضرت صلی الله علیه و سلم شیوع رسم لقاح درختان خرما را در کدیوران عرب ملاحظه فرمود ؛ سالے ازان عمل ممانعت کرد ، و گفت که آن از رسوم جاهلیت است ، و لیکن قدرت ایزدی مشاهده کردنی است ؛ که دران سال نخلستانها بے ثمر ماند ، و نخلها بار نگرفت ، حرف شکایت بحضور آن معدن الرسالت بردند ، ارشاد شد ؛ شما در کار دنیا دانا ترید ، آنچه می کردید بکنید ، از انباز رسم لقاح یعنی گشیدن دادن بتازگی روائی گرفت ، والی یومنا هذا آن طریقہ در نخلستانهاے عرب و جز آن مرعی و مسلوک است ،

و اما خصوصیات دیگر مماثل خواص حیوانی که در درخت خرما ثابت کرده اند ؛ این است ؛ که در بخش جزوی معین می باشد بر مثال قلب حیوانات که حرارت غریزی دران افزون تر است ، و اغصان و فروع ازان روید ؛ چنانچه شراین از دل حیوانات ، و نیز بعضی از متفکین نوشته اند ؛ که آنچه درختان خرما بدان متکون شود ؛ بویش مشابه بوی نطفه حیوانات می باشد ، دیگر چون سردرخت خرما را ببرند ؛ یا صدمه و آسیبی صعب بدانش برسد ؛ یا در آب غرق شود ؛ بمیرد و خشک گردد ، مثل حیوانات که از امثال آن حوادث می میرند ،

بالجمله - ارباب تحقیق نوشته اند ؛ که مشابہت و مماثلت درختان خرما بانفوس حیوانیه بدان غایت رسیده است ؛ که آن را یک چیزے بیش نمانده است - تا بسرحد حیوانیت برسد ، و آن انقلاع و برگزده شدن از زمین است ، و حرکت در طلب غذا ، و ازینجا است که در حدیث حضرت خیر البشر از درخت خرما به عمه نوع بشر تعبیر رفته است - انجا که آنحضرت فرموده صلی الله علیه و سلم - اَکْرِمْ مَوْاهِمَکُمُ النَّحْلَةَ فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ بَقِیَّةِ طَیْنِ آدَمَ ؛

این بود شرح نبذے از قوالے نباتیه و ملائمات آن که بغایت اختصار برگذارده شد ؛

و اما دیگر نوادر و عجائب قدرت آفریدگار و مدعیت پروردگار تعالی شانه و عظم برهانه که به نباتات دیده میشود؛ بیش از حد حصر است؛ که اگر به تعداد نباتات جهان زبانها بهم رسد؛ و تناسلیان دراز به بیانش مشغول باشد؛ هنوز نا گفته بماند، به بینید تنوع پیکر و تنوع رنگ و تنوع بوی و تنوع مزه و تنوع اثر آن را، که بیان هر یک از اینها را اگر بر اوراق درختان جهان نوشته شود کفایت نکند، فسبحان الله احسن الخالقین، چون اینها اصغا فرمودید - بشنودید؛ که مبدأ آفرینش نباتات - چنانچه پیش ازین شرح داده شد - جسمی کثیف لزج است، پس پرها ظاهر است - که ماده آفرینش آن جسم کثیف لزج همین اجزای ارضی است، و مراد از اجزای ارضی آن است؛ که زمین از آن ترکیب یافته است، و آن اجزا برحسب آنچه از علم کیمیا که عبارت است از علم حل و عقد اشیا تحقیق فرموده اند؛ بسیار بشمار رسیده؛ که عمدتاً آن چند چیز است - آهنک و نملک - و شوره - و زینق - و جز آن، پس هر آن زمین که آن اجزا در آن بعد اعتدال یعنی هر جزوی بر اندازه که باید و شاید می باشد؛ از برای روئیدن نباتات و پرورش یافتن آن افضل و اصالح است، و نشو و نما آن در آن بوجه احسن بوجود می آید، و کمی و زیادتیی آن اجزا در اراضی از حد اعتدال موجب کمی و زیادتیی روئیدگی و نشو و نما نباتات می شود، تا آنکه کثرت کمی یا زیادتیی آنها گاهی باعث فقدان نباتات می گردد.

اینجا اگر بپرسند - که بسا می بینیم که یک قطعه زمین است که در آن بعضی از نباتات بکثرت می روید؛ و بعضی از آن بقات؛ بلکه گاه باشد که اصلاً نروید؛ منشاء آن چیست، گوئیم که باعث اش این است؛ که از بعضی از اجزای موجود ارضی تدارک بعضی مقوقه، ان بروعی کار می آید، پس بعد از وقوع آن تدارک صلاحیت روئیدگی هرگونه نباتات که پیدا میکند؛ آن همه بکثرت میروید، و ماعدا آن بقلست بروید یا نروید، و درین تدارک تدابیر خارجی را دخلی تمام است، و همین تدابیر خارجی روئیدگی نباتات را زراعت می نامند

پس از اینجا هویدای می گردد؛ که اگرچه علم نباتات در اصل از فروع حکمت طبیعی است، ولیکن زراعت نباتات (که عبارت از تدابیر خارجیۀ اصلاح اراضی از برای روئیدگی و نشورو نمای نباتات و نیز تخم پاشیدن و درخت نشاندن و پرورش آن کردن و دیگر امور متعلق آن است) تعلق کلی بحکمت عملی دارد، زیرا که این همه کارها متعلق بحركات ارادی اشخاص بشری است،

و این تدابیر خارجیۀ را - که زراعت عبارت از مجموع آن است - اقسام است، مثل اصلاح اراضی - و تخم پاشی - و قلم بندی - و جز آن - که بسیار بے شمار باشد، ولیکن اولین تدبیر زراعت همان اصلاح اراضی است، پس خاکسار مستحب حرفی چند از همین باب می راند، و باقی ها را - اگر توفیق رفیق است - موقوف بر جلسات دیگر می دارد، دانستنی است - که آنکه بر افواه بعضی از عوام است؛ که در بعضی از اراضی مطلقاً صلاحیت روئیدگی نباتات نباشد؛ یا بعضی از آن صلاحیت روئیدگی بعض نباتات خاص اصلاً و مطلقاً ندارد - خواه در آن تدابیر خارجیۀ کرده شود یا نه؛ ظاهراً و ثوقی را ننساید، بلکه همه زمین ها طبعاً کمابیش قابل روئیدن نباتات است، و همچنین ممکن است که هر زمینیه بواسطۀ تدابیر خارجیۀ که باعث تدارک بعض اجزای مفقوده باشد صالح روئیدگی هر گونه نبات خاص گردد، یعنی ممکن است که در هر زمینیه از تدابیر صالحه و تصرفات کامله استعداد نشورو نمای هر نباتی یافته شود، فاما ازین معنی انکار نتوان کرد؛ که گاهی مصارف و زحمات اصلاح بعضی از اراضی به تدابیر شایسته از مقدار انتفاعی که از روئیدن نباتات که این نبات آن اران بدان تدابیر مقصود است؛ بحصول گرائیدنی باشد؛ زیاده افزون؛ و گاهی زیاده تر و افزون تر واقع شود، و گاهی بالعکس آن - یعنی قلیل و کم؛ یا قلیل تر و کمتر؛ پس اگر نادی است؛ میلان طبائع به مشغول بدان بیش یا بیستتر یافته شود، و اگر اول است؛ کم یا کمتر؛ آری عاقل و بالغ هر کاریکه کند مفاعله را مقصود از آن دارد، و کار به منفعت نکند، الا آنکه در عقل و خرد متورس دانسته باشد،

ع * چرا کارے کند عاقل کہ بار آرد پشیمانی *

اما منافع کارها بر در گونه است - یکی عاجل، و دیگری آجل، و گو طبائع عامه بسوی کارهای پر منافع عاجله بیشتر میلان میکنند، و لیکن مرد پیش بین آن است؛ که منافع آجله را همواره مطمئن نظر داشته باشد، و هر چند موانع گوناگون در راه پیشخرامی ها با مور پر منافع آجله پیش آید؛ ازان مستدفع نشود، و از پیش رویی ها بران جائه باز نماند، علی الخصوص انگاه که آن منافع آجله سنگین تر و معتدبه تر بنظر در آید، قصه کوتاه - تدبیر اصلاح اراضی اولاً منحصراًست بر دانستن مزاج آن و مزاج نباتات که این نباتات ازان مقصود باشد، و دانستن مزاج اراضی نیکوتر میسر آید بصناعت کیمیا که صناعت تحلیل و ترکیب اشیا باشد، و نیز اصلاح و تقطیر و گرفتن ارواح و ادهان اشیا متعلق بهمین صناعت است، و اگرچه حکماء اهل اسلام ازین صناعت نادیده نفیسه بالکلیه نا آشنا نبودند، بلکه این صناعت هم از فروعات بعضی از اصول هشتگانه دانش طبیعی می باشد - که ایشان تقسیم آن بران نهاده اند، و لیکن درین طرف روزگار حضرات فرزندگان فرنگ این صناعت را بایجاد انواع آلات و اوزار آن میانه قوم خود خیلی شائع کرده اند، و منافع بی شمار ازان برداشته و بر می دارند، و نخستین کسی که این صناعت را در طبقه انگلشیه شائع کرد؛ فرزاده براکلسوس بود، و حالیا این صناعت به یمن دولت طبقه انگلشیه در ممالک هندیه نیز شیوع گرفته است، علی الخصوص در فن دواسازی و جز آن فوائد بسیار ازین صناعت بر میدارند،

بالجمله - حضرات اهل فرنگ مهارت و ممارست در کار اصلاح اراضی ابرارے این نباتات را بحد کمال رسانیده اند، و اهتمام فراوان دران به تدوین کتب بسیطه و ایجاد آلات و اوزار مفیده و نیز بدیگر اختراعات پسندیده بعمل آورده، حتی که ایشان از غایت ممارست درین شگرف صناعت؛ انواع رستنی ها و اقسام فواکه و میوه های مخصوصه بلاد گرم سیر را در سرزمین ولایت سرد سیر خودشان بکارست و نقلات نام در هات هوس

Hot house پیدا میکنند ، و هات هوس چنین باشد ؛ که خانه یکرخه سازند ؛ که طرف پشت آن دیوار بخته و سه طرف دیگر دیوار چوب و آبگینه باشد ، و سقف نیز از چوب و شیشه سازند ، و زیر زمین آنخانه گلخن و دودکش ها باشد ، آتش در آن افروزند ، و آن آتش زمین را گرم کند ، و تاب آفتاب نیز باعانت شیشه ها دو چند و سه چند افتد ، و چون به بینند ؛ که سردی هوا و برف و زاله و جز آن کم کم است ؛ درهای آن را و کرده هوا براندازد ضرورت بگیرند ، و بدین تدابیر آن خانه خاصیت زمین گرم سیر پیدا میکند ، و بخرق طبیعت رستنی های بلاد گرم سیر در آن بروید ، و فواکه و میوه های مخصوصه آن بکمال نفاست و تحفگی بار آرد ، خلاصه آنکه ایشان در عمل زراعت و فلاحیت بطول پیدا کرده اند ، و مزارعین بلاد هندی را بجنب خود شان خیل نادان و نابلد شمرده ، و دانسته که مزارعین هند آلات صالحه زراعت اصلا ندارند ، و هم طرُق نافع زراعت را چنانکه شاید و باید ندانند ، و هم آلات و اوزار زراعت ایشان خیل کاسد و کم سود است ، و ازین روست که زراعت های آنها منتج نتایج که شاید و باید نمی شود ، و بر ظاهر است که نخستین عمل از اعمال زراعت اصلاح اراضی باشد ، و مختلفه از برای زرع نباتات مختلفه می باشد ، و این مزارعین اهل هند از برای هر نوع زراعت اراضی را اکثر به بقاعده واحد آماده می کنند ، بخلاف مزارعین فرنگستان دیار که برای هرگونه زراعت اصلاح اراضی بقاعده خاص که اصلاح و انسب بدان باشد - بعمل می آرند ، و هم آلات و اوزار مخصوصه بدان بکار دارند ، و راست است که سر انجام هرکاره بآلات و اوزار مخصوصه آن - علی الخصوص به بهین آلات و خوشترین اوزار مخصوصه آن - خیل سهیل و آسان می شود ،

و ازینجا است - که جناب معلی القاب نواب نقتضت گورنر این زمانی ممالک بنگاله که اهتمام و انمایش حاصلات زراعت ممالک بنگاله و متعلقات آن در همین جنوری ماه آینده بمقام بلویدیر بمیدان وسیع الفضا پر متصل ایوان رفعت بنیان

نواب مکیشم الیه فرموده است (چنانچه خاکسار تذکرهٔ این و انمایش در تحریر خودم
 بر خوانندهٔ دومین جلسهٔ امسالهٔ این مجلس مذاکرهٔ علمیه نموده) اهتمام و نمودن
 آلات و اوزار زراعت ایجاد فرموده حضرات اهل فلاح و زراعت ممالک بیضمان
 نیز نموده ، و بسا آنگونه نادره آلات و اوزار از انگلستان طلب داشته ، تا مردم هند
 آنهمه را مشاهده فرمایند ، و بمکاس و فوائد آن چنانکه شاید و باید وارسند ، و هرچه از آن را
 از برای استعمال بکار زراعت این ممالک اصلاح و انسیب پندارند و نیکو به پسندند ؛
 بکار زراعت بلاد خود استعمال بکنند ، و نیز امثال آن را در بلاد خود ایجاد و اختراع نمایند ،
 آدمم برینکه - از اوزار اصلاح اراضی - علاوهٔ ژرف کاویدن اراضی و خورد بشکستن کلوخ‌ها
 و نیکو یکان کردن اجزای آن بمعاونت آلات و اوزار صالحه و جز آن - یکے انداختن
 انبار است ؛ که آنرا بلفظ عرب زبل و بلغث هندی پانس و کھات و بزبان بنگله سار *সার*
 و بحوار انگلیش مینیور Manure گویند ، و آن انداختن و ریختن بعض اشیای خارجی
 در اراضی است ، تا بذریعۂ اجزای آن تدارک بعض اجزای مفقودهٔ اراضی که صالح
 تر برای انبات نباتی باشد که زراعت آن بدان مقصود است ؛ بحصول گراید ،
 و قدرت و تیزی آن بیفزاید ،

پس دیدنی است - که مزارعین اهل هند انبار یا پانس را منحصراً بر سرگین حیوانات
 و دیگر یکدواشیای متعفن داشته اند ، و نیز نزد ایشان اندازهٔ آن بخصوص هر گونه
 زراعتی محدود و معین نمی باشد ، بلکه هرچه میسر آید می اندازند ، و گاه باشد که بسبب
 آگاه نبودن از مزاج زمین بانداختن آن اشیای خطا می کنند ، و نیز از مقدار مایحتاج کم و
 بیش می اندازند ، و گاهی بلا ضرورت می اندازند ، و گاهی در زمینهای انبار از چیزهائی که
 بایسته انداختن نینداخته از شیء دیگر می اندازند ، و این امور باعث کمتر برومندی
 زراعت ایشان و گاه باعث نابرومندی ها می شود ،

و اگر گویند - که با وجود این همه عدم ممارست مزارعین اهل هند در کار زراعت ؛

بفضل خدا سے کار ساز بندہ نواز سرسبز نی و شادابی کہ کشت زارہا سے ملک مارا
 می باشد ؛ نصیب کشت زارہا سے ممالک دیگر نمی شود ، گویم این دعوی اولاً محتاج
 ادلّہ است ، کہ دران گفتگوی طویل را گنجائی است ، و گرفتیم کہ بر اثبات آن بادله
 قاطعہ قادر آمدیم ، باعثش جز این نخواهد بود ؛ کہ سرزمین هند در فطرت و طبیعت
 بالتناسب صالح تر از سرزمین بعض ممالک دیگر است ، ولیکن مانع چیست - کہ اگر
 تدابیر اصلاح آن بیشتر و افزون تر بکار بریم ؛ از صالح تر صالح ترینش سازیم ، و منافع بے حد و حصر
 از آن برداریم ، آری اگر مانع و عائق هست ؛ همین غفلت و سهل انگاری ہاے ما است از
 تدابیر اصلاح آن ، و منشاء آن غفلت و سهل انگاری ہا ہمان صلاحیت فطری آن است ،
 حضرات - ما ہر ایزد مذکور صلاحیت فطری سرزمین نرہٹ آئین بلاد خود ما
 ندی باشیم ، بلکہ فراوان شکر و سپاس حضرت گلستان آرای عالم کن فکان بجا می آریم ،
 کہ بوم و بر مارا بر بسا بوم و بر جہان در صلاحیت زراعت شرف و کرامت ارزانی
 داشته است ، و سم مایہ نازش ہا ہران بما مرحمت فرمودہ ،

لراقمہ

خوشا ہند و ستان و خال پاکش
 کہ باغ و بوستان تلّ و مغاکش
 بود گلشنکدہ ہر ربیع و اطلال
 دمن ہا رشک گلشن ہرمہ و سال
 بہر سو از گل و بو تہ بہا رش
 بہر جا نب شکفتہ لالہ زار رش
 گلستان در گلستان دشت و صحرا
 چمن اندر چمن میدان غبرا

بهر خا کش دود صفت نهفته
 بهر بادش دود نزهت نهفته
 بآبش نزهت و لطف و طراوت
 بآتش جوش بر جوش حرارت
 دل آرا سبزه زارش نزهت جان
 گلستان غیرت مد باغ رضوان
 نه تنها گل به بینی در گلستان
 ز گلدان بهر گلشن هزاران
 ز گل چون بگد ری گلرو به بینی
 ز سبیل سوی سبیل سو به بینی
 ز زنبق سو ز زنبق بینیان بین
 ز نرگس نرگسین چشمان خود بین
 سمن را بنگری ببی سمنبر
 که گر آن خوش بود این ست خوشتر
 زمین هند آری حسن خیز است
 همانا خاک پاکش حسن بیز است
 نه حسدش خاص با نوع بشر شد
 جماد و هم نباش خوشتر شد
 زمینش رشک فردوس جنان است
 بله هند و ستان چنیت نشان است
 فلاحت رادروند آب و تاب است
 زراعت را هزاران قدم باب است

چو باغِ هند را یکدم به بیدنی
 سو به باغِ ارم کم کم به بیدنی
 روان پرور بود هر میوهٔ او
 زجان خوشتر بود هر میوهٔ او
 شجرها دلدشتین چون قامتِ یار
 ثمرها جان فزا چون لعلِ دلدار
 زانواعِ ثمرها یش چه گویم
 خلوت لبها به بزد زان که گویم
 انار و آترج^(۱) و خوخ^(۲) و سفرجل
 تونج و مشمش و توت^(۳) و مَسل^(۴)
 و هان و چشم معشوقان چه جویم
 رلوز و فستقِ او حرف گویم
 آنداس است یاخود عینِ ناس است
 که نورِ عین را زو صد اساس است
 شریفه در شرافت گشت ممتاز
 که او را در خلوت نیست انبار
 دیگر اجاص^(۵) و تین^(۶) و عذبود است
 که حلوائی برون از کت درد است
 نه من گویم کدل را کو عزیز است
 شنو زاهلِ عرب تا او چه چیز است

اَتَطْلُبُ مِنْ ثَمَارِ الْهِنْدِ نَوْعًا
يَنْوُبُ عَنْ الدَّوَاءِ لِكُلِّ دَاءٍ
خِذَا لَا كِتَالَ وَاضْرِبْ عَنْ سَوَاهَا
فَكُلُّ الصَّيْدِ فِي جَوْفِ الْفَرَا

دگر نارنج و موز^(۱) و هم عنب دان

که باشد خوشترین اثمار بستان

ز جوز هندی آرم گر بیان ها

چو آشجارش ببالد داستان ها

دگر تفاح^(۲) و بطیخ^(۳) است و حبیب^(۴)

ز شیرینی آنبه بزد شد لب

سخن از کجا بکجا کشید ، اکنون باز می گرایم بر حرفی که بران بودم ، حضرات - اهل
زراعت فرنگستان دیار - بر خلاف مزارعین هند - انبار یعنی پادش را مختص به سرگین
حیوانات ندانند ، و نیز برای هر زراعتی مقدار آن با مراعات مزاج اراضی معین و محدود
دارند ، و نیز دیگر تدابیر صائبه که خیلی موجب بالیدگی و برومندی زراعت
می شود ، بر روی کار می آرند ، چنانچه از برای ایضاح این گفتار احوال زراعت یلک
چیز ؛ و تدابیری که ایشان در خصوص آن بعمل می آرند ؛ بر نهج تمثیل به سطور ذیل
پاد کرده می شود ،

و آن زراعت عنب یعنی انگور است ، که لطف اثمار می باشد ، و را عتقش بچند
اسالیب مختلفه در ولایت فرنگستان شیوع دارد ، و لیکن طریق اصلاح و اسلوب انفع
این است ، که نخستین گوی بر اندازند پنج گز در طول و یک گز در عمق بکاوند ،

و کهنه سُرخپُ آهک آمیز - که از شکستگی پخته مکانات کهنه بهمرسد - و نیز سنگریزه و قراضه های سفالین یعنی ریزه های باریک ظروف کُلی - و نیز ریزه های اصداف و استخوان جانوران - و ریزه های سرون و شاخ حیوانات - هموزن همدیگر باهم آمیخته آن حُفره را بدان پُر کنند ، و بالای آن گِل اندود سازند ، تا یکدو ماه همچنان بماند ، بعد ازان در آغاز ایام بارش ؛ یعنی در ماه جون و جولائی - که مقارن خور داد و تیر ماه از شهر فارسی - و اساز و ساون ماه از شهر هندی - می باشد ؛ قلم تالک یعنی درخت انگور را که بسال گذشته روئیده باشد - با پنجه شش بوارض - یعنی مذابت شاخ ها - دران حفره غرس کنند ، تا آنکه هرگاه دوتا بوارض از زیر زمین بروید ؛ بوارض سابقه را با یکی ازین هردو جدیده لاحق که تازه روئیده باشد ؛ ازین یعنی از قریب زمین بتراشند ، و صرف یک شاخ تازه روئیده را باقی بگذارند و چون ازین شاخ باقی شاخ های دیگر بروید ؛ در دومین سال بمه فبروری - که مقارن بهمن ماه فارسی و ماه پهاگن هندی باشد - صرف دو شاخ از انها را باقی داشته دیگرها را بتراشند ، پس ازان سومین سال در ماه جون - که مقارن خرداد ماه فارسی و ماه اسازه هندی باشد - چون ازین هردو شاخ دود شاخ دیگر بروید ؛ یک یک ازان باقی گذاشته یک یک قطع بکنند ، و باز بهمان سال در ماه نومبر - که مقارن ماه ابان فارسی و ماه اگهن هندی باشد - از شاخ های تازه روئیده دو شاخ باقی گذاشته سابقی بتراشند ، و بعد ازان چارمین سال در ماه جون - یعنی خور داد یا اساز - ازان دو شاخ یک را بتراشند ؛ و یکی را بگذارند ؛ و باز بهمان سال بمه نومبر یعنی ازان یا اگهن از شاخ های که ازین شاخ باقی داشته بروید صرف سه تا باقی داشته دیگرها را قطع کنند ، بعد ازان در ماه جون - یعنی خرداد یا اسازه ماه پنجمین سال هرگاه این هر سه شاخ نیکو بروید ، یک در راستا و یک در چپای تنه درخت باقی داشته سومین را بتراشند ، و باز در ماه آگست - که مقارن خرداد ماه فارسی و بهادون ماه هندی باشد ، سر این شاخ ها اندک اندک بتراشند ، و هرگاه چهار سال کامل برد خست انگور بگذرد ؛

و سطریش بر اندازه یکت و نیم گره بهم رسد ؛ بارهاے ان بقدر دو نیم آثار بگیرند ؛ نه زیاده بران ، زیرا که به تجربه در یافته اند ، که اگر از در خفتی که سطریش شاخش بدان مقدار باشد بار زائد از مقدار مذکور بگیرد ؛ قوت درخت فرو بکا هد ، پس گل و بارهاے فاضل از مقدار مذکور را بخوروی و ناریدگی بتراشند ، و بعد ازان در همان پنجمین سال بماء نومبر - که ماه ابان فارسی و ماه اگهن هندی باشد - از ان هر دو شاخ که بماء جون چپ و راست تنه درخت باقی گذاشته بودند ؛ هفت هفت شاخ تازه روئیده را باقی گذاشته باقی ها را بتراشند ، پستر ازان در ماه جنوری سال آینده - که مقارن دی ماه فارسی و ماه ماگه هندی باشد - چون این شاخهاے چهار ده گانه که هفت جانب چپا و هفت جانب را ستای تنه درخت باشد نیکو برید و فاسی شود ؛ شاخ سومین و هفتمین از هر هفت را باقی داشته مابقی را ببرند ، پس باقی نمائد الا چهار شاخ ، انگه این هر چهار را خم و پیچ داده بشکل مار پیچ بردارند ؛ تا برسقی - که بالای ستون ها قایم کنند - بالیده و نامی شده باشد ، و باز سرهاے این چهار شاخ را در اولین آسبوع سپتمبر ماه - که شهریور فارسی و ماه آسن یا کوار هندی باشد - اندک اندک تراشیده باشند ، تا خوشه هاے عنب نیکو بر آمده باشد ، پس بر اندازه که هر خوشه ازان بمقدار ربع آثار به تخمین برسد گل و بار آن را باقی داشته باقی ها بتراشند ، و هرگاه آن خوشه ها بسرحد بلوغ برسد ؛ آن همه را فرا چینند ، و بعد از گرفتن آن ؛ از ما بین شاخهاے مار پیچ - که از اصل دوشاخ سطر متفرع شده باشد - صرف دوشاخ باقی گذاشته دیگرها را بتراشند ؛ و هر سال بعد از گرفتن خوشه ها همچنین بعمل آورده باشند ، و اما طریق دادن انبار بمزرع انگور - که اصل گفتگویم درین مقام ازان است - میانه زراعت گران فرنگستان برین مغوال است ، که چون موسم خزان رسد ؛ زمین را از بر درخت انگور بر اندازه نیم گز کمایش برمی کارند ، و ده دوا ده روز آن را و دارند ، و اصول آن را از فروغ کوچک که روئیده باشد پاک و صاف کنند ، بعد ازان خون بز و میش

بر مقدار یک و نیم یا دو آتار درین درخت بریزند ، و پس ازان دو حصه گِل و یک حصه پشک بز و میش یا گوسفند را - که سه ماه پیشتر آنرا بهم آمیخته متعفن کرده باشند - بالای آن بدهند ، یا انکه دو حصه لحم ماهی که بغایت متعفن باشد - و یک حصه ریگ ؛ و یک حصه گِل ؛ در خون بز و میش تر کرده بکار برند ، و بعد انجام این عمل ها سه چار روز پیایی آب درین درخت میداده باشند ، و نیز همواره بهر دو سه روزه مدت آب میداده باشند ،

این است یکی از طرق اصلاح اراضی از برای زراعت انگور و طریق پرورش درختان آن - که بزبان اختصار برگذارده شد ، و طریق زراعت های دیگر بر همین قیاس باید کرد ؛ که چقدر اهتمام شایسته درین کار می کنند ،

مقصود ازین گفتگو ها این است ؛ که چه نیکو باشد که اهل هند طرق زراعت و فلاحات حضرات اهل فرنگستان را نیکو به بینند و نیکو بسنجند ، و کتب و رسائل ایشان را که درین فن شگرف تصنیف و تالیف کرده اند ؛ بزبان خود ترجمه نمایند ، تا عامه را فائده تام و نفع تمام ازان برسد ، و مزارعین هند در مزارع و حدایق خود شان غلات و خضرافات و رباحین و ثمرات عجیبه و غریبه که چشم ها مانای آن ندیده و گوش ها امثال آن نشنیده باشد پیدا آرند ،

حضرات - حالا خاکسار را دو چیز دیگر بر نهج تمثیل بیان کردنی است ، یکی احوال تخم افشانی ؛ و دیگری احوال قلم بندی نباتات ، و لیکن چون امشب شب بسیار آمده است ، و تحریرات دیگر هم خوانده شدنی است ، آن را موقوف بر جلسه دیگر داشتم ،

للمراقبه الاثم

وحیداً کم کن امشب داستان را
 کفّی سرتا شب دیگر بیان را
 گرفتم حرف تو معجز بیان است
 مشو پُر گو که گفتن را زیان است
 سخن گر لعل سان در سَنگ و رنگ است
 ز حد چون بگذرد هم رنگ سَنگ است
 چو آری یکد و سه کو لوی لا لا
 بگوشِ نازکِ جانان کند جا
 چه باشد حقه حقه گوهر ناب
 ز بارش گوش اگر شد در تب و تاب
 چو گفتی حرفِ خود را باش خاموش
 زیارانِ دگر هم کن سخن گوش

Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Incumbent-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH,

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARREE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD,

Members of the Committee of Management.

MOONSHEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR,
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR,
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN,
MOONSHEE HUBEEBOOL HUSSUN,
MOONSHEE SUFDUR ALLY KHAN,
NAKHODA HUSSUN IBRAHEEM BIN JOUHUR,
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF,
MOULVIE DULLEERLOODDEEN AHMUD KHAN BAHADOOR,
MOULVIE ABDOOL HUKHEEM,
MOULVIE ABDOOL HUCK.

*Secretary of the Society and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

THE CALCUTTA MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY—First Year.

No. 3.

A DISCOURSE

IN PERSIAN

ON

GARDENING AND AGRICULTURE

DELIVERED

BY

MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF.

AT THE SIXTH MONTHLY MEETING OF THE

MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY

HELD AT THE RESIDENCE OF

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR,

On the 6th October, 1863.

Published by the Mahomedan Literary Society.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS,

1865.

هو اللطيف
اسلامي مجلس مذاکره علميه کلکتہ

نمبر ۴

اين تحريري است بعبارت اردو

دربان نظام سلطنت عليه انگلشيه بشرح و تفصيل جمله امور وابسته نظم و نظام

سلطنت موصوفه

نکاشته

جناب مغفرت ماب مولوي حافظ وحيد النبي خان مرحوم

پيشين دايپوئي مجسٹريٹ و دايپوئي کاکٹر ضلع ۲۴ برگذہ

و بر خوانده

بهفتمين ماهانه جلسه سال اول مجلس مذکور الفوق

حسن انعقاد يافته ۱۵ شهر جمادي الثاني سنه ۱۲۸۰ هجري قديمي

بخانه

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر

از طرف مجلس مدوح

در مطبع پبليشس مشن پريس واقع دارالامارت کلکتہ بقالب طبع در آمد

سنه ۱۲۸۳ هجري قديمي

پيترن

يعني

هامي و مربي مجلس

جناب علي القاب آنر بل سپرل بيٽن صاحب بهادر
نواب لئننٽ گورنر بنگالہ

صدر مجلس و صدر ڪميٽي انتظامي

عاليجناب مولوي محمد و جيه صاحب

نائبان صدر

عاليجناب قاضي عبد الباري صاحب

عاليجناب مولوي حافظ عجب احمد صاحب

ممبران ڪميٽي انتظامي

جناب منشي امير علي خان بهادر

جناب مولوي سيد اعظم الدين حسن خان بهادر

جناب مولوي عباس علي خان صاحب

جناب منشي حبيب الحسن صاحب

جناب لسان السلطان محمود الدوله منشي صفدر علي خان بهادر

جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب

جناب مولوي محمد عبدالرؤف صاحب

جناب مولوي دليل الدين احمد خان بهادر

جناب مولوي ابوالقاسم عبدالحكيم صاحب

جناب مولوي عبدالحق صاحب

سڪريٽري مجلس و ممبر و سڪريٽري ڪميٽي انتظامي

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلي و نسلم على رسولہ الکریم

ازنجا کہ اس ملک کے لوگ انتظام سلطنت انگلشیہ کے حال سے ناواقف محض ہیں اور رعایا کو اپنے پادشاہ کے طریقہ نظم و نسق پر مطاع ہونا نہایت ضرور ہی اسلئے اس جلسہ میں کچھ مختصر احوال اوسکا بیان کرنا خالی از فائدہ نہیں * پوشیدہ فرمے کہ تقریباً ساٹھ برس قبل ولادت حضرت عیسیٰ علی نبینا و عایہ الصلوٰۃ والسلام کے ملک بریٹن رومیونکے تصرف میں آکر ایک مدت تک آنکے دخل میں رہا مگر جب اُن لوگونکی سلطنت پر زوال آنے لگا تو اپنے ملک اصلي کی زیادہ تر حفاظت کے لئے صوبجات بعیدہ کو اونہوں نے چھوڑ دیا بعد ازاں اقوام قاطنین سواحِل بحرِ اَلک نے اوس جزیرہ کو بے والی پاکر دخل کر لیا اور چونکہ وہ لوگ فرق مختلف تھے اسلئے ہر فریق نے امکانہ مختلفہ میں ریاستیں جداگانہ قائم کیں اور یہہ ریاستیں بمور زمان شاہ ایگبرٹ کے عہد میں متحد ہوکر موسوم بسلطنت انگلند ہوئیں مگر اسوقت سے دوسری برس تک انتظام سلطنت کسطور پر تھا اسکا حال کتب تواریخ سے مفصل ظاہر نہیں اوس عہد کے انتظام اور انتظام حال میں صرف یہی ایک مناسبت عام پائی جاتی ہی کہ اوس زمانے میں بھی وجود بادشاہ اور طبقہ امرا تھا پھر جسوقت بادشاہ ولیم فیروز مدد نے انگلند کو فتح کیا انتظام سابق زیرو زبر ہو گیا آنہوں نے انگلند کو ۶۲۲۱۵ جاگیر و زمینیں منقسم کرکے فوج کے سردارنکو باین شرط دیا کہ غذائضرورت فوراً سب سردار پادشاہ کی تائید کو حاضر ہووین اور جو شخص حاضر نہو اُسکی جاگیر ضبط ہو بادشاہ موصوف نے اقتدار انتظامی بالکل اپنے ہاتھ میں رکھا

اور ایک محکمہ جدید قائم کیا جس میں اراکین سلطنت بصدارت بادشاہ اجلاس کرتے اور اس محکمہ میں تمام عدالتوں کے فیصلوں کا مراجعہ اور جان اور مال کے مقدموں کی تجویز ناطق ہوتی تھی اور اس طور پر بادشاہ نے امرات عالیقدر کو مثل ادنیٰ رعایا کے اپنی سیاست میں رکھا *

بادشاہ ہنری اول نے تخت سلطنت پر جلوس فرما کر تالیف قلوب رعایا کو استحکام بنائے سلطنت کا باعث قوی تصور کر کے سختی قوانین میں تحفیف کی اور خاصۃً جو قوانین کہ عوام رعایا کے حق میں مضر تھے ان کو منسوخ کیا *

بادشاہ ہنری ثانی کے وقت میں بنائی آزادی رعایا بہ نسبت سابق کے زیادہ تر مستحکم ہوئی اور طریقہ قدیم تجویز مقدمات باعانت جیوری پھر جاری ہوا مگر بادشاہ جان کے عہد میں اس امر میں فتور کلی واقع ہوا اور رعایا پر اس قدر تشدد ہونے لگا کہ نوبت بارے کی پہنچی آخر الامر رعایا نے بادشاہ کو دبا کر سنہ ۱۲۱۵ ع میں ایک سند آرادی حاصل کی جس کی شرطیں درنون فریق رعایا یعنی امرا اور عوام کے حق میں مفید تھیں خلاصہ اس سند کا یہ تھا کہ سختی قوانین بہ نسبت فریقین مرتفع ہوئی بالکل قلمرو میں وزن اور بیمائش کا اہل طریقہ مقرر کیا گیا تاجروں پر سے محصول ہائے گران اٹھا دیے گئے اور ان کو اختیار ملا کہ جب چاہیں دوسرے ملک کو سفر کریں اور جب خوشی ہو پھر اپنے ملک میں آئیں اور کوئی رعیت کسی جرم کے سبب سے بدرن تجویز اپنے ہمسروں کے برخلاف قواذب مروجہ کے شہر بدر نہ کیا جاویں یا اوس کی جان و مال پر کسی طرح کا آسیب نہ پہنچے *

بادشاہ اڈورڈ اول کے عہد میں پارلیمنٹ کے ہوس آف کمڈس یعنی مجلس عوام کی بنا ہوئی اس طور پر کہ ہر شہر اور قصبہ سے رعایا کی طرف کے مؤکیل طاب کر کے اس مجلس میں داخل کئے گئے مگر اوس وقت میں ان لوگوں کو امور سلطنت میں اور کچھ دخل نہ تھا چنانچہ اس کے اگر بادشاہ کو ضرورت رہی تو ان پرے تو اوس کے بہم پہنچانے کی

تدبیر عمل میں لاوین اور جو امر کہ پیشنہاں پادشاہ اور مجلس امرا ہو اوسکو منظور کرن انہیں پادشاہ کے وقت میں ایک قانون اہم مفید خلائی جاری ہوا کہ کوئی ٹکس یا محصول بدون اتفاق اور رضامندی درنون مجلسوں خواص اور عوام کے نہ لگایا جاوی اوسوقت سے زمان حال تک طریقہ شوری سلطنت برطانیہ میں جاری ہی اور بالفعل بغائے انتظام سلطنت اوپر اس بات کے ہی کہ اختیار جاری اور منسوخ کر لے قوانین کا صرف پارلیمنٹ کو ہی اور اقتدار نظم و نسق مملکت خاص پادشاہ سے متعلق ہی اور پارلیمنٹ عبارت ہی دونوں مجلسوں سے ایک تو مجلس خواص جسمیں خود ملکہ معظمہ اور امرائے والا قدر اور قسیدان عالی منصب اجلاس فرماتے ہیں اور دوسری مجلس عوام جسمیں رعایا کی طرف سے وکلا بھجوتے ہیں اور ملکہ معظمہ کے اس مجلس میں شریک ہونیکے مصلحت یہ ہے کہ اگر بالکل اقتدار قانونی صرف پارلیمنٹ کو ہوتا تو وہ لوگ اکثر اوقات امور انتظامی میں دست اندازی کیا کرتے اس خرابی کے بار رکمنے کے لئے پادشاہ وقت کو پارلیمنٹ کا شریک ہونا ضرور پڑا اور پادشاہ کا بہرہ اقتدار اسبق رہی کہ کسی امر کو نا منظور فرماوین نہ یہ کہ کسی امر جدید کو درپیش کریں لہذا پادشاہ کو نہیں پہنچتا کہ انہیں مروجہ میں کسی طرح کا تبدل فرماوین مگر پارلیمنٹ کی طرف سے اگر کچھ تبدل ہوا چاہے تو ملکہ کو اختیار ہی کہ اوسکو منظور یا نامظور فرماوین اسبطر جسے پارلیمنٹ کو بھی نہیں پہنچتا کہ بدون استرضائے پادشاہ وقت کے قوانین مجریہ میں کچھ تبدل کریں یا نیا قانون جاری کریں *

قسیدان عالی منصب جو پارلیمنٹ کی مجلس خواص میں شریک ہیں کل میں تیس اشخاص ہیں انمیں سے دو شخص بزرگ قسیدان کنٹری اور یارلڈ اور ۲۵ پچیس قسیدان انگلڈ اور تین قسیدان آئرلڈ ہیں یہ لوگ قدیم سے پادشاہ کی طرف سے چاہکریں ہاتے آتے ہیں اور یہ چاہکریں اوکے منصب سے غیر منفک ہیں اور بارہا

فہین ہو سکتیں اور ہر درجے کے امرا ملقب بالقب مختلف مثل دیوک اور مار کوئس اور ایل اور بیدرن مجلس خواص میں داخل ہیں جو لوگ کہ امراے قدیم ہیں وہ اپنے مذاہب موروثی کے سبب سے پارلیمنٹ میں اجلاس کرتے ہیں اور بعضے اشخاص نئے خطاب پا کر زمرہ امرا میں داخل ہو کر شریک مجلس خواص ہوتے ہیں اور بعضے بسجیل انتخاب مثل ۱۶ شانزدہ امراے اسکاتلڈ اور ۲۸ بست و ہنٹ امراے آئرلڈ اس مجلس میں بیٹھتے ہیں اور تعداد امرا کی کچھ مقرر نہیں والی سلطنت کو زیادہ کرنیکا اختیار ہی مجلس عوام میں وہی لوگ شریک ہیں جن کو ضلع اور شہر اور قصبہ کے رعایا نے اپنی طرف سے مختار مقرر کر کے بھیجا ہی اور اسکی وجہ یہہ ہی کہ سلطنت وسیع کے بالکل رعایا جو شورائے قانونی میں شریک ہو سکیں یہہ امر نہایت دشوار ہی پس رعایا اپنے وکیلوں کے ذریعہ سے وہ کام کرتے ہیں جسکو وہ بالذات انجام کر لے سے قادر ہیں اسلئے پارلیمنٹ میں انکلڈ اور ویلس کی رعایا کیطرف سے (۴۹۶) اور آئرلڈ کے لوگونکی طرف سے (۱۰۵) اور اسکاٹلڈ کی رعایا کی جانب سے (۵۳) اشخاص وکیل مقرر ہیں پس مجلس عوام میں مجموع (۶۵۴) ممبر اجلاس کرتے ہیں پس ہر گاہ اقتدار اعلیٰ ریاست تینوں فریق مذکور یعنی والی سلطنت اور مجلس خواص اور مجلس عوام کو مفوض ہی کوئی قانون بدرن رضامندی تینوں کے جاری نہیں ہو سکتا اور جس قانون پر تیغونکا اتفاق ہو چکا وہ ناطق اور مکمل تصور کیا جاوگا اور اگر یہہ اختیار وسیع اشخاص نالایق اور غیر معقول کو سپرد کیا جاری تو اسمیں احتمال ضرر عظیم کا ہی اسلئے چند قواعد پارلیمنٹ کے انتظام کے واسطے مقرر کئے گئے ہیں اونمیں سے اہم یہہ ہیں کہ کوئی شخص اکیس برس سے کم عمر میں پارلیمنٹ میں شریک نہیں ہو سکتا اور ہر فرد کو لازم ہی کہ قبل اجلاس کرنیکے والی سلطنت کی فرمان برداریکا حلف کرے اور باشندگان ملک غیر کسی طور سے پارلیمنٹ میں شریک نہیں ہو سکتے اور ارباب پارلیمنٹ میں سے

ہر شخص کو استحقاق تکلم کا ہی اور مقدمات دیوانی میں وہ لوگ گرفتار نہیں ہوسکتے نہ کہ فوجداری میں اور یہہ استحقاق عدم گرفتاری امرائے پارلیمنٹ کے واسطے تامدت العمر اور عوام کے واسطے چالبس دن تک بعد موقوفی اجلاس اور چالیس روز تک قبل شروع اجلاس باقی رہتا ہی *۔

کسی ضاع کی طرف سے پارلیمنٹ کی مجلس عوام میں اجلاس کر دیکے لئے وکیل انتخاب کرنیکا استحقاق حاصل کر دیکے واسطے شرائط ذیل درکار ہیں اور یہہ استحقاق بدون کسی قسم کی جایداد رکھنے کے حاصل نہیں ہوتا یا تو وہ شخص مبلغ بیس روپیہ سالانہ کی جاگیر رکھتا ہو یا ایک زمیندار کے علاقہ میں پانسو روپے آمدنی سالانہ کی زمین اوسکے تصرف میں ہو یا کوئی ایسی زمین ساٹھ برس کی میعاد کی اوسکے اجارہ میں ہو جسکی آمدنی سالانہ ایک سو روپے ہوں اور اگر پانسو روپے سالانہ آمد ہو تو بیس برس کی میعاد کا فی ہی اور ناچرد شرائط مذکورہ کے اور شرطوں کا بھی لحاظ ضرور ہی *۔

اول یہہ کہ عمر اوس شخص کی اکیس برس سے کم نہو دوسری یہہ کہ کسی عدالت میں حلف دروغ کا مجرم نہوا ہو تیسری یہہ کہ ایک برس کے اندر کسی خاندان سے اوسنے مدد حاصل نہ کی ہو چوتھی یہہ کہ محصول یا سائر یا خراج مکانات کی تحصیل کا کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو پانچویں یہہ کہ کمشنران اسٹامپ کے تابع کوئی خدمت نہ رکھتا ہو یا خود بھی کمشنر اسٹامپ نہو چھٹی یہہ کہ ڈاک کے متعلق کوئی خدمت نہ رکھتا ہو اور پولیس کا کنسٹبل بھی نہو ساتویں یہہ کہ امرائے سلطنت میں سے نہو آٹھویں یہہ کہ جس جایداد کے اعتبار سے وہ استحقاق انتخاب کا مدعی ہی اوسکا وہ محض امانت دار نہو *۔

اب پارلیمنٹ کی مجلس عوام میں داخل ہونیکے امیدواروں کے لئے جو جو شرطیں چاہئیں وہ مذکور ہوتی ہیں *

وہ شخص غیر ماک کا رہنے والا نہو اور ازروی قانون کے جو حد ناوغ معین ہی

اوس سے عمر میں کم نہو اور جج یا مجسٹریٹ پولیس یا فیصلجات کا تصحیح کرنے والا کونسل یا پادری بھی نہو یا کسی جرم کے سبب سے تمتع قانونی سے ممتنع نہو یا کسی جرم سنگین میں سزا نپاڑی ہو اور کوئی شریف یا زیبر یا بیلغ اپنے ضاح یا شہر یا قصبہ کی طرف سے وکیل ہوکر پارلیمنٹ میں نہیں جا سکتا مگر دوسرے ضلع یا شہر یا قصبہ کا وکیل ہو سکتا ہی اور جو شخص ٹکس کے بند و بست کا کوئی علاقہ رکھتا ہو یا سلطنت کا کوئی عہدہ معتدبہ اوسکو مفوض ہو یا پنشن خوار ہو تو وہ بھی پارلیمنٹ میں داخل نہیں ہو سکیگا کیونکہ بلحاظ نفع ذاتی کے کسی طرح کا میلان بجا دے سرکار اوسکو ضرور ہوگا اور ضلع کی طرف سے وکیل ہونیکے لئے چہ ہزار روپیہ سالانہ اور شہر اور قصبہ کی وکالت کے واسطے تین ہزار روپیہ سالانہ آمد ہونا ضرور ہی * جسوقت والی سلطنت کو اجلاس پارلیمنٹ منظور ہوتا ہی تو لارڈ چنسلر صاحب کی طرف سے فرمان بنام کلارک آف دی کروں یعنی سر رشتہ دار عدالت شاہی صادر ہوتا ہی اور وہ پروانہ بنام شریف جاری کرتے ہیں اور شریف اپنے ضلع کے علاقہ کے شہروں اور قصبوں کے عہدہ داروں کے نام میں حکمنامے بھیجتے ہیں اور خود ضاح کے ممبروں کے انتخاب کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں اور انتخاب کے وقت سپاہیوں کے وہاں حاضر رہنے کی ممانعت ہی تاکہ انتخاب کرنے والے اپنی مرضی کے مطابق کام فرماویں اور اونپر کسی طرح کا دباؤ نہو اور اگر بہہ امر بنایہ ثبوت پہنچے کہ کسی مجلس انتخاب میں کسی طرح کا دباؤ ہوا ہی یا کسی کو رشوت دی گئی ہی تو وہ انتخاب باطل ہوگا * اور پارلیمنٹ کی دونوں مجلسوں میں ایک ایک شخص میئر مجلس ہوتا ہی مجلس آہ رائے میئر مجلس لارڈ چنسلر صاحب ہوتے ہیں اور مجلس عوام میں ایک شخص انہیں کے زمرہ میں سے منتخب ہو کر بہ منظر ری بادشاہ وقت میئر مجلس ہوتا ہی *

جب کوئی بل - یعنی مسودہ قانون مجلس عوام میں پیش ہوتا ہی تو دوبار پڑھے جانے اور اسپررڈ و قدح ہونیکے بعد وہ ایک کمیٹی خاص کو مفوض ہوتا ہی اور ارباب کمیٹی اوسمیں غور و تامل کرکے بعد مباحثہ اور اصلاح کے اوسکو پھر مجلس عوام میں درپیش کرتے ہیں اور مرتبہ ثالث میں وہاں اوسکی قزات ہوکر وہ مجلس اعلیٰ میں بھیجا جاتا ہی اور وہاں بھی اسیطرحسے عمل میں آکر ملکہ معظمہ کی منظوری کے واسطے بھیجا جاتا ہی اور ملکہ اوسکو خواہ بذات خاص یا بذریعہ کمشنرنکے منظور فرماتی ہیں *

پارلیمنٹ کو اجلاس کے لئے جمع کرنا خاص ایک حقرق شاہی میں سے ہی اسائے سوائے حکم شاہی اور کسیکے حکم سے پارلیمنٹ نہیں جمع ہو سکتا اور جمع ہونیکے چالیس دن قبل اسکے احکام جاری ہوتے ہیں اور پارلیمنٹ کے اجلاس کی موقوفی بھی بحکم ملکہ معظمہ خواہ بذات خاص یا بوساطت کمشنران یا بذریعہ اشتہار کے ہوتی ہی *

سلطنت انگلستان موروثی ہی اور بادشاہ کی وفات کے بعد بڑے بیٹے کو پہنچتی ہی اور در صورت نہونے اولاد ذکور کے اولاد اناث میں جو بڑی ہو وہ وارث تخت و تاج ہوتی ہی اور اسمیں میراث جاری کرنیکی مصلحت یہ ہی کہ اگر اسر سلطنت مذدبذ رہتا یا رعایا کو بادشاہ مقرر کرنیکا اختیار ہوتا تو ہر بادشاہ کی وفات کے بعد احتمال وقوع فساد عظیم اور خونریزی کا ہوتا اور اگر اچیاناً کبھی ایسا اتفاق ہو کہ ولیم و جیمز یا بیوقوف مطلق یا اور کسی وجہ سے نالائقی ہو تو اس قاعدہ سے انحراف کیا جاسکتا ہی *

بادشاہ کی عہد ریاست میں ملکہ کو خاندان شاہی کا ایک پیوند اعلیٰ سمجھنا چاہئے اور ملکہ کے تین مدارج ہیں ملکہ نائب سلطنت اور ملکہ ہم بستر بادشاہ اور ملکہ بیوہ * ملکہ نائب سلطنت وہ ہیں جو بادشاہ کے نابالغ رہنے کے سبب سے متکفل

امور سلطنت ہوتی ہیں اور ان کے حقوق مثل پادشاہ کے ہوتے ہیں ملکہ ہم بستر پادشاہ حقوق خاص کہیں زیادہ اور زنان مذکورہ سے رکھتی ہیں چنانچہ ان کو اختیار خرید و فروخت اراضی کا ہوتا ہی اور وہ اپنا وصیت نامہ جداگانہ لکھ سکتی ہیں اور ان کے اہل خدمت علیحدہ ہوتے ہیں اور ان کی ذات کو مثل پادشاہ کے مستور سمجھا جائے * اور ملکہ بیوہ کے حقوق بھی قریب قریب ملکہ ہم بستر پادشاہ کے ہیں صرف اس قدر فرق ہی کہ ان کی ذات مثل ذات ملکہ ہم بستر پادشاہ کے محفوظ اور مامون نہیں *

شاہزادہ یرنس آف ویلس یعنی ولیم کے واسطے بھی حقوق مخصوص ہیں اور وہ اور ان کی خاتون مثل پادشاہ کے محفوظ ہوتے ہیں اور والی سلطنت کے اقربا مرتبہ میں سب امرا اور اراکین سلطنت سے برتر ہوتے ہیں اور رعایا کے ساتھ شادی بیاہ نہیں کر سکتے :

از روی قانون کے ملکہ معظمہ تمام امور ملکی اور دینی میں مختار کل ہیں اور دنیا میں ان کو کسی شخص کے پاس جوابدہی نہیں کرنا پڑتا اس لئے ان کے نام میں کسی عدالت میں دیوانی یا فوجداری کی نالش نہیں ہو سکتی اور اگر رعایا کسی ضرر عام سے ستم رسیدہ ہوں تو امور دیوانی میں داد رسی کے لئے ملکہ کے حضور میں بذریعہ عدالت چنٹری کے درخواست کر سکتے ہیں لارڈ چنسلر صاحب ازراہ مرحمت کے ان کی داد کو پہنچانگے اور اگر امور فوجداری میں رعایا پر کچھ ظلم و تعدی ہو تو وہ اراکین سلطنت قابل سزا ہونگے جنہوں نے برخلاف ان میں ملکہ کو مشورہ بد دیا ہو کیونکہ ملکہ بدات خود بدی سے بڑی ہیں اور من جہت تدابیر ملکی کے بھی ملکہ کی ذات میں وجود کمال مطلق سمجھنا چاہئے اور تسایم کرنا چاہئے کہ ملکہ سے کوئی فعل نا منصفانہ سرزد نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے خیال کو بھی ان کی طرف نسبت کرنا نہیں چاہئے اور اس سے مراد یہ ہی ہے کہ اگر کوئی حکم مضر

جمہورِ اِرامِ ملکہ معظمہ کی طرف سے جاری ہوئے تو اوسکی اسطور سے تاویل کی جاوے گی کہ مشیرانِ سلطنت نے دھوکھا دیکر ایسا حکم صادر کروایا اور وہ حکم باطل ٹھہریگا والی سلطنت کو اختیار تام ہی کہ دوسری ریا ستون میں اپنی طرف سے سفیر مقرر کر کے بھیجیں اور دوسری ریا ستون کے سفیروں کو اپنے دربار میں حاضر رہنے کی اجازت دیوں اور دوسری ریا ستون کے ساتھ حسبِ مصلحت وقت عہد و موافق کریں اور جنگ و صلح کے مادہ میں اونکو بالکل اختیار ہی مگر پارلیمنٹ کو پہنچتا ہی کہ اگر مصلحت سمجھیں تو مصارفِ حرب کے لئے روپے منظور کرنے میں ایستادگی کریں اور ملکہ معظمہ کو خطاب اور القاب اور عہدے عطا فرمائیکا بالکل اختیار ہی جسے چاہیں اوسے مشرف فرماویں *

وزیرِ اِرامِ ملکہ معظمہ جو امورِ مالکی کے مشورہ میں شریک ہوتے ہیں سولہ ہیں اور اونکی تفصیل درجہ بدرجہ یہ ہے

اول وزیرِ اعظم جو خزانہ عامرہ کے مہتممین کے بھی افسر ہیں
دوسرے لارڈ چنسلر جو تمام قلمرو کے ججوں کے سردار ہیں
تیسرے چنسلر آف دی ایکسچینج یعنی وہ عہدہ دار جنکو مداخل و استخراجِ ملک کا انتظام سپرد ہی

چوتھے صدرِ کونسل شاہی

پانچویں مالکِ مہر شاہی

چھٹے وزیرِ مہمات وطن

ساتویں وزیرِ مہمات ریاستہائے غیر

آٹھویں وزیرِ مہمات ممالکِ بعیدہ جو تحتِ فرمانِ ملکہ معظمہ ہیں

نویں وزیرِ ملکِ ہند

دسویں وزیرِ جنگ

گیارہویں دفتر جہازات جنگی کے عہدہ دار اول

بارہویں پوسٹ ماسٹر جنرل

تیرہویں دفتر تجارت کے صدر

چودھویں صدر دفتر تدارک احوال تنگدستان

پندرہویں ناظم چکائہ لنکاسٹر

سولہویں سکریٹری مهمات مملکت آئرلینڈ

اور وزیر مملکت ہند کی اعانت کے واسطے ایک کونسل مقرر ہی جسہ میں پندرہ
 شخص ارباب شوریٰ ہیں خود وزیر ہند اس کونسل کے صدر اور ایک شخص ارباب
 شوریٰ کے زمرہ میں سے نائب صدر ہیں اور ان کے تابع ڈوائڈر سکریٹری اور ایک اسسٹنٹ
 انڈر سکریٹری ہیں اور وزیر ہند کے ایک پرایونٹ سکریٹری اور ایک اسسٹنٹ پرایونٹ
 سکریٹری ہیں اور وزیر ہند پارلیمنٹ کی مجلس عوام میں داخل ہیں *

Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH.

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARREE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD.

Members of the Committee of Management.

MOONSHEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR.
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN.
MOONSHEE HUBBERPOOL HUSSUN.
MOONSHEE SUFIDUR ALLY KHAN.
NAKHODA HUSSUN IRRANEEM BIN JOHUR.
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF
MOULVIE DULLEELOODDEEN AHMUD KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABDOOL HUKHEEM.
MOULVIE ABDOOL HUCK.

*Secretary of the Society and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

گیارہویں دفتر جہازات جنگی کے عہدہ دار اول

بارہویں پوسٹ ماسٹر جنرل

تیرہویں دفتر تجارت کے صدر

چودھویں صدر دفتر تدارک احوال تنگدستان

پندرہویں ناظم چکائے لٹکاسٹر

سولہویں سکریٹری مہمات ملک آئرلینڈ

اور وزیر ملک ہند کی اعانت کے واسطے ایک کونسل مقرر ہی جسہیں پندرہ
 شخص ارباب شوریٰ ہیں خود وزیر ہند اس کونسل کے صدر اور ایک شخص ارباب
 شوریٰ کے زمرہ میں سے نائب صدر ہیں اور ان کے تابع دو اندر سکریٹری اور ایک اسسٹنٹ
 اندر سکریٹری ہیں اور وزیر ہند کے ایک پرایوت سکریٹری اور ایک اسسٹنٹ پرایوت
 سکریٹری ہیں اور وزیر ہند پارلیمنٹ کی مجلس عوام میں داخل ہیں *

Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH.

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOL BARREE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD.

Members of the Committee of Management.

MOONSHIEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR.
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN.
MOONSHIEE HUBEEBOOL HUSSUN.
MOONSHIEE SUFDUR ALLY KHAN.
NAKHODA HUSSUN IBRAHEEM BIN JOUHHUR.
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF
MOULVIE DULLEELODDEEN AHMUD KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABDOL HUKHEEM.
MOULVIE ABDOL HUCK.

*Secretary of the Society and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

THE CALCUTTA MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY—*First year.*

No. 4.

A DISCOURSE

IN OORDOO

ON

THE BRITISH CONSTITUTION,

DELIVERED

BY

THE LATE MOULVIE WUHEEDOON NUBBEE
KHAN BAHADOOR,

Deputy Magistrate and Deputy Collector of the 24-Pergunnahs.

AT THE SEVENTH MONTHLY MEETING OF THE
MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY

HELD AT THE RESIDENCE OF

MOULVIE ABDOL LUTEEF KHAN BAHADOOR,

On the 28th November, 1863.

Published by the Mahomedan Literary Society.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS.

1865.

هو اللطيف

اسلامي مجلس مذاکره علميه کلکته

نمبر ۵

این تحریري است بعبارت پارسي

بدست پسرش شگرف که از کدام زمان زبان فارسي به هندوستان رواني یافت و نظم

فارسي با هندیان آشنائي

رقم فرموده

والا جناب رفعت و منزلت صاحب حضرت

شاهزاده محمد اعظم الدین صاحب

نیدر سلطان جنت آشیان حضرت طیبو سلطان علیه الرحمة و الرضوان

(بنرض خوانده شدن بیک از جلسات مجلس)

با ورقي چند تمهیدی نگاشته

جناب مولوي محمد عبدالرؤف صاحب مختصر بوحیل

و بر خوانده مولوي صاحب موصوف

به نهمین ماهانه جلسه سال اول مجلس مذکور الفوق

حسن انعقاد یافتند ۱۳ شوال المعظم سنه ۱۲۸۰ هجری قمری

بخانه

جناب مولوي عبداللطیف خان بهادر

از طرف مجلس مدوح

بمطبع بهتست مشن پریس واقع دارالامارت کلکته بقال طبع درآمد

سنه ۱۲۸۲ هجری قمری

پيٽرن

يعني

حامی و مربی مجلس

جناب معلمی القاب انوریل سپیسل بیڈن صاحب بہادر
نواب لٹرنٹ گورنر بنگالہ

صدر مجلس و صدر کمیٹی انتظامی

عالیجناب مولوی محمد وجیہ صاحب

نائبان صدر

عالیجناب قاضی عبد الباقی صاحب

عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب

ممبران کمیٹی انتظامی

جناب منشی امیر علی خان بہادر

جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بہادر

جناب مولوی عباس علی خان صاحب

جناب منشی حبیب الحسن صاحب

جناب لسان السلطان محمود الدولہ منشی صفدر علی خان بہادر

جناب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب

جناب مولوی دلیل الدین احمد خان بہادر

جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب

جناب مولوی عبدالحق صاحب

سکریتری مجلس و مدبر و سکریٹری کمیٹی انتظامی

جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر

هو الرؤف المستعان

بسم الله الرحمن الرحيم

تاج سخن راست چو دریاییم

حضرات

امشب سخدم نه از حقائق علمیه است - که چشم آن دارم که بگوش قبول علمای روزگار درآید ، و نه از دقائق حکمیه - که مرقب آن نشیدم که بچشم پسند حکمای دانش پسند پسندیده نماید ، نه از در منقولات است - که دست بدستش نقل کنند و نقل مجلس ارباب نقلش گردانند ، و نه از باب معقولات - که معقولیان عقل پوستش معقول شمارند و در خور پذیرفتگاری عقلمندانند ، نه از قرآن و حدیث و اجماع و قیاس حدیثی میرانم - که اصولیانش اصل به نهند ، و نه از فقه و تفسیر و عقائد و کلام کلامی میکنم - که اصحاب ابن شکر فقیهون فرعی ازان برخوردار ، نه از منطق و حکمت زبان به نطق آشنا میکنم - که زبان ها به آفرین ناطق شود ، و نه از حساب و هندسه حساب میکنم - که لب ها حرف تحسین بر شمارد ، نه از حکمت عملی عمل یاد می کنم - که از عاملان منجیده معمولات آن طالب صله رسمی معمولی شوم ، و نه بر حکمت نظری نظریه رسمی گمارم - که از بنابر گیان زبا ناظره آن نظیر لطف مطمح نظر دارم ، نه در بیان طبیعیات عنجه طبع بر همان راضی بشکعانم - که طبع والا طبعان از بیانم گلگل بشکند ، و نه ریاض ریاضیات را آبی در جو میرسانم - که ریاض خاطر ریاضت کنشان حجو ریاضی آموزی از نسائم کلام خنده رو گردد ، و نه از اسرار الهیات گره می کشایم - که عقد خاطر منالهدین دانش گوزن از ناخن نشر بحاتم کشوده گردد ، نه از تهذیب اخلاق کتاب میخوانم - که از آرزم خویان اهل تهذیب امید خلق کریمی و لطف عظیمی داشته باشم ، و نه از تدبیر منازل بابی بر زبان می آورم - که از

مدبرین صائب تدبیر مکرصد ستایش مدبرانه بشوم ، و نه از سیداست مدون فصلی مذکور میپردازم -
که از امصار و مدائن دور و نزدیک چشم بر راه ره آورد بپایش سپاسدارانه بنشینم ،

للارقم الاثم

نه عالم نه حکیم نه منطقی نه فقیه نه در شمار منجم نه در قطار طبیب
و حیدر گوشه تجریدم و غلام کس
که اوست ز اهل سخن در جهان ادیب لبیب

خصیصات - امشب سخنم از " سخن " است ؛ و سخن شناسم اهل سخن ، چیست

" سخن ؟ خلاصه سخن این است ؟ -

لراقمه

" سخن از عرش جهان آمده کس اهل سخن می گزینند و بکر سی جهان بنشانند

وما احلی قول القائل

سخن ز آسمان ها فرود آمده است	بر اقام جانها فرود آمده است
کشاده ز اقام جان پر و بال	چو طائوس در جلوه گاه خیال
کهی گشته برون چو طفلان سوار	بروم آمده از ره زنگبار
چو عباسیان در عبای سیاه	سواد بصر ساخته جلوه گاه
گهی داد بای نفس زیر ران	برون رانده از رهگذار زبان
فرود آمده زان فضای فراخ	بدلیلزنگ کاخ سخا
ز ذوق قدومش دل تیز دوش	بود دیده بر روز چشم و گوش
ازان بگردد جاع ناز او	وزین بشود دلکش آواز او
ازان ناله کون و مکان بر شجاع	وزین نغمه جان و جهان در سماع

قصہ کوتاہ ۔۔ اینجا حکایت از زبان گهر فشان سخندان باک نهاد حضرت فریا و کہ نالہ سخندم
آموختہ اوست ؛ و آتش سوز سخن بکانون دلم افروختہ او ؛ فریاد آمد ،

آورده اند کہ روزی سخندان والا دانش ؛ و معنی آفرین روشن بینش ؛ بر افروزندہ شمع
مراسم سخن آفرینان پاستانی زمان ، بر افروزندہ علم معالم معنی گریبان عهد پاستان ؛ آسمان
سخن را آفتاب عالم افروز ؛ ملا فیروز ؛ مصنف جارج نامہ - در احوال بادشاہان ولایت انگلستان ؛
کہ گفتہ است آنرا بطرز شاہنامہ فردوسی فردوس آشیان ، در اثنای تصنیف آن نامہ نامی و
کار نامہ گرامی در اوقاتی از ایوان رفیع الدنیان خودش بمعمرہ بمبئی نکرسی نشستہ فکر سخن را
باوج عرش برین رسانیدہ بود ، و اوراق پریشان آن مجموعہ دانش بوسر میز منتشر افتادہ ، کہ
قے چند از بزرگ علمای دین ؛ بدیدن ملا بمنزلش شرف نزول از زانی میدارند ؛ چون دو چار
میشوند ؛ نخستین حضرات ایشان کہ علمای دین دار و فضلاء تقوی شعار بودند ؛ از وضع
نشست ملا کہ بر کرسی بودہ ؛ گرد استکراہی بدامن دل صفا منزل راہ میدہند ، باز چون
می نشینند ؛ و سخن از ہر درے می پیوند ؛ نظریکے از ایشان بران اوراق پریشان می افتد ،
ورقی را از ان بر می دارد و مطالعہ می فرماید ، چون سخن شاعرانہ اش بامذاق تقوی پرستانہ
آن حضرت راست نمی افتد ، چین بر چین می زند ، و باز بر جای می گذارد ، نا آنکہ
یک دیگر از رفقاییش بوسید کہ این چیست ؟ آن عزیز فرمود ، کہ ۔ ” ہمین سخنہاست “
حضرات بشنوند کہ ملا بشنیدن این حرف چہ میگوید ، میگوید کہ ۔ ” مولانا ۔ اگر نیک بدگری

“ از عرش تا فرش ہمین سخنہا است “

آرے

سخن از عرش بریں آمدہ است	بہر باکان زمیں آمدہ است
سخن آواز بر جبریل است	روح بخش از دم اسرافیل است
در بلور بن صدف چرخ کہن	نیست روشن گہری بہ ز سخن
زیست در کان گہرے بہتر ازان	یا در امکان ہنرے بہتر ازان
نامہ کون باو طے شدہ است	آدمی آدمی ازوے شدہ است

و یطربنی قول القائل

دهر پُر از غلغل کوسِ سخن شاهد جانهاست عروسِ سخن
 طرفه عروس که ز زیور تپی آید ازو دلبرے و دلدهی
 چونکه بزبور شود آراسته طعنه زند برمه نا کاسته
 چون گهرِ نظم حماثل کند غارت صد فاوله دل کند
 چون کد از قافیه خلخال پای پای خردمند بلغزد ز جاس

خاصه سخن فارسی ؛ که شیرین تر سخن ازان بر مذاق جان سخندانان شیرین زبان ذائقه
 نواز روح و روان جاسه نیافته است ، و شکرین تر لفظ ازان بر زبان شکر نشان معنی آفرینان
 شکرین بیان شکرین سار کام و زبان گذرنکرده ، در وصف کمال بعضی از همین پارسی ها است که گفته اند ،

بیت

شکر شکن شوند همه طوطیان هند زین قند پارسی که به ننگا له می رود
 و در شرح کمال بعضی از همین پارسی هاست که فرموده ،

بیت

گر مطرب حرفان این پارسی بخواند در رقص و حالت آرد پیران پارسا را
 حضرات - چون سپند سوبدای دلم همچو عود هندی بر آتش سودای پارسی سوزان است ؛
 خواستم که از سوز دل نفی برآیم ، و رائقه دلنوازه در شرح احوال قدوم فرخی لزوم شاهد
 دگر بای فارسی زبان درین کشور هندوستان ؛ و عشقبازی عاشق تنان هندی نژاد با حسن دلفریب
 و جمال غارت صبر و شکیب آن شاهد فارسی نهاد ؛ بدماغ جان و مشام روح و روان هوا خواهان
 فارسی زبان درد مم ،

ولیکن چون بحد نیک نگریم ، و به نظر تعمق بخوشتن دیدم ؛ بافتم که کجا دره بے تاب ؛ و
 کجا وصف آفتاب عالم تاب ؟ من از کجا و فکر سخن سرائی در ذکر شعرو سخن فارسی از کجا ؟

* ع * چه سبت خاک را دا عالم پاک *

خلاصه - بہمپن فکر و اندوہ کہ پائے سخنم لنگ است ، و دست بیدارم زیر سناگ ، کفے زیر زنج و کفے بر آریگ نشستہ بودم ، کہ ناگاہ نظرم افتاد بر زبنا جمال و دلربا خط و خال شاہد رسالہ مشکین کلاہ - کہ ہر ہفت کردہ است آنرا مشاطہ قلم عذربن رقم سلطانِ سخنوران زمان ، قان معنی آفریدان دوران ،

لراقمہ

آنکہ در ملکِ معانی حکم او بر سخن دان واجب از عان آمدہ
 کنتہ سنجان بندہ در گاہ او دوست ایشان را کہ سلطان آمدہ
 وسعتِ اقلیم فضالش بے گمان ہمچو صد ملکِ سلیمان آمدہ
 عاملِ ملکِ کماش با ج خواہ ہم ز قیصر ہم ز خاقان آمدہ
 ہمچو معنی لطیف طبع پاک او در حجابِ لفظ پنهان آمدہ
 باغِ فکرش بین کہ از جوش بہار غیرت گلزارِ رضوان آمدہ

یعنی دارای ایرانِ سخندانی ؛ اسکندرِ روم معانی ، خاقانِ خذستان مشکین بدانی ، خورشید کلاہ روسی شیوا زبانی ، گل سر سبدِ گلستان والا دود مان طیبو سلطانی ، جذاب سلطان محمد اعظم الدین شاہ - المتخلص بہ سلطان ، حماد اللہ المذان ، بنامح این پرسش کہ (از کدام زمان زبانِ فارسی بہ ہندوستان روائی یافت ؛ و نظمِ فارسی با ہندیان آشنائی) بسخن کہ سخن این است ؛ کہ داد سخن دادہ است ، و بعباد سخن رسیدہ ، خلاصہ خوش رسالہ است بہ نظم و نثر آراستہ ، نظمش شیریں تر از شیرِ جان ، و نثرش ہر تزیینِ ترازِ عقد لولو و مرجان ،

لراقمہ

سرم سودا پرستِ نظم آن شیوا زبانتے
 دلم مستِ التِ نثر آن معجزہ یابانتے

سخن سنجے کہ حرف پاک و لفظ شستہ و صافش
 سخن دانان عالم را تو گوئی جانِ جانستے
 شمیم مشک چین حرفش نسیم عنبرین لفظش
 یکے آن قوت روح و دگر قوت روانستے
 کلامش پاک و پر سختمہ بان لولوی سفتہ
 از انش جا بگوش سختمہ گویانِ جہانستے
 بہامون سخن کورانہ پایان دیدکس فی بن
 جو او کم دیگرے نظم درسی را ہر مہ رانستے
 اگر فردوسی طوسی و گر خاقانی شروان
 یکے را جان از دخور سند و دیگر شادمانستے
 کسی میل گل و گلشن مگر کمتر کند ایدر
 ز گل خوشتر سخن اورا ز گلشن خوش بیانستے
 دلِ ادا از سخن زندہ درون از معنی آگندہ
 زبان سرود گویندہ لبش گوہر فشانستے
 دماغش از خرد باف جبینش چون فہر انور
 سرش بر از ہنر افسر کہ شاہ بخردانستے

بالجملة چون آنچه میخواندم بنویسم ؟ ہمد اش دران رسالہ دیدم ، امتحاب ہمان رسالہ را

بحضور حاضرین بصیرت قرین قرأت می کردم ، بعد ازین - یار ساقی و صحبت باقی ،

این است انفاست حضرت ساطانی ؛
 و رذکر نفائس فارسی زبانی ،

هو السلطان

بسم الله الرحمن الرحيم

سرنامه بیاض فصیح بدائع طراز سپاس سخن آفریناست ، که در سواد آن همواره قلم از سر
 قدم ساز است ، و دیباچه کذاب دلغای نادره برد از ستایش بیچونیدست ، که در سودای آن همیشه
 دوات دهان باز است ،

نظم

هر دو جهان ذره از راز او هیچ قر از هیچ بدرگاه او
 فکر ما را بر او راز نیست از خبرش هیچچسب آگاه نیست
 بر در آن مایه دل زندگی پیشه ما نیست جز افکندگی
 درود نامحدود بر فصحی که رقم انا اوضح را باعجاز ناخواندگی خوانده ، و تحف تحیات بر مهدی
 که لوی لولاک را از فرش بعرش رسانده ، صلی الله تعالی علیه و علی آله و اصحابه وسلم ،
 اما بعد . برای جهان آرای ارباب علم و حکمت و فهم و فطنت پوشیده نماند ، که این
 مختصر در جواب آن سوال شگرف . که ،

(از کدام زبان پارسی به سندوستان روایی یافت ؛ و نظم فارسی با سندیان آشنایی)

نوشته می شود . توفیق رفیق باد ،

اگرچه در هیچیک تصانیف سلف جداگانه این حالات بتفصیل معین مبین نیست ، که از
 فلان سال سندیان زبان بردان فارسی کشاده اند ، و از فلان ایام فلانی اشعار فارسی در هند نهاده ،
 اما از حالات و واقعات پادشاهان آن عهد بتشریفات و وسائل جواب سوال مائل استنباط میتوان کرد ،

که هم‌رکاب سلاطین اسلام کیش شعرای فارس بهند وستان می‌آمدند ، و طبع هندیان نیز به تتبع شان بشعر فارسی مایل می‌گردید ، در ملحقات طبقات نامری . که تصنیف شیخ عین الدین بیجا پوری است . مسطور است ، که ملازم رکاب محمود غزنوی چهارصد شاعر بودند ، و محمود چندین بار برای غزا عزیمت هند نمود ، و مظفر و منصور بر گردید ، و ملا احمد قنوی در کتاب تالیف خود نوشته است ، که هرگاه بادشاهان اسلام برای غزا بجانب هند می‌آمدند شعرا و فضلا در مرکب شان حاضر می‌بودند ، چنانچه هرگاه سلطان ظهیر الدین ابراهیم بختنگ رایان هندوستان آمده بود ؛ شعرا و علما با او بودند ، و در انوقت ابوالنرج رونی نیز که همراه سلطان بود قصیده گفته ، و این چند شعر از انجاست ،

بیت

فتح و ظفر و بصرت و فیروزی و اقبال	داعز خداوند قریب داد مه و سال
مشهور شد از رایت او آیت مهدی	منسوخ شد از هیبت او فتنة دجال
شاهان سرافراز نهادند بدو روى	رایان قوی رای سپردند بد و نال
شاهدیت که عزم حشمش دود بر آورد	از دوده فرعونى و از مجمع اضلال
بحریت که موج سپیش گرد بر انگیخت	از قلعه رودابه و از لشکر جیپال

تبعین این مقال و تفصیل این اجمال آنکه

چون در آخر سنه ۳۶۷ هـ و شصت و هفت هجری امیر ناصر الدین سبکتگین برای غزا روی بدیار هندوستان آورد ؛ و چند قلعه هند را فتح نمود ؛ جا بجا مساجد بنا کرده و بنای اسلام بها کرده خود با فیالین بسیار و غدا بم بیدشمار بمقر سلطنت خود معاودت نمود ، از ان باز در ممالک مفتوحه سلطان نوشته خواند زبان فارسی شروع گشت ، اگرچه از بعض کتب تواریخ روشن شده است که قبل ازین نیز هرگاه رایان هندوستان را نوشتن مکاتیب بشاهان ایران و امیرای افغانستان اتفاق می‌شد ؛ زبان پارسی می‌نوشتند ، بهر حال اکنون در چند منام خاص که احکام اسلام شروع شده زبان پارسی نیز شروع گشت ،

بعد از آن در سنه ۳۹۱ هـ و نواد و يك هجری باز سلطان محمود غزنوی عزیمت هندوستان نمود ، و با راجگان هند جنگها کرده ۸ هشتاد و شش ساله بود و دو هجری مظفر گشته ملقب بغازی گردیده دفتر را بزبان فارسی نوشتن فرمان داد ، از آن زمان دفاتر هندی سلطانی بفارسی نوشته میشد ، همچنین از سنه ۳۹۵ هـ و نواد و پنج هجری تا سنه ۴۳۳ هـ چهار صد و سی و سه هجری چند مرتبه سلطان در هند برای غزا آمده لاهور و ملتان و از آب سد نا هاسی و تھانیسر بضبط و تصرف خود در آورد ، درین جا نیز زبان فارسی آغاز یافت ، و سکه و خطبه نام سلطان زدند و خواندند ، و سنه هجری در دفاتر جا گرفت ، چون ظہیر الدوله سلطان ابراہیم بن مسعود غزنوی در سنه ۴۷۲ چهار صد و هفتاد و دو هجری لشکر بجایب هندوستان فرستاده بسی از مواضع آن دیار را مسخر و مغنوح ساخت ؛ رونق فارسی بدش از بدش شد ، در عهد معز الدوله بہرام شاه کتاب کلیله و دمنہ از عربی بفارسی در آمد ، سیع سنانی غزنوی مداح ابن بادشاہ است ، چنانچه میگوید ،

بیمت

میش اگر دارگاه را ز بدی شاه بہرام شاه را ز بدی

و ابن بادشاہ با علما و فضلا بسیار ستسنی ، و عکبت ایشان را دوست داشتی ، و بسدر عام او دھرکس رعایت کردی ، لہذا فضلاے آن روزگار بنام نامی او کتابها نوشتند ، و بذالیهات پر داخند ، فوت بہرامشاہ در سنه ۵۴۷ سبع و ار بعین و خمسمایہ واقع شد ،

بعد از آن چون خسرو شاہ بن بہرام شاہ از علای الدین غورے معہزم گشته بجانب هندوستان گریخت ؛ آنوقت شعری فارسی و غزلیں در کتاب او بودند ، درین زمان ہمدان بنوشتن نثر فارسی استعدادی بہرسانیدہ مکاتیب باہم زبان فارسی می نوشتند ، و بعضی از ہندوان در دفاتر بادشاہی مقرر گشتند ، تا عهد خسرو ملک بن خسرو شاہ غزنوی در لاهور و سیالکوٹ و مہرند و تھانیسر و ہاسی و عہد زبان فارسی در نوشتن خواند جاری بود ،

چون در سنه ۵۸۲ پنج صد و ہشتاد و دو هجری سلطنت بادشاہان غزنویہ بسلاطین غوریہ منتقل گشت ، سلطان شہاب الدین غوری و مدعلقان او دھلی را چنانکہ باید در آخر سنه ۵۸۸ پنج صد

و هشتاد و هشت هجری از دست هاندون بر آورده در حوزه دیوان خود منظم گردانیدند ، مورخان در احوال ملوک غور بمامل و غور چنین نوشته اند ؛ که چون کهنه‌ی رای و پته‌ورای در جنگ سلطان شهاب الدین کشته گشتند ؛ ملک قطب الدین ایبک ^{*} المشهور به لك بخش را که غلام و برگزیده سلطان شهاب الدین بود ، در قصبه کهرام - که هفتاد کوهی دهلی است - گذاشته بغزندن مراجعت نمود ، ملک قطب الدین در سنه ۵۸۹ پنج صد و هشتاد و نه هجری قلعه کول را تسخیر کرد ، و دهلی را دارالملک ساخته بدلتیا قرار گرفت ، اطراف و نواحی آنرا در ضبط خود در آورده شعائر اسلام ظاهر ساخت ، و اجمیر نیز در سنه ۵۹۱ پنج صد و نود و یک هجری بعد کشته شدن بهیمراج حاکم اشبدن مسلمانان گردید ، و همچنین قلعه کالچر و کالپی و بداون تا سنه ۵۹۹ پنج صد و نود و نه هجری به تسخیر مسلمانان درآمد ، و زبان فارسی و رسوم اسلام در اینجا نیز جاری گردید . شاعری در مدح ملک قطب الدین این رباعی گفته :

رباعی

لك بخشي تو جهان جوان آورده كان را كف تو كار بجان آورده
ار رشك كف نو خون گرفته دل مسك و ز اعل نهانه در میان آورده

در عهد ابن بادشاه چون شعراء فارس بند جا گزین شدند ؛ به تندج آنها هاندان کلدن شعر فارسی آغاز کردند ، و بجز اشعار توحید و تمجید کردگار و ست سپیدالابرار و مذهب صاحب کدار و ائمه اظهار بود و گوشت شعر راغب نشدند ، مکانیب و قطعات و رباعیات خواجه معین الدین چشتی و سرمدان آحضرت مشهور است ، و خواجه معین الدین چشتی در اجمیر اقامت بدبر بود ، و همدارنچا مدفون گشت ، این چند رباعیات - که دران زمان بهمن طرز شعر بگفته شد - مرقوم میگردد ، قاضی حمید الدین ناگوری که از مشائخ متقدمین هندوستان است ؛ حایع بود بدان علم ظاهر و باطن ، و اورا تصانیف بسیار است ، چنانچه لوامع شمس از تصنیف مشهور اوست ، و دران کتاب حقیقت مآب موج موج از امرار حقیقت و فوج فوج از معنی طریقات است ، اینچنان رباعی ازوست ،

« چون گشت خنصر ملک قطب الدین شکسته بود ادا اورا ایبک میگرداند - منقول از تاریخ

رباعی

آن عقل کجا که در کمالِ تو رسد آن روح کجا که در جلالِ تو رسد
گیرم که تو بوده نوگرفتی ز جمال آن دیده کجا که در جمالِ تو رسد

رباعی

گر روزه نام بسوی او خواهد شد حالِ دل خسته ام بگو خواهد شد
قصه چه کنم رشته امیدِ دلم با او چو بکشد دو تو خواهد شد

رباعی

آنها که بسوی تو اشارت باشد و ز معنی موقت عبارت باشد
با مایه بسیار ز سودِ توحید بیچاره همیشه در خسارت باشد
و شیخ فرید الدین گنج شکر در مافوظات خود این رباعی نوشته است *

رباعی

دوشیده شیم دلِ خزیدم بگرفت و اندیشه یار نازیدم بگرفت
گفتم سر و دیده روم بر درِ او اشکم بدوبد و آینه نیم بگرفت
و شیخ جمال الدین احمد هانسوی درین باب رساله ها دارد ؛ که بت رساله او موسوم است
به ملامت دران نیز رباعیات توحید بسیار است ، بهر حال نا رسیدن وقت امیر خسرو دهل
همین قسم شعر در عهد رواج داشت که بدانش خواهد آمد *
چون سلطان شمس الدین الشمس براریکه جهانبانی نشست ؛ لشکر عزیمت قلعه مزدو کشیده
آن قاعه را با جمله سواران در حیطه صبط درآورد ، و در آنجا نیز نوشخواند فارسی شروع گشت ،
چنانچه شاعری در نهایت این فتح قصیده گفته ، اینجا شعر از آن قصیده است *

ایمانات

خبر ناهل سما بود جدی ایل امین ز فتحنامه سلطان عهد شمس الدین
که ای مایه قدسی آسمانها را بدین بشارت بدید کلاه و آئین *

که از بلاد سوا لک شهنشہ اسلام کشادہ بار دگر قلعہ سپہر آئین
 شدہ مجاہد غازی کہ دست و نیغش را روان حیدر کرار میکند تحسین
 در خلاصہ تاریخ ہند آورده - در سنہ ۶۲۶ ششصد و بیست و شش ہجری رسولان عرب جامعہ
 خلافت براسے سلطان شمس الدین آوردند ، سلطان آنچه شرایط آداب بود بجا آورده جامعہ
 خلفائے عباسیان را تیمنا و تبرکا در بر کرد و خوشحال گشت ، و وارندگان را بخلعتہاے فاخرہ و
 انعام فراوان شادمان گردانید ، در تمام شہر قبہا بستند ، و کوس شادیانہ و نوبت شادمانہ زدند ، و طرح
 حشون ملوکانہ انداختند ، در ہمین نزدیکی قلعہ گوالیار نیز در قبضہ مسلمانان درآمد ، در تہنیت
 آن ناچ الدین رباعی گنڈہ کہ سلطان را بسیار بسند امدان ، و حکم کرد کہ بر دروازہ آن قلعہ
 کدیوہ ادد ،

رباعی

ہر قلعہ کہ سلطان مسلمانین بگرفت از عون خدا و نصرت دین بگرفت
 آن قلعہ گوالبار و آن حصن حصین در ستماہ سنہ ثلاثین بگرفت
 در ہمدیہین الدولہ رکن الدین فیروز سالہ بن سلطان شمس الدین الخمس در سنہ ۶۳۳
 شش صد و سی و سہ ہجری رونی شاعری و عزت شاعران بسیار بود ، شعرا فصائد غر در مدح و
 تہنیت او میکنند ، و بصلوات و انعام نواز شہا می یافتند ، ناعری ابن قصیدہ گنڈہ ،

بہشت

مبارکباد ملک جاودانی ملک را خاتمہ در عہد جوانی
 ہمین الدولہ رکن الدین کہ آمد درش درین چون رکن بہمانی
 قاضی مہاج کہ طبقات ناعری نوشتہ ؛ قصیدہ در مدح ابن بادشاہ خواند ، و انعام بسیار یافت ،
 یک شعر از ان قصیدہ نوشتہ می شود ،

بہشت

سکندرا ز القاب میمولش چہ انداز است فخر خطبہ را ز اسم میمولش چہ مانہ نازش است
 اینکه عمہ سلطان عیال الدین اعلی شہ رسید ، در سنہ ۶۶۵ ششصد و شصت و پنج ہجری

هند جلوس مقرر گشت ، اصحاب سیف و قلم و دیگر ارباب هنر که در ریح مسکون نظیر و عدیل خود
نداشتند بدرگاه فراهم می بودند ، هر ایفه درگاه او بدرگاه محمود و منبجر ترجیع داشت ، فضلا
و علما و مشائخ و شعرا در مجالس او مجتمع می شدند ، و اکثرا مباحثه علمی و هنگامه فضل و
دانش گرم می داشتند ، درین زمان رونق شعر فارسی در هند زیاده گشت ، و شاعران همد گوی
از شعرای شیراز و صفهان بودند ، و هر قسم شعر گفتن شروع کردند ، و سلطان غیاث الدین آنچنان
ارباب کمال را دوست میداشت ؛ که باوجود بودن شعرای هند دو مرتبه نزدیکان خود را با زر و تحفه
نزد شیخ مصلح الدین سعدی ب شیراز فرستاده التماس آمدن او ب هند کرده بود ، که برای شیخ در
ملتان خانقاه سازد ، و دیهات وقف کند ، چون شیخ پیر و ناتوان بود ، هر دو کورت عذر ضعیف و پیری خود
کرد ، و هر بار سفینه اشعار خود برای سلطان فرستاده سفارش امیر خسرو ضمیمه آن ساخت ، که
سلطان در تربیت خسرو کوشد ،

درین عهد هندیان بهمه طرز سخن می گفتند ، و امیر خسرو طرز های نو در نظم و نثر فارسی
ایجاد کرده ، و آن کتاب را با عجاز خسروی موسوم گردانیده ، چون ذکر امیر خسرو در میان آمد ،
شبه از بیان احوال او مناسب دانست ، این چند سطر منقول از تذکره دولت شاه است ،

کهالات امیر خسرو دهلوی از شرح مستغنیست ، و ذات ملک ملات او بغنائیم عالم معنی غنی ،
گوهرکان ایقان و در درایه عرفان است ، عشق نازی حقائق را در شیوه مجاز برداخته ، بلکه با عرائس
حقائق عشق باخته ، جراحات عاشقانه مستهام را اشعار ملیح او بک می پاشد ، و دل های شکسته
خستگان را رمزیه خسروانی او میخراشد ، بادشاه عاشقانست ، از انش خسرو نام است ، و در ملک
سعدوی نامش نهاد است ، در حق او مرتبه سخن گذاری ختم و تام ، قصه کوتاه باید کرد و السلام ،
پدر امیر خسرو امیر محمود مهتر و امیر زاده لاچین بوده ، در عهد سلطان غیاث الدین تغلق شاه محمود
لاچین در هند امیر شد ، و تغلق شاه که والی دهلوی بوده با محمود انواع عنایت و التفات مبذول
داشته ، و او درجه عالی یافت ، آخر در عزای همد شهید شد ، امیر خسرو قائم مقام بدر گردید ، در
مدح سلطان قصائد غرا دارد ، و چون نسیم عالم تحقیق نور یاض امید او زند ، عالم و مافیها را در
نظار همت خسی دید ، آخر الامر بکای از بالارمت دیداران معرغی شده خدمت فقرا مشغول

گشت ، و دست ارادت در دامن تربیت شیخ العارف الناصب المحقق قدوة الراصلین نظام الحق والدین قدس الله سوره زد ، و سالها بسلوک مشغول می بوده ، و از مدح ملوک و امرا لب فرو بست ، چون خاطر منور داشت ؛ در کشف حقائق مقام عالی یافت ، و شیخ الشیوخ نظام الدین اولیا بارها گفتی ؛ که روز حشر امیدوارم که مرا بسوز سیده این توک بخشد ،

اما شیخ نظام الدین اولیا از کمال مشائخ هند و خویشتاوند شیخ فرید شکر گنج است قدس سوره ، و سلسله او بشیخ الاسلام می رسد ، شیخ آنری در کتاب جوهر الاسرار آورده ، که در نهایت پیری شیخ مصلح الدین سعدی عایه الرحمة با امیر خسرو صحبت داشته ، و امیر خسرو در حق شیخ اعتقادی عظیم دارد که ازین بیت ظاهر می شود ،

بیت

خسرو سرمست اندر ساعرمعنی برکت شیخ از خمخانه مستی که در شیراز بود
در جای دیگر میفرماید ،

جلد ستم دارد شیراز شیرازی

فی کل حال ارادت او بسبت بشیخ ظاهر است ، و دیوان امیر خسرو را فضائل جمع نتوانستند کرد ، چه بحر در ظرف نگنجند ، و علم لدنی در حرف نیابد ، گویند سلطان سعید سعی وجد بسیار نموده در جمع نمودن سخنان امیر خسرو ؛ غالباً بکصد و بیست هزار بیت جمع ساخته ، بعد ازان دو هزار بیت غزلیات خسرو درجائی یافته ، که درین دیوان قراهم کرده نبوده ، پس تکمیل دانسته شد که جمع نمودن اشعار امیر خسرو امریست متعذر ، و امیر خسرو در یکی از رسائل خود نوشته ؛ که اشعار من از داصد هزار بیت کم است ، و از چهار صد هزار بیت زیاده ، و خمسه اش که بحواب خمسه نظامی است ، هجده هزار بیت است ، و امیرزاده دابسر خمسه خسرو را بر خمسه شیخ نظامی ترجیح دادی ، در نهایت حال امیر خسرو غزلیات خود را بچهار قسم ساخته ، و هر قسمی را نامی موسوم گردانیده . تحفة الصغر اشعار ایام شباب وسط الحیاة اشعار اول سلوک وحد کھولت ، قرۃ الکمال اشعار ایام تکمیل و تفضیل بقیة النبیة اشعار ایام پیری و آخر روزگار ، برای ذیقة ناظرین از هر چهار قسم یک یک غزل نوشته شد ،

از تحفة الصغر

دل شد ز دست و بره‌ت از خون نشان بماند جان رفت و داغ دید تو بر جای آن بماند
 دنبال بار رفته روان کردم آب چشم آن رفته خود نیامد و اشکم روان بماند
 مرا وداع کرد و دل و دین و هر چه بود الا رخ نیاز که بر آستپان بماند
 گفتمم کام باوه سبکدستی و دست صلاح در نه رطل گران بماند
 دست و است دوش عذر جفا های او خیال صد تیر آه ندیم کشم در کمان بماند
 خسرو ز آه گرم بر آتش نهاد نعل بر هر زمینی که از دم اسپش نشان بماند

از وسط الحیاة

شاه قبا چست کرد رخسار بمیدان برید وین سر و هر سر که هست در خم چو دل برید
 غمزه زن ما رسید ساخته دایره جان بوسف ما بار گشت مزده بکمان برید
 دست بدامن او دست بباروی کس بو الهوسان فضول سر بگریبان برید
 مست خراب مرا حاجت نقلی دگر هست دلی ندیم سوز سوزی نمکدان برید
 بر دورج از خون نوشت خسرو دلخسته حال و که ر در ماند قصه سلطان برید

از قرة الکمال

خم تپی گشت و هانوزم جان زمی سیراب نیست خون خود خور ای دل من گر شراب ناب نیست
 ناله زجیر میچون ارغنون عاشقان است ذوق آن اندازد گوش اولو الالباب نیست
 عشق خصم من بس است ای چرخ تو زحمت نکش هر کجا جلاد باشد حاجت قصاص نیست
 پادشاه گو خون بریز و شعله گو گردن دزن بهر جانی ترک جانان مذهب اصحاب نیست
 هان و هان ای عقل از عمخواری ما در کدر کاند بنچا بهتر از دیوانگی اصحاب نیست
 گر جمال یار نپرد با خیالش هم حوشیم خانه درویش را شمع به از صفت نیست
 کفنه بودی خسروا در خواب رخ بماند این سخن بیگانه را گوئاش را خواب نیست

از بقیهٔ ذقیه

جوان و پیر که در بند مال و فرزندند نه عاقلند که طفلان نا خردمندند
 جماعنی که بگریاند بهر عیش و نشاط یقین بدان تو که برخویشتن همی خنداند
 خوشا کسان که گدشدد پاک چون خورشید که سایهٔ بسوی این جهان نیفکندند
 بخانهٔ که ره جان نمی توان بستن چه ابله اند کسان که دل همی بندند
 بسبزه زار فلک طرّفه باغبانانند که هر بهال که شانند باز بو کنندند
 جمال طلعت همصحبان عزیزند و روزی چندند که میهمان عزیزند و روزی چندند
 بقا که نیست درو حاصلی همه هیچ است چو رنگری همه مردم نه هیچ خرسندند
 ساز نوشه ز بهر مسافران وجود که میروند نه راسان که باز بیوندند
 اگر تو آدمی در سگان بطنز عیدند که بهر از من و تو ندیده خداوندند
 ترا به از عمل خیر نیست فرزندی که دشمنند ترا رادگان نه فرزندی
 مجوی دنیا گر اهل همتی خسرو که از همای بهر دار میل نپسندند

امیر خسرو با وجود فضل صوری در علم موسیقی مهارتی تمام داشته ، بونوی مطربی باو بحث کرد ؛
 که علم موسیقی علم شریف است و داعری را درون مرتبهٔ موسیقی گرفته اند ، امیر خسرو در الزام
 او این قطعه گفت ، لله در قائله ،

قطعه

مطربی میگفت خسرو را که ای گنج سخن . علم موسیقی ز جنس نظم نیکو تر بود
 زانکه آن عامیست کن دقت نیابد در قلم وین نه دشوار است کادر کاغذ و دفتر بود
 پامشخ دادم نه من در هر دو معنی کاملم هر دو را سنجیده بروزی که آن درخور بود
 نظم را کردم سه دفتر و ر بنحری آمدمی علم موسیقی سه دفتر بودی ار باور بود
 فرق میگویم میان هر دو معقول و درست گر دهد انصاف آن کز هر دو دانشور بود
 نظم را علمی تصور کن بنفس خود تمام کو نه محتاج آموّل صوت خنیا گر بود
 گر کسی بی زبر و دم نظمی فرو خواند رواست بی بهیچ نقصائی بنظم اندر بود

ور کند مطرب بے هو هو و ها ها در سرود از برای شعر محتاج سخن گستر بود
 نظم را حاصل عروسی دان و نغمه زیوریش نیست عیبی گر عروس خوب بی زیور بود
 قصاید امیر خسرو مدلل بحر الابرار و انیس القلوب و مراآة الصفا شهرتی عظیم دارد ، و فضیلتی
 روزگار بچو آب آن فصائد مشغول شده اند ، ازین پیشتر در اینجا ذکر کردن موجب اذغاب است ، چه بحر
 موج خسروی در حوضه حوضی نگنجد ، درین باب زیاده ازین خوض نموده نشد ، و امیر خسرو زندگانی
 دراز یافته ، و سال عمر او معلوم شد ، در سنه ۷۲۵ خمس و عشرين و سبعه مائة سپید مراد از دهلیز
 تنگ هستی بچراک دستی بساحت میدان لامکان جهانید ، و طوطی روح خود را از قفس حواس
 و ارهاید ، و مرقد مبارکش در خطیرة مشائخ بد یار دهلی واقع است ، و الله اعلم ،

* هفتاد و چهار سال عمر یافته - کذافی النفحات ،

هو السلطان

بسم الله الرحمن الرحيم

مثنوی در عرض حال فارسی



بعد حمد خدا و نعت رسول	رسد این عرض من بعرض قبول
اندرین دور وعهد با پیرسان	که ز شعر و سخن نموده نشان
شعر را کس بهو نکرده گرو	قدر شاعر نموده بکسر صو
نام شاعر کسی نکو نبرد	شعر را کس بحدی نبرد
عربی را ز هیچ کم دانند	فارسی را بهیچ نستانند
با وجود کساد شعر و سخن	نکته دانی سوال کرد از من
سخن فارسی نخست به هند	از که آمد بها که کرد یسند
شعر از هندیان که گشت اول	در بافت دربی که مکتب اول
از کد امین منته کد امین سال	گشت در هند فارسی بکمال
همه را بکبیک بها بنها	بسختن کار بند و لب بکشا
قرس خامه را روانی ده	بی گرایی سبک عنانی ده
تو که کلک سخن سرا داری	خواهم این عقده سهل برداری
چون رسید این سخن مراد رگوش	آمد از شوق سینه ام در جوش
غور کردم دران سوال شگرف	چون میبای و خامه حرف بحرف
بچراپ سوال آن برف	جان چراغم شد و خود روغن
گفتگو را زبان خرا میدم	باوشتن قلم تراشیدم
گوی بود این قام ز باد شمال	نیز شد همچو طبع من بسمال

نسیه‌های کتاب بکشادم گوش بر هر فسانه بنهادم
 دادم از دانش هنر انگیز سخنان فراخ رنگ آمیز
 بسکه تاریخهای نو و کهن باز بشکافتم ز سر تا بن
 در نالش فصول و در ابواب خود جواب سوال بد ناپاب
 از چه در نسیه‌های فن می‌پر ذکر این نیست مذرج یکسر
 که درین شاه مرد هندی زاد کی بلغز دري زبان بکشاد
 کن فلان مال این گهر مافزند هادیان شعر فارسی گفتند
 رخ این شاهدم کسی نداشت زاکه در نامه ها نوشته نبود
 چون ندیدم هیچیک نامه اثری زین کلام و زین چانه
 بی نفیث این روانه شدم گوهر آسمانی گنج خانه شدم
 کن کجا بر کسایت این پیرنج چار و ناچار مایه در شش و پنجه
 سویی حال جهان شدم پویان پس شان رفتم این اثر جویان
 بعنی در شاهی که آمدن شاه از دري هندیان شدند آگاه
 هم بدانان پس از مرور زمان در فن شعر گشته فافیه دان
 خود ز حال جهان آن ایام نار جستم نهایت این کام
 در طلب از حقایق و اسباب یافتم لبک چون در ناپاب
 خاتیر من چو صومعه و شکوفت پیش از آن یافتم که نخوان بافت
 ناری از روز نامه شاهان بکسرتی بافتم سر و پایان
 خصم بهمت چو شد مرا رهبر بومنه بر فکر من رد اسکندر
 چون شد از من چنین گهر نهفته آفریدش صد آفرین گفته
 ای خرد پروران یکسر هوش جا دهید این فسانه را در گوش
 کن صد هجری ندی بکمال سه صد و هشتاد و سه سال
 ناز و لذت بکشدن سلطان آمد اول بملک هندستان

تا بر ایران هند جنگ کند جنگ را پاس نام و ننگ کند
هم ازین راجگان ستاند باج هم کشد شان بزیور بار خراج
جنگ کرد و مظفر و خُشنود با غنائیم معاودت فرمود
بس مساجد براف کرد بنا عِلْمِ شرح کرد خوش بر یا
فاسنه سه صد و نود هجری مانند دست جهاد و غزوه قوی
اندوین عرصه بهر غزوه و بار آمد آن شه بهند چندین بار
شاه کین رزم کرد و جنگ نمود شاه محمود پیروز با او بود
نور شه چون بهند سایه فگند گشت آغاز فارسی در هند
همو شه چو اهل فارس بُدند فارسی دان هم اهل هند شدند
ایک جز چند جا بهندستان فارسی را بدون نام و نشان
همدران چند جاکه یافت مچال فارسی خال خال بود چو خال
نا سده هجرت رسول خدا چارصد گشت و سی و سه دالا
این زمان ناز از راه در بند شاه محمود کرد رخ سویی هند
جنگ با راجگان هندی کرد هندوان را زنیخ بندی کرد
پس ز لاهور و مولتان بکسر نانه هانسی حصار و نهانیسر
قتل شد این حدود نامحدود که سپه شان گشت و شه خُشدود
فارسی حرفه جا بد فتر کرد نام شه خطبه زیب مدبر کرد
ایک در شهر دهلی و قَنُوج فارسی را بدون یکسر اوج
تا که در سال هجرت والا نود و نه به نامچصد دالا
شاه در هند گشت قطب الدین بافت بروی قرار ناج و نگین
رایت فتح برد در همه جا تخت گه کرد شهر دهلی را
پس درون و برون دهلی شهر بافت از فارسی نصیده و بهر
بردمیده بهند از آن ایام مدح اقبال دولت اسلام

دور شد رسم کفرو خیره سري
 سال و مه گشت هجري و قهری
 فارسي گشت نامه و دفتر
 واعظ آمد نشست بر مبدی
 وان مقام باند بر همان
 صدر قاضي القضاء گشت عیان
 گشت در هدد کار خانگه نو
 پیش اربن رسم کاغذ و خامه
 خود نبود است از بی نامه
 بود برگ درخت کاغذ هدد
 زاهنین حامه حرف می کدند
 بر گرفتند منشیان بی هم
 کرد کاغذ مبدان دفتر جا
 بعد ازان آن رسوم بد شد شوم
 بود نزدیک هاندوان تا حال
 همچنین گشت طفل و بیرو جوان
 فارسي یافت رتبه بیدش از بیدش
 هددان لب بشعر بکشدند
 بود اندر حقیقت و تجرید
 گه ندوید در همی سفند
 گه رسائل نوشته پند آمیز
 کده گاه از مکار شغلات کلام
 ادران عهد کس نکرد آهنگ
 همه طرز شعر شان چو نبود
 همچنین شصت سال اندک بدش
 بعد ازان تا زمان لعلی شاه
 بد گذشده ز هجرت احمد
 شرق تا غرب هدد شد یکسر
 فارسي علم و فارسي دفتر
 کرد هر کس خط و کتابت خویش
 داد نظم و سخنوری دادند
 مختصر بود نظم شان و مهید
 گاه از نعت و موعبت گفتند
 گه مکاتیب تربیت انگیز
 گه ز اصل موافقات بهام
 غزل و مثنوی رنگ رنگ
 بکسر آن شاعری نکرد نمود
 فارسي بود بر و نیرخ خویش
 چو از وزب یافت نعت و کلاه
 سینه شصت و پنج بر شصت
 فارسي علم و فارسي دفتر

همچنين فارسي بهندستان ياد بگرفت طفل و پير و جوان
 هندوان نيز چون مسلمانان مرد وزن گشته فارسي خوانان
 شد دري جا بجا و در بدري نر در و بام شد بچلو گري
 فارسي چاي كرد در ديده شد بهر ديده پسندیده
 هندیان گشته خود به تيغ زبان فارسي دان و فارس ميدان
 طبع شه بد بشاعران مائل هر کسي شد بشاعري کامل
 يافته ره بدرگه سلطان شعر خوانان مرز هندستان
 کرده شه با کشاده پيشاني گاه بخشي و گوهر افشاني
 نظر شه اگر فکد بر خار خوشدعا گردد از گل و گلزار
 اين زمان هر که فارسي دشود ميل طبعش عدان ر دست رنود
 پس درون و برون شهر تمام فارسي گو شده خواص و عوام
 از درون همچو خور بچلو گري وز برون چون چراغ رهگذري
 کار شعر و سخن گرفت نظام هر يکي شد بهن شعر تمام
 خده کردند هندیان سخن بر دگر شاعران نو و کهن
 گوی سبقت ازین و آن بردند ز اهل شیراز و اصفهان درند
 کرد در هر مقام هاند گذر حصه شعر و قصه شاعر
 بهمه بحر و در همه صنعت یافت احوال هندیان رفعت
 طرح اوگند در سخن نونو خسرو ملک شاعري خسرو
 نظم و نثرش جهان گرفت تمام در مسمايي اتش بر آمد نام
 نظم او خوبتر ز نظم گهر نثري از نثره فلك برتر
 همه الفاظ آن چو روي بتان هم معاني دران چو جان پنهان
 کثرت بر هر کلام غالب دست و نثر است اين که نظم خسرو هست
 مدحوي در جواب کثرت بسي که بد انسان دري نسبت کسي

خسرو نامه هاي نامي شد پسر و خمسۀ نظامي شد
 سخنش را خرد کچا سنجد بحر در کوزه کچا گنجد
 نظم و نثرش بسي پراگند است از کلامش زمانه آگند است
 عقل اگر سعي صد هزار کند همه شعورش کچا شمار کند
 رنج در جمع نظم او بردند در هيمن بيت مختصر کردند
 هست شعورش ز چار لك افزون نيست ليکن ز پنج لك بيرون
 زين بدانند اگر خرد مند است که تصانيف او چه و چند است
 قصه کوتاه کدم کزان ايام همد شد خود زمين شعر نيام
 همه گفتم يگان يگان مرغوب زان سوال لطيف و پاسخ خوب
 ريزم اکنون دگر شکر که ز سر تنگ گردد جهان ز تنگ شکر

سجده باز گویم اندر حال

گرچه سائل ازان نکرد سوال

اچه اين قصه دليد پرم نيست ليک بے گفتنش گزيرم نيست
 شد چو ز آغاز فارسي گفتار بادم گفت آعرش ناچار
 بسکه از سعي وجه پادشهان آمد اين فارسي بهدستان
 خوار شد باز فارسي ناگاه ازچه رو از کم التفاتي شاه
 شد زبي التفاتي حکام گام ناگام فارسي ناگام
 هست در روزگار ما اکنون باز ناداب چون در مکنون
 حاکم وقت را سيد خيزي هست در کسب علم انگريزي
 زين سبب هدديان با فرهنگ تر زباند از زبان فرنگ
 رتبه فارسي است بس نازل نيست طبعي بسوي آن مائل
 ميکنند اين زمان عرق ريزي بي کسب زبان انگريزي
 هرکه زد حرف در زبان فرنگ گشت او ز اهل دانش و فرهنگ

دفتر اهل فارس پاره کند نار بر ماه و بر ستاره کند
 یارسی دانی آبرو ریزبست سعی و کوشش بکسب انگریزبست
 طرز گفت و شنود با انگریز شهری آموخت روستائی نیز
 چون زبان فرنگ راست کمال فارسی را کسی نپرسد حال
 گشته محتاج از پی بک نان فارسی خوان و فارسی دانان
 کس ندیده ز فارسی نبود پس بتحصیل آن چه دارد سود
 رونق فارسی شکست دگر گم شد از هند، فارسی یکسر
 گفته ام راست راست بی کم و کاست کاینچنان آمد ایچنین برخاست
 سخنی ز بن فسانه نهفتم گفتنی و نگفتنی گفتتم

تمت بالخییر



Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH.

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARREE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD.

Members of the Committee of Management.

MOONSHEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR.
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN.
MOONSHEE HUREEBOOL HUSSUN.
MOONSHEE SUFDUR ALLY KHAN.
NAKHODA HUSSUN IBRAHEEM BIN JOUHUR.
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF
MOULVIE DULLEELOODDEEN AHMUD KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABDOOL HUKHEEM.
MOULVIE ABDOOL HUCK.

*Secretary and Member and Secretary of the Committee
of Management.*
MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

THE CALCUTTA MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY—*First Year.*

No. 5.

A DISCOURSE
IN PERSIAN
ON
THE INTRODUCTION AND
HISTORY OF PERSIAN LITERATURE IN INDIA.
WRITTEN FOR THE SOCIETY

BY
PRINCE MAHOMED AZUMOODDEEN,
Of the Mysore Family.

READ

BY
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF,
(With a Preface by himself.)

AT THE NINTH MONTHLY MEETING OF THE
MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY

HELD AT THE RESIDENCE OF
MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR
On the 22nd March, 1864.

Published by the Mahomedan Literary Society.

CALCUTTA :

PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS.

1865.

التماس

+~*~*~+

بخدمت عالیات رئیسان ہندوستان

در باب

تقرر ایسوسی ایشن یعنی مجلس شورای

صدر و مفصل و تائید ایست انڈین

ایسوسی ایشن لندن

از طرف

خاکسار ذرہ بیمقدار سید احمد سکرتری

سین ٹیفک سوسائیتی و سکرتری برقی انڈین

ایسوسی ایشن

منکہ مہ اشاع شمال و مغرب

مقام علیگڑہ

+~*~*~+

ALLYGURH:

PRINTED AT THE SECRETARY SYUD AHMUD'S PRIVATE PRESS,

1866.

التماس بخدمات رئیسان ہندوستان

ہندوستان کے تمام رئیسوں کی خدمات میں ایک نہایت ضروری امر عرض کیا جاتا ہے اور یہہ درخواست ہے کہ اس امر پر دل سے توجہ فرمادیں اور جو فوائد اور ترقی ہندوستان کو اس تدبیر سے ہونے والی ہے اُسور نظر دور اندیش ذالیں مثل مشہور ہے کہ مرد آخر ہیں مبارک بندہ ایست *

اللہ تعالیٰ نے ہم سب ہندوستان کے رہنے والوں کو جناب ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا دام سلطنت کی سلطنت میں امن و آمان سے رکھا ہے پس ہمکو خدا کا شکر ادا کرنا اور جس کے سایہ عاطفت میں ہم امن سے ہیں اُسکا دعا گو رہنا چاہیئے کہ ہم رعایاے مطیع و منقاد کا سب سے مقدم یہی فرض ہے *

بعد اِس کے ہمکو ہمیشہ اُن احکام و قوانین کی تعمیل کرنی چاہیئے جو جناب ملکہ معظمہ یا اُن کے نائب السلطنت، کیطرف سے ہم رعایا کے امن و آمان کے لئے جاری ہوتے ہیں *

با ایں ہمہ سلطنت انگریزی کی طبیعت اور اُسکی خواہش ہمیشہ یہہ ہے کہ رعایا آزاد اور خوشحال اور فارغ البال رہی رعایا کی آزادی سے مطلب یہہ ہے کہ رعایا کو اپنے جن جن حقوق کا دعویٰ گورنمنٹ سے ہو یا جو تکلیفیں اُس کو ہوں یا جو خواہشیں اُس کی ہوں وہ بلاذغذہ اور وسوسہ دل کھول کر گورنمنٹ ہند اور جناب ملکہ معظمہ اور اُس کے وزرا کے سامنے پیش کیجائیں یہہ امر کیسے طرح باعث تلافی گورنمنٹ کا

منتصور نہیں ہوتا بلکہ جب رعایا بلا دغدغہ و وسوسہ اپنے تمام درد دکھ گورنمنٹ سے کہتی ہی اور اپنی ہر طرح کی ناراضیوں کا علاج نیک دلی سے گورنمنٹ سے چاہتی ہی تو یہ امر رعایا کے خیر خواہ اور مطیع ہوئے کا نشان سمجھا جانا ہی پس اس تحریر سے مطلب یہ ہی کہ ہندوستان کی رعایا بھی ایسی تدبیر کرے کہ اُس کو اپنے تمام دکھ درد کے کہنی کا بلا خرخشہ و اندیشہ گورنمنٹ سے اور دربار جناب سلطہ کے اور اُن کے وزرا سے موقع ملی *

اگلی زمانہ میں ان باتوں کا انجام ہونا البتہ مشکل تھا مگر ادب زمانہ وہ آگیا کہ یہ سب باتیں نہایت آسان ہو گئی ہیں بشرطیکہ تم سب ہندوستانی رئیس ذرا سی توجہ کر اور کچھ تہذیبی بہت کمیت کو کام میں لاؤ اور ذرا اپنے حالات اور فواید پر دور اندیشی کرو *

یہ جر مینی کہا کہ اب یہ زمانہ آگیا ہی کہ تم یہ سب باتیں حاصل کر سکتی ہو اس کا سبب یہ ہی کہ ممبران پارلیمنٹ انگلستان کو اس بات کی خواہش ہوئی ہے کہ رعایا ہندوستان کے صحیح صحیح حالات دریافت کریں اور اُس کو موقع بہ موقع پارلیمنٹ میں اور جناب سلطہ کے حضور میں پیش کرتے رہیں اور ہر طرح پر رفاہ و فلاح ہندوستان میں کوشش کریں چنانچہ بڑے بڑے عالیشان صاحبان نے جو انگلستان میں ہیں ایک مجلس شورا محض واسطے فواید ہندوستان کے بنانے کا ارادہ کیا ہی اور بہت سے صاحب اُس مجلس میں بطور ممبر مقرر ہوئے ہیں جن میں سے بارہ صاحب وہ ہیں جو پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں اور اُن میں صاحب اور ہیں جو ہندوستان کے بھلائی سے عرض رکھتے ہیں اور بڑی خوشی کی یہ بات ہے کہ ہمارے اور تمام ہندوستان کے دوست جی ایچ بٹن صاحب بہادر جو کمشنر آگرہ تھے اور جن کے ہندوستان سے جانے پر تمام رئیسوں نے حد سے زیادہ غم کیا تھا اور جن کی رخصت کوئی تصویر عکسی اُن کے ہر ایک دوست کے کمرے میں لٹکی ہوئی ہی وہ

یہی اس مجلس کے ممبر مقرر ہوئے ہیں چنانچہ تفصیل نام ان تمام صاحبوں کی جو اس مجلس میں شریک ہوئے ہیں آئندہ لکھ جاتی ہے *

ان صاحبوں نے اس مجلس کا نام **ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن لندن** رکھا ہے یعنی مجلس مقیم لندن واسطے شورا بھلائی اور فائدہ ہندوستانیوں کے اور اس مجلس کے صاحبوں نے ایک اشتہار اپنی مجلس کا جاری کیا ہے اس مقام پر ہم اس اشتہار کی ابعیدہ نقل کرتے ہیں *

واضح ہو کہ یہ اشتہار اردو میں چھپا ہوا ہمارے پاس لندن سے آیا ہے اور وہی اشتہار بعینہ اس جگہ چھپا جانا ہے *

نقل اشتہار ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن لندن
بربان اردو مطبوعہ

مقام لندن

اشتہار

صاحبان مندرجہ ذیل چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں یہ بات مسرور ہو جاوے کہ لندن میں ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن یعنی انجمن شوریٰ مقرر ہوتا ہے *

اس انجمن میں منجملہ ممبران پارلیمنٹ یعنی اہالیان انجمن اعلیٰ ملک میں سے چند صاحب اور وے صاحب جو ہندوستان میں رہے اور وہاں کے رسم و رواج اور معاملات سے واقف ہیں اور نیز وے صاحب لوگ جو خیو خواہاں ہند ہیں شریک اور شامل ہونگے *

اس ایسوسی ایشن کے مقرر ہونے کے بے نتیجے ہیں
انسام معاملات کے گواہ اور ہر قسم مقدمات کی کیفیتیں جمع اور درست کیجاویں جس سے اصلیت اور سچائی ہر ایک معاملہ اور مقدمہ

کی کھل جاوے اور ممبران اور دیگر شرکاء متعلقین اس انجمن کو کماحقہ واقفیت حاصل ہووے *

شرفائے خاص و عام ہندوستانی اور نیز انگریزان باشندگان ہند کی جانب سے مقدمات اور معاملات منعلقہ عموم رعایا میں درخواستیں اور نالشیں دربار ملکہ معظمہ میں اس ایسوسی ایشن کی معرفت گذریں اور پیش ہوں *

ہر خاص و عام اہل ہند اور انگریزان باشندگان ہند کی جانب سے مقدمات اور معاملات کے پیش کرنے کے لیئے منجملہ اہالیان انجمن معین اور مددگار مقرر ہوں *

الغرض اہالیان انجمن ہر طرح سے مددگار اُن لوگوں کے ہونگے اُن معاملوں میں جو اُن کو واسطے رفاہ عام کے پیش کرنے ہونگے دربار ملکہ معظمہ یا کہ پارلیمنٹ میں *

اس انجمن اعلیٰ میں سے اقسام معاملات اور مقدمات کی تفریق کے واسطے ایک انجمن ادنیٰ مقرر ہوگی اور اِسمیں دے صاحب لوگ جو معاملات ہند سے واقفیت کامل رکھتے ہیں منتخب ہوکر داخل ہونگے * اس انجمن نے دفتر کے واسطے ایک مکان اور ترتیب دفتر کے واسطے ایک سکرتھر مقرر ہوگا اور واسطے مصارف ضروری اس دفتر کے قدر قلیل موافق خرچ کے حسبِ معجزہ اہالیان انجمن سال بسال شرکاء انجمن سے لیا جاویگا اور اہالیان ہند میں سے بھی جو شخص اس انجمن میں شریک ہونا چاہیگا وہ بھی شریک کیا جاویگا *

اور چند مقامات ہند میں بھی انجمن ادنیٰ ماتحت اس انجمن اعلیٰ کے حسبِ تجویز اہالیان انجمن مقرر ہونگی کہ چھکی معرفت خط کتابت انجمن اعلیٰ سے رہیگی *

مناسب کہ اسکا جواب جلد آوے کیونکہ جنوری سال آئندہ میں

اس انجمن کا قائم ہو جانا چاہتے ہیں *

اور یہہ بھی واضح رہے کہ کسی صورت میں منشاء ترقی اس انجمن
کا مقابلہ گورنمنٹ نہیں ہی یہہ تو محتض واسطے رفاه عام مردم
ہند کے ہی *

فہرست اُن صاحبان عالیشان کی جو ایست انڈین 'یسوسی ایشن'
لندن میں بطور ممبروں کے شامل ہوئے ہیں *

فہرست ممبران

لارڈ ولیم ے صاحب ممبر پارلیمنٹ *

Lord William Hay, M. P

میجر جروس صاحب ممبر پارلیمنٹ *

Major Jervis, M. P.

ایڈورڈ ہوز اسکوائر ممبر پارلیمنٹ *

Edward Howes, Esquire, M. P.

ایچ ڈی سیمر صاحب ممبر پارلیمنٹ *

H. D. Seymour, Esquire, M. P.

کرنل سائیکس صاحب ممبر پارلیمنٹ *

Colonel Sykes, M. P.

سی سکرائپر صاحب ممبر پارلیمنٹ *

C. Schreiber, Esquire, M. P.

ایس ایس ایرٹن صاحب ممبر پارلیمنٹ *

A. S. Ayrton, Esquire, M. P.

آر ٹارنس صاحب ممبر پارلیمنٹ *

R. Torrens, Esquire, M. P.

ڈبلیو پی آدم صاحب ممبر پارلیمنٹ *

W. P. Adams, Esquire, M. P.

ٹی بارنس صاحب ممبر پارلیمنٹ *

T. Barnes, Esquire, M. P.

ایچ جے بیلی صاحب ممبر پارلیمنٹ *

H. J. Baillie, Esquire, M. P.

جے ایف میکائیر صاحب ممبر پارلیمنٹ *

J. F. Maguire, Esquire, M. P.

میجر جنرل سی ایف نارتھ صاحب رائل انجینئری برطانیہ

Major-General C. F. North, late R. E.

کرنل فرنچ صاحب *

Colonel P. P. French.

کرنل سروالس صاحب *

Colonel Sir R. Wallace K. C. S. I.

کرنل ہیلی صاحب *

Colonel G. T. Haly.

کپتان باربر صاحب متعلق لیسٹرشائر شایرملیشیا

Captain Barber, Leicestershire Militia.

جان ڈیکنسن صاحب *

John Dickinson, Esquire.

میجر آے وی سنکلیئر صاحب متعلق فوج بمبئی *

Major A. Y. Sinclair, Bombay Army.

آر ایچ پویر صاحب سابق متعلق مندراس *

R. H. Powys, Esquire, late of Madras.

پی پی گارڈن صاحب *

P. P. Gordon, Esquire, 23, Pembridge Gardens.

میجر پی ٹی سیمز صاحب متعلق فوج مندراس *

Major P. T. Sims, Madras Army, Bayswater.

آرچی بالڈ اسکات صاحب سابق متعلق بمبئی *

Archibald Scott, Esquire, late of Bombay

ڈبلیو ایل لینگٹن صاحب *

W. L. Langton, Esquire, 45, Pall Mall.

آر این فولر صاحب *

R. N. Fowler, Esquire, 50, Cornhill.

دادا بھائی ناروجی صاحب *

Dadabhai Naoroji, Esquire, 32, Gt. St. Helens.

میجر ایونز بیل *

Major Evans Bell.

پی لو صاحب *

P. Low Esquire, 55, Parliament Street.

آر ویلس صاحب سابق متعلق بمبئی *

R. Willis, Esquire, late of Bombay.

ڈبلیو کیسلز صاحب سابق متعلق بمبئی *

Walter Cassells, Esquire, late of Bombay.

جی ایچ بٹن صاحب سابق سول سروس ہندوستان *

J. H. Batten, Esquire, late B. C. S.

اب میری درخواست تمام روسا اور شرفا ہندوستان سے یہہ ہی کہ وہ بدل اس ایسوسی ایشن کے قلم ہونے میں جس طرح کہ اشتہار مذکورہ بالا میں مندرج ہی مددگار ہوں اور طریق اُسکی مدد کرنے کا محاسبہ تفصیل ذیل ہی *

اول یہہ کہ

ہر ضلع کے رئیس باہم سمعق ہوکر ہر ضلع میں ایک ایسوسی ایشن اُسی ضلع کے نام سے قائم کریں مثلاً ایسوسی ایشن مراد آباد اور ایسوسی ایشن بریلی اور ایسوسی ایشن بجنور اور علیٰ ہذا القیاس چنانچہ فضل الہی سے مراد آباد میں ایسوسی ایشن قائم ہو گئے ہی اور علیحدہ مبن بھی ایسوسی ایشن قائم ہی *

دویم بیہ کھ

چند اضلاع کی ایسوسی ایشن کسی ایک ضلع کے ایسوسی ایشن کو پسند کرے کہ بطور صدر کے واسطے خط و کتابت اور درپیشی معاملات کے مقرر کریں تاکہ ہر ضلع کے ایسوسی ایشن اُس مقام سے ایسوسی ایشن سے خط و کتابت کریں اور وہ حسب ضابطہ اور قاعدہ کے لندن کے ایسوسی ایشن سے خط و کتابت جاری رکھے اور تمام معاملات جو کہ لائق پیش کرنے گورنمنٹ ہند کے ہوں گورنمنٹ ہند کے لائق پیش کرنے ایسوسی ایشن لندن کے ہوں لندن میں پیس شہر

سوم بیہ کھ

ہر ضلع کے رئیس جو اس طرح کی ایسوسی ایشن بنائیں وہ بقدر استطاعت و توفیق کے واسطے اخراجات ایسوسی ایشنوں کے ایک رقم بطور چندہ سالانہ مقرر کریں اور رقم چندہ سالانہ کے تین حصہ کیئے جاویں ایک حصہ نو واسطے اخراجات ضلع کی ایسوسی ایشن کے رکھا جاوے اور ایک حصہ اُس ایسوسی ایشن کے اخراجات کے لیئے دیا جاوے جو چند ایسوسی ایشن کی طرف سے لندن کی ایسوسی ایشن اور گورنمنٹ سے خط و کتابت جاری رکھنے کے لیئے بطور صدر کے مقرر ہو اور ایک حصہ لندن میں واسطے اخراجات لندن کی ایسوسی ایشن کے بھیجا جاوے اس تدبیر سے تمام کاربار ہندوستان کا بخوبی جاری ہو جاویگا *

ہم کو ہوگز اس بات کی خواہش نہیں ہے کہ ہماری ایسوسی ایشن علیحدہ کی خوراک مختار اور ضلعوں کی ایسوسی ایشن کا صدر بنے مگر بالفعل ہم یہ بات چاہتے ہیں کہ جو کہ علیحدہ کی ایسوسی ایشن بن چکی ہے اور اُسکا کام جاری ہے اور وہ لندن کی ایسوسی ایشن سے خط و کتابت کر رہی ہے اسلیئے بالفعل بنظر اجراء کار یہہ ایسوسی ایشن ایک ایسوسی ایشن خط و کتابت کی لندن کی ایسوسی ایشن سے تصور کی بنیاد پر حسب کام سب طرح پر جاری ہو جاوے اور سب

جگہ کی ایسوسی ایشن مضبوط ہو جاوے اس وقت جو مناسب ہو
کیا جاوے کیونکہ اگر ابھی سے سہامی کی جاویگی تو کچھ خاک بھی
نہوگا اور سب کارخانہ برباد و قباہ ہو جاویگا *

اب میری درخواست یہ ہے کہ بمجربہ پہونچنی میری اس
اتماس کے ہر ایک ضلع کے رؤساء اور شرفا اس کام پر توجہ فرمادیں اور
بہت جلد اس کام میں ایسوسی ایشن قائم کریں اور وہاں کے
رئیسوں سے مل کر اس کے تحت ۱۸۶۷ ع کے بقدر استطاعت ہر ایک
لکھنے جمع رکھیں اور دو حصے ہمارے پاس بھیج دیں کہ ایک حصہ ہم
ایسوسی ایشن علیگندہ میں داخل کریں اور ایک حصہ بہت جلد روانہ
لندن کر دیں کیونکہ آپ نے مضمون اشتہار مذکورہ بالا سے سمجھا ہوگا کہ
اگر اس کام میں جلدی نہ کی جاویگی اور بہت جلد لندن کو روپیہ روانہ
نہوگا تو تمام کارخانہ برباد ہو جاویگا *

اب میں آپ سب صاحبوں اور رئیسوں سے مکرر یہ عرض کرتا ہوں
کہ ان امور پر متوجہ ہو اور تندی کرو ورنہ یہو انسوس کرو گے اور پچھتاؤ گے
دیکھو یہ وقت ہی اسکو ہاتھ سے مت جانے دو مثل مشہور ہی کہ
گیا وقت یہو ہاتھ آتا نہیں *

وما علینا الا البلاغ المبین

جس صاحب کو اسباب میں اور کچھ دریافت کرنا ہو تو بذریعہ
اپنے خط کے راقم ائم سے دریافت فرمادیں *

راضع ہو کہ اگر ہر ضلع میں ایسوسی ایشن کا قائم کرنا مشکل معلوم ہو تو
جہاں تک ہو سکے علیگندہ کی ایسوسی ایشن میں بطور ممبر کے شریک ہوں کہ یہ
ایسوسی ایشن سب کام کرے جو موجود ہی *

راقم خاکیار

سید احمد

سکرتوی سیر ٹیفک سوسائٹی اور
سکرتوی برتیش انڈین ایسوسی ایشن
انتلاع شمال و مغرب، مقام علیگندہ

۲۳۲



۸۹۱۵۵۰۶

**MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY
ALIGARH**

This book is due on the date last stamped. An
over due charge of one anna will be charged for
each day the book is kept over time.
